بفیضانِ نظر سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرتِ سیّدنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن

# ماہنامہ فیضانِ مدینہ

رنگین شمارہ

(دعوتِ اسلامی)

**جشنِ ولادت مبارک ہو**

سرکار کی آمد مرحبا — اللہ

**التجائے عطار**

جشنِ ولادت کی خوشی میں اپنے مکان پر چراغاں کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے بدن و لباس کو سنتوں سے اور کردار کو حُسنِ اخلاق سے خوب روشن کیجئے۔

صلوا علی الحبیب!

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

-الموت-

29-10-18

ربیعُ الاوّل ۱۴۴۰ھ

نومبر/دسمبر 2018ء

# آمن کے سب سے بڑے داعی

## The biggest preacher of peace

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

اَمْن بظاہر ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر گھر میں ہو تو ذہنی سکون، معاشرے میں ہو تو جانی و مالی اطمینان، ملک میں ہو تو قوم کی ترقّی اور خوش حالی کا ضامن اور معاون ہوتا ہے۔ اگر امن عالمی سطح پر ہو تو ہزاروں لاکھوں قیمتی جانوں کے ضائع ہونے اور اربوں کھربوں روپوں کے نقصانات سے قوموں کو مَحفوظ رکھتا ہے۔ شاید دنیا میں کوئی بھی ذِی شُعور و عقلمند شخص ایسا نہیں ہو گا جو اس کی اہمیت وافادیت اور خوبی سے انکار کرے۔ جہاں بدامنی ہوتی ہے وہاں لوگوں کی اَملاک (Properties) کو نقصان پہنچتا ہے قتل و غارت کا بازار گرم ہوتا ہے عورتیں بیوہ اور بچّے یتیم ہوجاتے ہیں ہڑتالوں کی کثرت ہوتی کاروباری طبقہ بِالخصوص روز کما کر کھانے والے مزید آزمائش میں آجاتے ہیں روڈ ٹوٹ پُھوٹ جاتے ہیں یا بند کردیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسافروں خُصُوصاً مریضوں کو اسپتال پہنچانے والے مشکل میں گھر جاتے ہیں، الغرض بدامنی سے دین و دنیا دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

اَمْن وسَلامتی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام نے جو دُعائیں کی ہیں، ان میں سے ایک اہم دُعا یہ ہے: یَااللہ! اس شہر (مکّۂ مکرّمہ) کو اَمْن والا بنادے۔ (پ13، ابراھیم:35 ماخوذاً) چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعا پر غور فرمائیں تو ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس دُعا میں اَمْن و سلامتی کا ذکر کیا ہے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللہ ترجمہ: اے اللہ! اسے ہم پر امن وامان، سلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر چمکا، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (دارمی، 2/7، حدیث:1688)

یوں تو اَمْن کے دعویدار بہت گزرے لیکن انسانوں کی بقا اور معاشرے میں اَمْن و سَلامتی قائم کرنے کے جو اُصول ہمارے پیارے آقا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے عطا فرمائے وہ نہ کوئی مذہب پیش کرسکا اور نہ کبھی کسی قوم کے لیڈر نے دیئے ہیں۔ اس دنیا میں ایک دور وہ گزرا ہے کہ گویا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اُصول لاگو تھا۔ جس شخص کے پاس طاقت ہوتی وہ جو چاہتا کر گزرتا اور کوئی اسے روک نہ پاتا۔ اس طرزِ عمل نے معاشرے کو اندھیر نگری بنادیا تھا۔ یتیموں، بیواؤں اور غلاموں پر ظُلم وسِتم کا بازار گرم تھا، اغوا و بدکاری عام تھی، چوری، ڈاکہ زنی اور حَقدار کو اس کے حق سے محروم کرنا لوگوں کا وتیرہ بن چکا تھا۔ کمزور فریاد کرتا رہتا مگر اس کی فریاد سُننے والا کوئی نہ ہوتا۔ ایسے گھٹن زدہ وَحْشت ناک ماحول میں اللہ پاک نے سِسکتی انسانیت پر رَحْم فرمایا اور رَحْمتِ عالَم، رسولِ محتشم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم اَمْن کے سب سے بڑے داعی بن کر اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے اور حق و صداقت اور امن و عافیت کا پرچم بُلند فرمادیا۔ ❁ معاشرے کے امن و سکون کو برباد کرنے والوں کو اس عمل سے روکنے کے لئے شَرْعی سزاؤں کا نِفاذ کیا ❁ چوری، بدکاری اور شراب نوشی جیسے گھناؤنے افعال کی سزائیں مقرّر کیں ❁ ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے، سُود خوری اور جُوئے کو حرام قرار دیا ❁ ایک شخص کے ناحق قتل کو گویا ساری انسانیت کا قتل قرار دیا ❁ عرب قبائل میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا ❁ غیر مسلم سے بھی بدعہدی اور وعدہ خلافی کو ممنوع قرار دیا ❁ نہ صرف خود مظلوموں کی

بقیہ صفحہ 16 پر پڑھئے

# ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ جلد: 2
نومبر/دسمبر 2018ء شمارہ: 12


مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)




ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 480 رنگین: 720

☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com



ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734



پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دارالافتاء اہلِ سنت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ: یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
بے شک جبرائیل نے مجھے بِشارت دی: جو آپ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالٰی اُس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس پر سلامتی بھیجتا ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل،1/407، حدیث:1664)

## حمد / مناجات

### مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب
ہو مغفرت پئے سلطانِ انبیا یارب

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارب
پڑوس خُلْد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارب

نبی کا صَدْقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو
کبھی بھی ہونا نہ ناراض یا خدا یارب

تِرے حبیب اگر مسکراتے آجائیں
تو بِالیقین اٹھے قَبْر جگمگا یارب

ہمارے دل سے نکل جائے اُلفتِ دنیا
دے دل میں عشقِ محمد مرے رچا یارب

نبی کی دید ہماری ہے عید یااللہ
عطا ہو خواب میں دیدارِ مصطفےٰ یارب

تُلیں نہ حَشْر میں عطّارؔ کے عمل مولیٰ
بِلا حساب ہی تُو اس کو بخشنا یارب

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص79
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

## نعت / استغاثہ

### بِحَمْدِاللہ عَبْدُاللہ کا نورِ نظر آیا

بِحَمْدِاللہ عَبْدُاللہ کا نورِ نَظَر آیا
مبارَک آمنہ کا نورِ دل لختِ جگر آیا

ربیع پاک تجھ پر اہلِ سنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

علومِ اوّلین و آخریں ہیں جس کے سینے میں
خبر ہے ذَرّہ ذَرّہ کی جسے وہ باخبر آیا

شبِ میلادِ اقدس تھی مسرّت ذرّہ ذرّہ کو
مگر ابلیس اپنے ساتھیوں میں نوحہ کر آیا

حکومت ایسی نافذ ہے کہ ان کا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹ کر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اس کی کرتے ہو
خیالِ اُمّتِ عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

جمیلؔ قادری جب سبز گنبد ان کا دیکھوں گا
تو سمجھوں گا مری نخلِ تمنّا میں ثمر آیا

قبالۂ بخشش، ص36
از مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوی

## کلام

### منانا جشنِ میلادُ النّبی ہر گز نہ چھوڑیں گے

منانا جشنِ میلادُ النّبی ہر گز نہ چھوڑیں گے
جُلوس پاک میں جانا کبھی ہر گز نہ چھوڑیں گے

لگاتے جائیں گے ہم یارسولَ اللہ کے نعرے
مچانا مرحبا کی دھوم بھی ہر گز نہ چھوڑیں گے

منائیں گے خوشی ہم حَشْر تک جشنِ ولادت کی
سجاوٹ اور کرنا روشنی ہر گز نہ چھوڑیں گے

اگرچہ جان بھی اس راہ میں قربان ہو جائے
مگر نعتِ نبی پڑھنا کبھی ہر گز نہ چھوڑیں گے

نبی کے نام پر سو جان سے قربان ہوجائیں
غلامانِ نبی ذکرِ نبی ہر گز نہ چھوڑیں گے

جو کوئی جس کا کھاتا ہے اُسی کے گیت گاتا ہے
نبی کے گیت گانا ہم کبھی ہر گز نہ چھوڑیں گے

تسلّی رکھ نہ ہو مایوس قبْر و حَشْر میں عطّار
تجھے تنہا رسولِ ہاشمی ہر گز نہ چھوڑیں گے

وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص414
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

# ذکرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کردیا۔(پ30، الم نشرح:4)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ تعالٰی نے بے شُمار فضائل و خصائص سے نوازا۔ اُن میں ایک فضیلت حضور سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذِکرِ مبارک کی بلندی ہے جو اوپر ذکر کردہ آیت میں بیان کی گئی ہے۔ رحمتِ دوعالم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جبریل علیہ السَّلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا تو اُنہوں نے عرض کی: اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بُلندی یہ ہے کہ جب میرا ذِکْر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب اور ہر تشہد پڑھنے والا ”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کے ساتھ ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ پکارتا ہے۔(تفسیر بغوی، پ30، الم نشرح:4، 4/469 ملتقطاً، تاویلات اہل السنہ، پ30، الم نشرح:4، 5/489 ماخوذاً)

اِس رفعتِ ذکر کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں سے چند بیان کی جاتی ہیں: رفعتِ ذکر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کردیا ہے حتّٰی کہ کسی کا اللہ تعالٰی پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان نہ لے آئے، یونہی آپ کے راستے سے ہٹ کر چلنے والے کی اطاعت بھی بارگاہِ خداوندی میں مقبول نہیں کہ اب وہی اطاعت، اطاعتِ الٰہی کہلانے کی مستحق ہے جو اطاعتِ رسول کی صورت میں ہو جیسا کہ فرمایا: ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔(پ5، النساء:80) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ تعالٰی کی عبادت کرے، ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے اور وہ کافر ہی رہے گا۔

رفعتِ ذکرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ بھی ہے کہ ذکرِ خدا کے ساتھ ذکرِ مصطفےٰ کیا جاتا ہے جیسے اللہ تعالٰی نے اَذان میں، اِقامت میں، نماز میں، تشہّد میں، خطبے میں اور کثیر مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر شامل کردیا ہے۔ اس حوالے سے صرف چند آیاتِ قرآنی ملاحظہ فرمائیں: ❁ آپ سے جنگ خدا سے جنگ ہے(بقرہ:278، 279) ❁ آپ کی اطاعت خُدا کی اطاعت ہے(النساء:80) ❁ آپ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے(النساء:14) ❁ آپ کی مخالفت خدا کی مخالفت ہے(انفال:13) ❁ آپ کی طرف بلانا خدا کی طرف بلانا ہے(النساء:61) ❁ آپ کی طرف ہجرت خدا کی طرف ہجرت ہے(النساء:100) ❁ آپ پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانے کی طرح ضَروری ہے(النساء:136) ❁ آپ سے مقابلہ خدا سے مقابلہ ہے(مائدہ:33) ❁ آپ سے دوستی خدا سے دوستی ہے(مائدہ:56) ❁ آپ سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے(انفال:20) ❁ آپ کے بلانے پر حاضر ہونا خدا کے بلانے پر حاضر ہونا ہے یا بالفاظِ دیگر آپ کا بلاوا خدا کا بلاوا ہے(انفال:24) ❁ آپ سے خیانت خدا سے خیانت ہے(انفال:27) ❁ آپ کی طرف سے کسی شے سے بَراءَت کا اظہار خدا کی طرف سے

بَراءت کا اظہار ہے(توبہ:1) آپ سے معاہدہ خدا سے معاہدہ ہے(توبہ:7) آپ کی محبت خدا کی محبت ہے(توبہ:24) آپ کا کسی شے کو حرام قرار دینا خدا کا حرام قرار دینا ہے(توبہ:29) آپ سے کُفر کرنا خدا سے کفر کرنا ہے(توبہ:54) آپ کی عطا خدا کی عطا ہے اور آپ کا فضل و کرم خدا کا فضل و کرم ہے(توبہ:59) آپ کی رضا خدا کی رضا ہے اور آپ کو راضی کرنا خُدا کو راضی کرنا ہے(توبہ:62) آپ کا کسی کو مال دینا، غنی کرنا خدا کا غنی کرنا ہے(توبہ:74) آپ سے جُھوٹ بولنا خدا کی بارگاہ میں جھوٹ بولنا ہے(توبہ:90) آپ کی خیر خواہی خدا کی خیر خواہی ہے(توبہ:91) آپ کی طرف بلانا خدا کی طرف بلانا ہے(نور:48) آپ کا وعدہ خدا کا وعدہ ہے(احزاب:22) آپ کی رضا چاہنا خدا کی رضا چاہنا ہے(احزاب:29) آپ کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے(احزاب:36) آپ کو ایذا خدا کو ایذا ہے(احزاب:57) آپ پر پیش قدمی خدا پر پیش قدمی ہے(حجرات:1) آپ کی مدد خدا کی مدد ہے۔(حشر:08)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب   یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر   جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

ذکرِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رفعت پر یہ اُمور بھی دلالت کرتے ہیں: آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر زمین پر بھی ہے اور آسمانوں پر بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر انسان بھی کرتے ہیں، فرشتے بھی، جنّات بھی اور دیگر مخلوقات بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر پتّھروں نے بھی کیا اور درختوں نے بھی دنیا کے ہر کونے میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذکر کرنے والے موجود ہیں۔ چنانچہ دنیا کے ایک کنارے سے فَجْر کی اَذانیں شُروع ہوتی ہیں اور دنیا کے آخری کنارے تک دی جاتی ہیں اور ابھی اگلی جگہوں پر فجر کی اَذان نہیں ہوتی کہ پہلی جگہ ظہر کی اذانیں شروع ہوجاتی ہیں اور ہر اذان میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام اور رسالت کی گواہی پڑھی جاتی ہے اور یوں دنیا کا کوئی ملک اور خطہ ایسا نہیں جہاں ہر وَقْت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ مبارک نہ لیا جارہا ہو۔ یہی حال قرآنِ مجید کی تلاوت کا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں ہر وقت تلاوتِ قرآن جاری رہتی ہے اور لاکھوں مسلمان ہر وقت تلاوت میں مشغول ہوتے ہیں اور قرآن ذکرِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے معمور ہے تو ہر وقت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر تلاوتِ قرآن کی صورت میں بھی جاری ہے۔ درودِ پاک کی صورت میں ذکرِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان تو یہ ہے کہ ہر آن، ہر لمحہ دنیا میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سلام پڑھا جارہا ہے اور اگر درود پڑھنے والا کوئی انسان نہ بھی ہو تو فرشتے تو ہر آن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود پڑھ رہے ہیں اور یہ فرشتے زمین کی گہرائیوں سے لے کر عرش کی بُلندیوں تک موجود ہیں اور معاملہ کچھ یوں نظر آتا ہے۔

فرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، عرش پہ طرفہ دھوم دھام   کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ مبارَک عرش و کرسی پر لکھا ہوا ہے، سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی اور جنّتی درختوں کے پتّوں پر نقش ہے، جنّت کے محلّات پر کندہ ہے۔ تمام انبیا و رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کا ذکر کرتے رہے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانے کا اپنی اپنی امّت سے وعدہ لیتے رہے۔ ہر آسمانی کتاب میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر موجود ہے۔ سوانح نگاری کی دنیا میں سب سے زیادہ کتابیں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت پر لکھی گئیں، بیانِ فضائل میں دنیا میں سب سے زیادہ کتابیں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل کے متعلّق تحریر کی گئیں۔ نظم کی صورت میں دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ کلام یعنی نعتیں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں لکھی گئیں۔ سب سے زیادہ زَبانوں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کا تذکرہ ملتا ہے۔

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور   تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسولُ اللہ کی

# سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدُالمطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! قریش بیٹھے ایک دوسرے کے حَسَب نَسَب پر گفتگو کر رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے نسب پر طعن کیا ہے۔ تو حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا یعنی اللہ تعالٰی نے مخلوق بنائی تو مجھے اس کے دو حصّوں میں سے بہتر حصّے میں رکھا، پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر گھر اور خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں پیدا کیا، چنانچہ میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے بہتر ہے۔

(ترمذی، 5/350، حدیث:3627)

**شرحِ حدیث** علّامہ حسین بن محمود شیرازی مُظْہِری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات727ھ) اس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالٰی نے مخلوق بنا کر اس کے دو حصّے کئے: ایک عرب اور دوسرا عجم ، پھر مجھے بہتر حصّے یعنی عَرَب میں پیدا فرمایا پھر عَرَب کو مختلف قبیلوں میں بانٹا تو مجھے بہترین قبیلے یعنی قُریش میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان یعنی بنو ہاشم میں پیدا فرمایا، سو میرا قبیلہ تمہارے قبیلوں سے بہتر ہے اور میرا خاندان تمہارے خاندانوں سے بہتر ہے اور جب یہ بات ذِہن نشین ہو گئی تو جان لو کہ میں خود بھی تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہوں اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے بہتر ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاکیزہ وُجود اور روشن نبوی صِفات کو بنظرِ عنایت حضرتِ آدم علیہ السَّلام کی مبارَک پُشت میں محفوظ رکھا گیا، اس وجودِ مسعود کو جوہرِ مَحبت سے غذا دی گئی، حضرتِ آدم علیہ السَّلام اور ان کی اولاد نے آپ سے شرف پایا اور پھر اللہ تعالٰی نے اس پاکیزہ (نوری) وجود کو پُشت دَرپُشت نُزول کا حکم دیا حتّٰی کہ یہ مبارَک وجود بنو ہاشم تک پہنچ گیا، پس فضیلت اور شرافت کے اعتبار سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مقام و مرتبہ ساری مخلوق میں وہی ہے جو تمام اَعْضا میں دل کا ہے۔

(المفاتیح فی شرح المصابیح،6/102، تحت الحدیث:4478)

**(3) فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم** (1) تین وجوہ کی بنا پر عَرَب سے محبت کرو کہ میں عربی ہوں، قرآن مجید عربی میں ہے اور اہلِ جنّت کا کلام عربی ہے۔ (برکات آل رسول، ص235، 236) (2) اللہ تعالٰی نے قریش کو ایسی سات صفات میں فضیلت دی ہے جو ان سے پہلے کسی کو دیں نہ بعد میں: (۱) میں قریش میں سے ہوں (۲) نبوّت (آخری نبی) ان میں ہے (۳) بیتُ اللہ شریف کی دربانی ان میں ہے (۴) حاجیوں کو پانی پلانا ان میں ہے (۵) اللہ تعالٰی نے ہاتھیوں کے مقابلے میں ان کی مدد فرمائی (۶) انھوں نے دس10 سال اللہ تعالٰی کی عبادت کی، اس وَقت ان کے سوا کوئی عبادت کرنے والا نہیں تھا (۷) ان کے حق میں سورۂ قریش نازل ہوئی، جس میں ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں۔ (برکات آل رسول، ص233، 234) (3) مجھے جبریلِ امین نے کہا: میں نے زمین کے شرق و غرب چھان ڈالے مگر مجھے بنی ہاشم سے زیادہ فضیلت والے کسی باپ کے بیٹے نہیں ملے۔ (برکات آل رسول، ص91)

**سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی** مذکورہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا


*دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

کہ ہمارے نبیِّ محترم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب نبیوں اور رسولوں سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ آپ خود ارشاد فرمارہے ہیں: میں خود ساری مخلوق سے بہتر و برتر ہوں۔ ترمذی شریف میں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ (ترمذی، 5/99، حدیث:3159) امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اپنے رسالہ مبارکہ "تَجَلِّیُ الْیَقِیْن" (فتاویٰ رضویہ، جلد30 صفحہ129 تا 264) میں اس پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔

## رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء واجداد کے ایمان پر ایک استدلال

علامہ زینُ الدّین محمد معروف بہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (سالِ وفات:1031ھ) مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اصل (ماں باپ) کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہیں کیوں کہ آپ پُشت دَر پُشت پاک صُلبوں اور رحموں میں (نکاح کے ذریعے) منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ کی پُشت میں پہنچے۔" (فیض القدیر، 2/294، تحت الحدیث:1735) معلوم ہوا کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب آباء واجداد مؤمن و مُوَحِّد تھے، ان میں کوئی بھی کافر و مشرک نہیں تھا کیونکہ بحکمِ قراٰن مشرکین نہ تو پاک ہیں اور نہ ہی مؤمنین سے بہتر حالانکہ مذکورہ حدیثِ پاک کی رُو سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب آباء واجداد کا پاک اور سب سے بہتر ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس بارے میں ایک اور دلیل ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے۔ (پ2، البقرۃ:221) اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: میں ہر قَرن وطبقہ میں تمام قُرونِ بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا یہاں تک کہ اس قَرن میں ہوا جس میں مَیں پیدا ہوا۔ (بخاری، 2/488، حدیث:3557) حضرت امیر المؤمنین مولَی المسلمین سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کی حدیث صحیح میں ہے: رُوئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ضَرور رہے ہیں، ایسا نہ ہوتا تو زمین واہلِ زمین سب ہلاک ہوجاتے۔ (زرقانی علی المواہب، 1/327) عالمُ القراٰن حبرُ الاُمّۃ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیث میں ہے: حضرت نوح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد زمین کبھی سات بندگانِ خدا سے خالی نہ ہوئی، ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔ (زرقانی علی المواہب، 1/328) جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قَرن و طبقے میں روئے زمین پر کم از کم سات مسلمان بندگانِ مقبول ضَرور رہے ہیں، اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانے میں ہر قرن میں خیارِ قرن سے تھے، اور آیتِ قراٰنیہ ناطِق کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریفُ القوم، بَالانَسب ہو، کسی غلام مسلمان سے بھی خیر و بہتر نہیں ہوسکتا تو واجب ہوا کہ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء واُمّہات ہر قرن اور طبقہ میں انہیں بندگانِ صالح و مقبول سے ہوں ورنہ مَعَاذَ اللہ حدیثِ پاک میں ارشادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و قراٰنِ عظیم میں ارشادِ حق جَلَّ وعَلا کے مخالف ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/268، 269)

## اجتماعِ میلاد شریف کی دلیل

محفلِ میلاد اس محفل کو کہا جاتا ہے جس میں نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت، ولادت کے وقت کے معجزات، حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسب نسب اورآپ کے فضائل و کمالات وغیرہ کا بیان ہو۔ اس مبارک محفل کی اصل مذکورہ حدیثِ پاک بھی ہے کہ اس حدیث شریف میں خود نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے نسب اور اس کی عظمت و شرافت کا اظہار فرمایا ہے۔ حضور سَرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی اور احادیث میں اپنے نسب کی رِفْعَت وبُلندی کو بیان فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل میں سے کِنانہ، کِنانہ میں سے قریش، قریش میں سے بنوہاشم اور بنوہاشم میں سے مجھے چُنا۔ (مسلم، ص962، حدیث:2276)

اللہ پاک کی ان پر بے شمار رحمتیں ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** پاک نے بے شمار کمالات سے نوازا ہے۔ ان کمالات میں سے ایک دیگر مخلوقات اور خطوں کی زَبانوں کا جاننا بھی ہے۔ **حضور سب جانتے ہیں** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** کریم نے تمام زَبانوں کا علم عطا فرمایا تھا جیسا کہ علّامہ احمد بن محمد صاوی مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اَنَّ اللّٰہَ عَلَّمَہٗ جَمِیْعَ اللُّغَاتِ، فَکَانَ یُخَاطِبُ کُلَّ قَوْمٍ بِلُغَتِہِم یعنی **اللہ** پاک نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام زبانیں سکھا دی تھیں اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر قوم سے اُسی کی زَبان میں کلام فرمایا کرتے تھے۔ (حاشیۃ الصاوی، پ13، ابراہیم، تحت الآیۃ:4، 3/1014) شارحِ بُخاری امام احمد بن محمد قسطلانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے بھی اس بات کو کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ (مواہب لدنیہ، 2/53) جب کبھی کوئی ایسا اجنبی آتا جس کی زبان کوئی نہ سمجھ سکتا تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صرف اس کی بات سمجھتے بلکہ اسی زبان میں جواب بھی ارشاد فرماتے۔ **رسولِ عربی کا عجمی زبان میں جواب** ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس مسجدِ حرام میں ایک عجمی وفد پہنچا۔ ان میں سے کوئی بھی نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہیں جانتا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنی زَبان میں کہا: مَن ابون اسیر ان یعنی تم میں اللہ کے رسول کون ہیں؟ حاضرین میں سے کوئی بھی ان کی بات نہ سمجھ سکا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اَشْکَدْ اور" یعنی یہاں میرے پاس آگے آجاؤ، وہ قریب آگئے اور گفتگو کرنے لگے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں ان کی زَبان میں جواب دیتے رہے، آخر کار انہوں نے اسلام قبول کیا، آپ سے بیعت کی اور پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ (نسیم الریاض، 2/134) مُفَسِّرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قدرتی طور پر تمام زَبانیں جانتے ہیں جب حضور جانوروں، پتھروں، کنکروں کی بولیاں سمجھتے ہیں تو انسانوں کی بولی کیوں نہ سمجھیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/335)

وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی، وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازارِ مصطفےٰ کو چلیں، کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں

**درخت کیوں چل کر آیا؟** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صِرْف عَرَب و عَجَم کی بولیاں جانتے تھے بلکہ بے زبانوں کی زبان بھی سمجھتے تھے جیسا کہ حضرت سیّدنا یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بار سفر میں کسی جگہ سو رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سایہ کرلیا،

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

پھر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ جب نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوئے اور میں نے اس بات کا ذِکْر کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اِجازت طَلَب کی تھی کہ وہ رسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو (یعنی مجھے) سلام کرے۔ اللہ کریم نے اسے اجازت عطا فرمائی۔

(مشکاۃ المصابیح، 2/ 393، حدیث:5922 مختصراً)

مشہور مُفَسِّر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: درخت کی یہ حاضِری صرف سایہ کرنے کے لیے نہ تھی بلکہ مجھے (نبی پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو) سلام کرنے کے لئے تھی اس سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو جانور درخت بھی سلام کرتے ہیں دوسرے یہ کہ حُضُورِ انور سوتے میں بھی سلام کرنے والوں کے سلام سُنتے انہیں جواب دیتے ہیں آج بھی بعدِ وفات حُضُور کو دنیا سلام کرتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالٰی خود اپنی مخلوق کو حضور کی بارگاہ میں سلام کرنے بھیجتا ہے۔ دیکھو درخت اللہ تعالٰی سے اجازت لے کر سلام کرنے آیا تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/240)

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم، پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص112)

### شُترِ ناشاد کی دادرسی

حضرت سیِّدُنا یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ہم نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ ہمارا گزر ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی دیا جارہا تھا۔ (یعنی اس وقت کھیت والے اس پر کھیت کو پانی دے رہے تھے۔) اُونٹ نے جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے جھکادی۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اس اُونٹ کا مالِک کہاں ہے؟ مالِک حاضِر ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ اُونٹ بیچتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ مزید عرض کی کہ یہ ایسے گھرانے کا ہے کہ جن کے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارا کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھّا سُلُوک کرو۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/393، حدیث:5922 مختصراً) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضورِ انور جانوروں کی بولی بھی سمجھتے ہیں۔ حضرتِ سُلیمان صِرْف چڑیوں چیونٹیوں (یعنی مخصوص جانوروں) کی بولی سمجھتے تھے، حُضُور شَجر و حَجر خشک و تر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور حاجَت روا مشکل کشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں جو انسان مسلمان ہو کر حضور کو حاجت روا، مشکل کشا نہ مانے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ تیسرے یہ کہ حضور کی کچہری میں جانور بھی فریادی ہوتے تھے۔ ؎

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد، ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شترانِ ناشاد، گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص113)

لہٰذا اپنا ہر دکھ درد حضور سے کہو فریاد کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/239)

### یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑلیا، چڑیا آئی اور پھڑپھڑانے لگی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تو دریافت فرمایا: کس نے اس کے بچّوں کے معاملے میں اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچّے اسے لوٹادو۔ (ابوداؤد، 3/75، حدیث:2675)

### ہرنی کی فریاد

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک اَعْرابی کے خیمے کے پاس سے گزرا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ بے کسوں کے فریادرس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نظر پڑتے ہی ہرنی نے عرض کی:

یَارَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ خیمے والا اَعرابی (دیہاتی) مجھے جنگل سے پکڑ کر لایا ہے، جبکہ میرے دو بچّے جنگل میں ہیں، میرے تھنوں میں دودھ گاڑھا ہو رہا ہے یہ نہ تو مجھے ذَبْح کرتا ہے کہ میں اِس تکلیف سے راحت پاجاؤں اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ اپنے بچّوں کو دودھ پلا آؤں۔ ہرنی کی فریاد سن کر مظلوموں کے فریادرَس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑدوں تو کیا تُو اپنے بچّوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ضَرور واپس آؤں گی، اگر میں نہ آؤں تو اللہ پاک مجھے ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے چھوڑا تو وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد واپس آگئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ ہرنی ہمیں بیچ دو! عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! یہ بطورِ ہدیہ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے آزاد فرمادیا۔ حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل میں کلمہ پڑھتی ہوئی جارہی تھی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/35)

شان رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
بے کلی کے ساتھ جب ہرنی پُکاری یارسول

(قبالۂ بخشش، ص90)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے حضور زندگی شریف میں تمام زَبانیں جانتے ہیں حتّٰی کہ لکڑی و پتّھر کی زَبانیں، جانور حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فریادیں کرتے تھے اور اب بھی ہر زبان سے واقف ہیں، حضور کے روضہ پر ہر فریادی اپنی زَبان میں عرض و معروض کرتا ہے وہاں ترجمہ کی ضَرورت نہیں پڑتی۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/135)

**ایمان کا اعلان کرنے والی گوہ** حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنی سُلَیْم کا ایک اعرابی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں اس وَقْت تک آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا جب تک میری یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ یہ کہہ کر اس نے گوہ کو آپ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گوہ کو پکارا تو اس نے "لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ" اتنی بُلند آواز سے کہا کہ تمام حاضِرین نے سُن لیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: تیرا معبود کون ہے؟ گوہ نے جواب دیا: میرا معبود وہ ہے کہ جس کا عرش آسمان میں ہے اور اسی کی بادشاہی زمین میں ہے، اس کی رَحْمت جنّت میں ہے اور اس کا عذاب جہنّم میں ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: اے گوہ! یہ بتا کہ میں کون ہوں؟ گوہ نے بُلند آواز سے کہا: اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ، آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہوگیا وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ اور جس نے آپ کو جُھٹلایا وہ نامراد ہوگیا۔ یہ مَنْظر دیکھ کر اعرابی (دیہاتی) اس قدر متأثر ہوا کہ فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ یَارسولَ اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں جس وقت آپ کے پاس آیا تھا تو میری نظر میں روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی آدمی نہیں تھا لیکن اس وقت میرا یہ حال ہے کہ آپ میرے نزدیک میری جان اور میرے والدین سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خُدا کے لئے حمد ہے جس نے تجھ کو ایسے دین کی ہدایت دی جو ہمیشہ غالب رہے گا اور کبھی مغلوب نہیں ہو گا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تعلیم دی۔ اعرابی قراٰن کی ان دو سورتوں کو سن کر کہنے لگا کہ میں نے بڑے بڑے فصیح و بلیغ، طویل و مختصر ہر قسم کے کلاموں کو سنا ہے مگر خُدا کی قسم! میں نے آج تک اس سے بڑھ کر اور اس سے بہتر کلام کبھی نہیں سنا۔

(معجم اوسط، 4/283، حدیث: 5996 مختصراً)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

## کیک پر خانۂ کعبہ یا سبز گنبد کا ماڈل بنانا کیسا؟

**سوال:** کیا کیک پر خانۂ کعبہ یا سبز گنبد کا ماڈل بنا سکتے ہیں؟

**جواب:** کیک پر خانۂ کعبہ یا سبز گنبد کا ماڈل بنانا یا اس پر مقدس الفاظ مثلاً جشنِ عیدِ میلادُ النّبی مبارک ہو یا مرحبا یا مصطفےٰ لکھنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ کوئی بھی عقل مند باادب عاشقِ رسول اللہ پاک اور اس کے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام پر سَر تو کٹوا سکتا ہے مگر ان کے نام پر!!! آگے بولنے سے میری زبان قاصر ہے، آپ سب سمجھتے ہیں۔ کیک پورا کھایا نہیں جاتا اور اس کے ذرّات بھی نیچے گرتے ہیں لہٰذا بے ادبی سے بچنا بہت مشکل ہے، ایسا کیک بنانا یا بنوانا تو دُور کی بات ایسا کرنے کا سوچنا بھی نہیں چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 7 محرمُ الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## شوہر کو بھائی کہنا کیسا؟

**سوال:** اگر کسی نے اپنے شوہر کو بھائی کہہ دیا تو نکاح میں کوئی فرق پڑے گا یا نہیں؟

**جواب:** کوئی فرق نہیں پڑے گا، البتّہ شوہر کو بھائی، بیٹا وغیرہ کہنا جائز نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## بلّی اور دودھ

**سوال:** کیا بلّی کو دودھ پلا سکتے ہیں؟ کیا اس پر ثواب ملے گا؟

**جواب:** پلا سکتے ہیں اور اچّھی نیّت کے ساتھ پلائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی ملے گا، مثلاً یہ نیّت کر لیجئے کہ میں اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے اسے دودھ پلا رہا ہوں۔ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنا باعثِ ثواب ہے جیسا کہ ایک موقع پر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا ہمارے لئے چوپایوں میں بھی اجر ہے؟ فرمایا: ہر تَر جگر (یعنی ہر ذی روح، جاندار) میں ثواب ہے۔

(بخاری، 4/103، حدیث: 6009 ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## "میری عمر تم کو لگ جائے" کہنا کیسا؟

**سوال:** میری عُمر تم کو لگ جائے کہنا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز ہے، اس کا مطلب لمبی عمر کی دُعا دینا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک نے حضرتِ آدم کو پیدا کیا تو ان کی پُشت سے تاقیامت پیدا ہونے والی اولاد کو حضرتِ آدم پر پیش کیا۔ وہ بولے: اے ربّ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری اولاد۔ حضرتِ آدم علیہ

السّلام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک آپ کو پسند آئی، عرض کی: اے رب! یہ کون ہے؟ فرمایا: داؤد۔ عرض کی: اے رب! ان کی عمر کتنی مقرّر فرمائی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کی: مولا! میری عمر میں سے چالیس سال ان کی عمر بڑھا دے۔ جب حضرت آدم علیہ السّلام کی عمر چالیس سال کے علاوہ پوری ہوئی تو ان کی خدمت میں ملکُ الموت حاضر ہوئے، حضرت آدم علیہ السّلام نے فرمایا: کیا ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں؟ عرض کی: وہ آپ اپنے فرزند داؤد کو نہ دے چکے؟

(ترمذی،5/53، حدیث:3087ماخوذاً)

مفسرِ قراٰن، حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: آدم علیہ السّلام کی عمر ایک ہزار سال تھی، آپ نے عرض کیا کہ میری عمر نو سو ساٹھ سال کردے اور داؤد علیہ السّلام کی عمر پورے سو سال، یہ دُعا رب نے قبول فرمالی۔ (مراٰۃ المناجیح،1/118)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## علّامہ اور مولانا کے معنٰی

**سوال:** علّامہ اور مولانا کے معنٰی بتادیجئے۔

**جواب:** علّامہ کے معنٰی ہیں: بہت بڑا عالم۔ جبکہ مولانا کے لغوی معنٰی ہیں: ہمارے مولیٰ، ہمارے آقا۔ عُرف میں عُلَما کو بھی احتراماً مولانا کہا جاتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## 786 نمبر والا نوٹ رکھنا کیسا؟

**سوال:** سات سو چھیاسی نمبر والا نوٹ اپنے پاس رکھنا کیسا ہے؟ سنا ہے کہ یہ بڑی برکت والا ہوتا ہے۔

**جواب:** 786 نمبر اچھا ہے مگر جس نوٹ پر 786 نمبر ہو اس کو سنبھال کر رکھیں گے تو ہوسکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد یہ گَل کر ضائع ہوجائے لہٰذا اس کو کسی جائز کام میں خرچ کردیا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟

**سوال:** کیا مچھلی کھال سمیت کھاسکتے ہیں؟

**جواب:** کھاسکتے ہیں، مچھلی کے اوپر سے سِنّیں کُھرچ کر نکال دیں اور کھال کھالیں، عُموماً نرم و لذیذ ہوتی ہے اس کو پھینکنا نہیں چاہئے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## شادی ہال میں بچ جانے والے کھانے کا مسئلہ

**سوال:** شادی ہال میں بچ جانے والا کھانا شادی ہال کا مالِک اور اسٹاف کھاسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** شادی ہال میں کھانا کم بچے یا زیادہ، کھانے کے مالک کو بتایا جائے کہ آپ کا کھانا بچ گیا ہے۔ اگر مالک اجازت دے تو کھاسکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

## گونگے لڑکے، لڑکی کے نکاح کا طریقہ

**سوال:** اگر مَرد و عورت گونگے ہوں تو ان کا نکاح کس طرح ہوگا؟

**جواب:** اشارے کے ذریعے ہوگا جبکہ ان کے اشارے سمجھ میں آتے ہوں۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: نِکاح جس طرح بول کر ہوتا ہے اسی طرح گونگے کے اِشارے سے بھی ہوجائے گا جبکہ اس کے اِشارے سمجھ میں آتے ہوں۔

(فتاوٰی عالمگیری،1/270)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

# دارالافتاء اہلسنت

# Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے دو منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

## اگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے میلاد شریف کی محافل منعقد کرکے یومِ ولادت منانا ثابت نہیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہوگا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جشنِ ولادت نہ تو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منائی نہ ہی خلفائے راشدین میں کسی نے منائی لہٰذا یہ بدعت ہے اور حدیث میں ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے جس کا انجام جہنّم ہے۔ برائے کرم اس کا تسلّی بخش جواب عنایت فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** کسی کام کے ناجائز ہونے کا دارومدار اس بات پر نہیں کہ یہ کام حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے نہیں کیا بلکہ مدار اس بات پر ہے کہ اس کام سے اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرمایا ہے یا نہیں؟ اگر منع فرمایا ہے تو وہ کام ناجائز ہے اور منع نہیں فرمایا تو جائز ہے۔ کیونکہ فقہ کا یہ قاعدہ بھی ہے کہ "الاصل فی الاشیاء الاباحة" ترجمہ: تمام چیزوں میں اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہیں۔ یعنی ہر چیز مباح اور حلال ہے ہاں اگر کسی چیز کو شریعت منع کردے تو وہ منع ہے، یعنی ممانعت سے حرمت ثابت ہوگی نہ کہ نئے ہونے سے۔ یہ قاعدہ قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ و اقوالِ فقہا سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے۔

(پ7، المآئدۃ:101)

صدر الافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: "اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس اَمر کی شَرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا حرام وہ ہے جس کو اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو کلفت میں نہ پڑو۔" (خزائن العرفان، ص224)

حدیثِ پاک میں ہے: "الحلال ما احل اللہ فی کتابه والحرام ما حرم اللہ فی کتابه وما سکت عنه فهو مما عفی عنه" ترجمہ: حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمادیا اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا اور جس پر خاموشی فرمائی وہ معاف ہے۔

(ترمذی،3/280، حدیث:1732)

چونکہ محافلِ دینیہ منعقد کرکے عید میلاد منانے کی ممانعت قرآن و حدیث، اقوالِ فقہا نیز شریعت میں کہیں بھی وارد نہیں، لہٰذا جشنِ ولادت منانا بھی جائز ہے اور صدیوں سے علما نے اسے جائز اور مستحسن قرار دیا ہے۔

* دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، بابُ المدینہ کراچی

شارحِ بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”ربیعُ الاوّل چونکہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ باسعادت کا مہینا ہے لہٰذا اس میں تمام اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس کی راتوں میں صدقات اور اچھے اعمال میں کثرت کرتے ہیں۔ خصوصاً ان محافل میں آپ کی میلاد کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔ محفلِ میلاد کی یہ برکت مجرّب ہے کہ اس کی وجہ سے یہ سال امن کے ساتھ گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل و احسان کرے جس نے آپ کے میلادِ مبارک کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدّت کی جس کے دل میں مرض ہے۔“ (المواہب اللدنیہ، 1/27)

شیخ عبدالحق محدّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں محفلِ میلاد کا انعقاد تمام عالَمِ اسلام کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ اس کی راتوں میں صدقہ خوشی کا اظہار اور اس موقع پر خُصوصاً آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خُصوصی معمول ہے۔“

(ماثبت بالسنہ، ص102)

امام جمالُ الدّین الکتانی لکھتے ہیں: ”حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظّم، مقدّس اور محترم و مبارک ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا وجودِ پاک اتّباع کرنے والے کے لئے ذریعۂ نجات ہے جس نے بھی آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اس نے اپنے آپ کو جہنّم سے محفوظ کرلیا۔ لہٰذا ایسے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسبِ توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔“

(سبل الہدیٰ والرشاد، 1/364)

اور یہ کہنا کہ ”ہر نیا کام گمراہی ہے“ دُرست نہیں کیونکہ بدعت کی ابتدائی طور پر دو قسمیں ہیں بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سیّئہ۔ بدعتِ حسنہ وہ نیا کام ہے جو کسی سنّت کے خلاف نہ ہو جیسے مَوْلِد شریف کے موقع پر محافلِ میلاد، جلوس، سالانہ قراءت کی محافل کے پروگرام، ختمِ بخاری کی محافل وغیرہ۔

بدعتِ سیّئہ وہ ہے جو کسی سنّت کے خلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو جیسے غیرِ عربی میں خُطبۂ جُمعہ و عیدین۔

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ”معلوم ہونا چاہیے کہ جو کچھ حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بعد نکلا اور ظاہر ہوا بدعت کہلاتا ہے پھر اس میں سے جو کچھ اصول کے موافق اور قواعدِ سنّت کے مطابق ہو اور کتاب و سنّت پر قیاس کیا گیا ہو بدعتِ حسنہ کہلاتا ہے اور جو ان اصول و قواعد کے خلاف ہو اسے بدعتِ ضلالت کہتے ہیں۔ اور کل بدعة ضلالة کا کلیہ اس دوسری قسم کے ساتھ خاص ہے۔“ (اشعۃ اللمعات مترجم، 1/422)

بلکہ حدیثِ پاک میں نئی اور اچّھی چیز ایجاد کرنے والے کو تو ثواب کی بشارت ہے۔ چنانچہ مسلم شریف میں ہے: ”مَنْ سَنَّ فِی الإسلامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ“ ترجمہ: جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے تو اس پر اسے ثواب ملے گا اور اس کے بعد جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے تمام کے برابر اس جاری کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے تو اس پر اسے گناہ ملے گا اور اس کے بعد جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر اس جاری کرنے والے کو بھی گناہ ملے گا اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔ (مسلم، ص394، حدیث:1017)

جشنِ ولادت منانا بھی ایک اچّھا کام ہے جو کسی سنّت کے خلاف نہیں بلکہ عین قرآن و سنّت کے ضابطوں کے مطابق ہے۔ ربّ تعالیٰ کی نعمت پر خوشی کا حکم خود قرآنِ پاک نے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ (پ11، یونس:58) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (پ30، والضحیٰ:11)
ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

خود حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا یومِ میلا د روزہ رکھ کر مناتے چنانچہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: "اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔"

(مسلم، ص455، حدیث:2750)

خلاصۂ کلام یہ کہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر خوشی منانا، مختلف جائز طریقوں سے اظہارِ مسرّت کرنا اور محافلِ میلاد کا انعقاد کر کے ذکرِ مصطفےٰ کرتے ہوئے ان پُر مسرت و مبارک لمحات کو یاد کرنا جو سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کا وقت ہے بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔ مزید تفصیل کے لئے علمائے اہلِ سنّت کی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## کیا فتاویٰ رضویہ میں تاریخِ ولادت 8 ربیع الاول لکھی ہے؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کچھ لوگوں نے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا حوالہ دے کر ایک اسٹیکر شائع کیا ہے جس میں درج ہے کہ آپ نے اپنے رسالے "نطق الہلال" فتاویٰ رضویہ، جلد26 میں لکھا ہے کہ ولادتِ (پیدائش) نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم 8 ربیعُ الاوّل ہے اور وفاتِ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم 12 ربیعُ الاوّل ہے۔ کیا واقعی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا یہی موقف ہے کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت آٹھ ربیعُ الاوّل کو ہوئی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت، مجدّدِ دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تحقیق یہی ہے کہ جشنِ ولادت بارہ ربیع الاوّل کو منایا جائے۔

فتاویٰ رضویہ جلد26 صفحہ 411 پر ہے۔ "اس (ولادت کی تاریخ کے بارے) میں اقوال بہت مختلف ہیں، دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس، سات (7) قول ہیں مگر اشہر و اکثر و مأخوذ و معتبر بارہویں ہے۔ مکۂ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ کو مکانِ مولدِ اقدس کی زیارت کرتے ہیں کما فی المواھب والمدارج (جیسا کہ مواہبِ لدنیہ اور مدارج نبوۃ میں ہے) اور خاص اس مکانِ جنّت نِشان میں اسی تاریخ میں مجلسِ میلادِ مقدّس ہوتی ہے۔"

فتاویٰ رضویہ جلد26 صفحہ 427 پر ہے: "شَرعِ مُطَہّر میں مشہور بینَ الجمہور ہونے کے لئے وقعتِ عظیم ہے (یعنی جو موقف اکثر علما کا ہو وہ خود ایک بہت بڑی دلیل ہوتی ہے) اور مشہور عندَ الجمہور 12 ربیعُ الاوّل ہے" اور عِلمِ ھَیْئَت و زیجات کے حساب سے روز ولادت شریف 8 ربیعُ الاوّل ہے۔

مزید فرماتے ہیں " تعامل مسلمین حرمین شریفین و مصر و شام بلادِ اسلام و ہندوستان میں بارہ ہی پر ہے اس پر عمل کیا جائے۔ الخ"

جب کوئی محققِ وقت کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتا ہے تو وہ اس مسئلہ سے متعلّق مختلف لوگوں کی آراء اور اقوال بھی نقل کرتا ہے اس مقام پر امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے اسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کرتے ہوئے مختلف لوگوں کے موقف کو بھی بیان فرمایا اور علمِ زیج والوں کا قول بھی نقل کیا کہ وہ تمام کے تمام آٹھ ربیعُ الاوّل کو یومِ ولادت قرار دیتے ہیں۔

محض آدھی بات کو لے کر پروپیگنڈا کرنا اور اس بات کو چھوڑ دینا کہ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جمہور کا موقف کس تاریخ کو قرار دیا ہے اور کس تاریخ کو جشنِ ولادت منانے کی تاکید کی ہے انصاف کے خلاف اور غلط روش ہے۔ خود امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے اشعار میں بارہویں تاریخ ہی کو لے کر لمحات مسرّت ہونا بیان کیا اور برادرِ اعلیٰ حضرت نے تو ایک پورا کلام ہی "بارہویں تاریخ" کا قافیہ لے کر کہا ہے اور ان کا وصال امامِ اہلِ سنّت کی زندگی ہی میں ہوا اور امامِ اہلِ سنّت ان کے کلام کے پڑھنے کی تاکید کرتے رہے۔ پھر یہ کہنا اور تأثّر دینا کہ 12 تاریخ کو جشنِ ولادت منانا امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مَنشا کے خلاف ہے، بہت بڑی زیادتی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ فریاد

داد رَسی کی بلکہ انسانیت کی بقا کیلئے یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور غریبوں کی کفالت کے فضائل بیان کئے نیز ❁ عورتوں، بچّوں، غلاموں اور بوڑھوں کے الگ الگ حقوق ذکر کرکے معاشرے کو اعتِدال کی راہ پر گامزن فرمایا۔ یہاں تک کہ بدامنی کی لہر کو روکنے کے لئے یہ کلمات فرمائے: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے معاف رکھو اور اس کی بُرائی مت کرو۔ (ابو داؤد، 4/359، حدیث:4899) اعلانِ نبوت کے بعد اپنی 13 سالہ مکّی زندگی کفّار و مشرکین کے ظُلم و سِتم سہتے ہوئے گزاری، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چاہتے تو فتحِ مکّہ کے موقع پر ایک ایک شخص سے ظلم کا حساب لے لیتے مگر اپنے جانی دشمنوں کو بھی مُعاف کرکے عَفْو و دَرْگُزر اور امن و امان کی اعلیٰ مِثال قائم کی۔ جہاں تلوار و بازوئے طاقت سے کام لیا تو وہاں بھی انسانیت کو اس کی معراج تک پہنچانے، حقوقِ انسانی میں مساوات، عَدْل و اِنْصاف اور اَمْن و امان کا نظام قائم کرنے کے عظیم مقاصِد کارفرما تھے اور اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے صَحابہ کی ایسی بہترین تربیَت فرمائی کہ بعد میں آنے والے حکمران ان کے نَقْشِ قدم پر چل کر ملکی و قومی اور معاشرتی سطح پر امن و امان قائم کرتے نظر آئے۔ جس تیزی کے ساتھ دینِ اسلام کو قبول کیا گیا اور ابھی تک اس کے ماننے والوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام انسانوں کی بقا، سَلامتی اور معاشرے میں امن و امان کا سب سے بڑا عَلَم بردار ہے۔

یاد رکھئے! امن کو ہر سطح پر نافذ کرنا اور پھر اسے برقرار رکھنا یقیناً ایک مشکل مرحلہ ہے۔ اگر ہم امن و امان اور فلاح و کامیابی چاہتے ہیں تو ہم سب کو امن کے سب سے بڑے داعی، مُحسنِ انسانیت، نبیِ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عطا کردہ اصولوں اور شریعت کی پاسداری کرنی پڑے گی، اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ آئیے دعا کریں: اے اللہ کریم! ہمارے دین و ایمان، جان و مال اور عِزت و آبرو کی حفاظت فرما اور ہمیں اور ہمارے شہروں کو اَمن و سلامتی عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

# بھیڑیئے نے بکریوں کی حفاظت کی

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک بھیڑیئے (Wolf) نے بکری کو پکڑا لیکن چرواہے نے کوشش کرکے اپنی بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا اس چرواہے سے کہنے لگا: اے چرواہے! اللہ پاک نے مجھ کو کھانا دیا مگر تو نے اس کو چھین لیا۔ چرواہا بھیڑیئے کو بولتا دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہنے لگا: خدا کی قسم! میں نے آج سے پہلے کبھی ایسا عجیب مَنْظر نہیں دیکھا کہ ایک بھیڑیا انسانوں کی طرح بات کرتا ہے۔ بھیڑیا کہنے لگا: اے چرواہے! اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ تو یہاں بکریاں چرارہا ہے اور اُس نبی کے پاس نہیں جارہا جو سب نبیوں میں افضل ہیں، کاش! تو بھی اُس نبی کے پاس جاکر مسلمان ہو جاتا، تیرے اور اس نبی کے درمیان بس ایک پہاڑ کا فاصلہ ہے۔ بھیڑیئے کی یہ گفتگو سُن کر چرواہے نے اس سے کہا: اگر میں یہاں سے جاؤں تو میری بکریوں کی حفاظت کون کرے گا؟ بھیڑیا بولا: تمہارے واپس آنے تک میں خود تیری بکریوں کی حفاظت کروں گا۔ چرواہے نے اپنی بکریاں اُس کے حوالے کیں اور خود نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس جاکر مسلمان ہو گیا۔ اُس نے بھیڑیئے کے باتیں کرنے کا قصّہ حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ذِکْر کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جاؤ! اپنی سب بکریوں کو سلامت پاؤ گے۔ چرواہا جب واپس لوٹا واقعی بھیڑیا اس کی بکریوں کی حفاظت کر رہا تھا اور سب بکریاں صحیح سلامت تھیں۔

(زرقانی علی المواہب، 6/549)

**پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو!** 1 ہمیں اپنی چیزوں کو حفاظت کے ساتھ رکھنا چاہئے 2 اگر کوئی امانت رکھوائے تو اسے صحیح سلامت واپس کرنا چاہئے 3 جب کبھی نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملے تو دیر نہیں کرنی چاہئے 4 اچھی بات کو فوراً قبول کر لینا چاہئے۔

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

# پہاڑوں کا فِرشتہ

ابو معاویہ عطّاری مدنی*

حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک کے حکم سے مکّہ کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا شُروع کی۔ اس وقت مکّہ میں زیادہ تر لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب انہیں بتوں کی عبادت سے روکا اور اللہ پاک کی عبادت کی طرف بلایا تو ان لوگوں نے اسلام لانے سے انکار کر دیا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ستانا شُروع کر دیا۔

**طائف کا سفر** مکّہ والوں کی نافرمانیوں کو دیکھتے ہوئے حُضُور رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسلام کی دعوت پھیلانے کے لئے مکّہ کے قریبی قبیلوں کا سفر فرمایا جن میں سے ایک سفرِ طائف بھی ہے۔ طائف میں بڑے بڑے مالدار لوگ رہتے تھے۔ ان میں عَمْرو نامی شخص کا خاندان ان تمام قبیلوں کا سَردار سمجھا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین بھائی تھے، عَبْدِ یَالِیْل، مسعود اور حبیب۔

**دعوتِ اسلام** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی لیکن ان تینوں بھائیوں نے اسلام قبول کرنے کے بجائے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا اور صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ شرارتی لڑکوں کو حضور رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے لگا دیا جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پتّھر پھینکتے، جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم زخموں سے چُور ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم بے دردی کے ساتھ بازو پکڑ کر اُٹھا دیتے اور جب چلنے لگتے تو پھر پتّھر مارنے لگتے۔ انہوں نے اس قدر ظُلْم کیا کہ رحیم و کریم آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک جوتے خون سے بھر گئے۔

**پہاڑوں کے فرشتے نے کیا پیشکش کی؟** حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی تکلیف کے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچ کر دیکھا کہ جبریل علیہ السَّلام ہیں اور ان کے ساتھ ایک اور فرشتہ بھی ہے۔ حضرتِ جبریل علیہ السَّلام نے عرض کی: آپ کے سامنے پہاڑوں کا فرشتہ موجود ہے جو آپ حکم دیں گے یہ فرشتہ وہی کرے گا۔ پہاڑوں کے فرشتہ نے عرض کی: اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں ان دونوں پہاڑوں (ابو قُبَیْس اور قُعَیْقِعَان) کو ان کافروں پر گرا دوں تو میں گرا دوں گا۔ یہ سُن کر حضورِ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا کہ ایسا نہ کرو بلکہ میں اُمّید کرتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو اللہ پاک کی عبادت کریں گے۔

(بخاری2/ 386، حدیث:3231، زرقانی علی المواہب،2/ 49تا54)

**پیارے پیارے مدنی منّو اور منّیو!** اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ 1 نیکی کی دعوت دینا اللہ پاک کے نیک بندوں کا طریقہ ہے۔ 2 دین پر عمل کرنے میں پریشانیاں رُکاوٹ بنیں تو صَبر کرنا چاہئے۔ 3 حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس فرشتے حاضر ہوا کرتے تھے۔ 4 ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت زیادہ رَحم فرمانے والے ہیں 5 اچھے لوگوں کو تکلیف دینا بُرے لوگوں کا کام ہے 6 بُرے لوگوں کے لئے اچھا بننے کی دُعا کرنی چاہئے۔

# بچّوں کو سکھاؤ محبت حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

محمد شہزاد عطاری مدنی*

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے والدین کی اوّلین ذمّہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبّت سکھائیں چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم سے روایت ہے کہ نور والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی اولاد کی تین خصلتوں پر تربیت کرو: 1 تمہارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبت 2 اہلِ بیت پاک کی مَحبت 3 تلاوتِ قراٰن۔ بے شک قراٰن کی تلاوت کرنے والا انبیا واصفیا کے ساتھ اس روز عرشِ الٰہی کے سائے میں ہو گا جس دن عرشِ الٰہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔

(جمع الجوامع، 1/126، حدیث:782)

علّامہ عبدُ الرّءوف مُناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ان تین خصلتوں کی اہمیت کے پیشِ نظر بطورِ خاص ذِکر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ان تین خصلتوں کا فریفتہ بناؤ کہ انہی میں پروان چڑھیں اور ہمیشہ ان پر قائم رہیں۔ نیز نبی (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مَحبت سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایمانی مَحبت مراد ہے۔ یہ واجب ہوتی ہے کیونکہ یہ دین کی پیروی پر اُبھارتی ہے۔

(فیض القدیر، 1/292، تحت الحدیث:311)

محمد کی مَحبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ کے صحن میں ہنستی مسکراتی، دل لبھاتی ننھی سی صُورت محض ایک بچہ نہیں، آئندہ معاشرے کی کامل تصویر ہے۔ انہی بچوں نے آگے چل کر معاشرے کی باگ دوڑ سنبھالنی ہے، لہٰذا خوب محنت کے ساتھ ایک زندہ قوم کی آبیاری کیجئے۔ عزّت دار، غیرت مند، باشعور اور ترقّی یافتہ معاشرے کی تشکیل کے لئے اپنے بچوں کی نَس نَس میں عشقِ رسول بسا دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دنیا اور آخرت میں سرخ رو ہوں گے۔ یقین مانیئے! عشقِ رسول ہی وہ قوت ہے جو مسلمان کو کبھی پست یا ناکام نہیں ہونے دیتی۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اَسرارِ شہنشاہی

**اولاد کو عاشقِ رسول بنانے کے لئے** ❀ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت پڑھایئے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن شریف کے واقعات سنایئے ❀ صحابہ، تابعین اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کے عشقِ رسول کے احوال بتایئے ❀ اپنے گھر میں مدنی چینل چلایئے اور بِالخصوص مدنی منّوں سے متعلّق سلسلے مثلاً روشن مستقبل، مدنی منّوں کا سنّتوں بھرا اجتماع اور غلامِ رسول کے مدنی پھول وغیرہ دکھایئے ❀ سمجھدار مدنی منّے جو پاکی ناپاکی کی تمیز رکھتے ہوں نمازِ جُمعہ کے بعد درودوسلام پڑھنے میں انہیں اپنے ساتھ شریک کیجئے ❀ حکمتِ عملی کے ساتھ مثلاً کسی انعام وغیرہ کی ترغیب دے کر انہیں رفتہ رفتہ دُرود شریف پڑھنے کا عادی بنایئے ❀ اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی مذاکرے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور جلوسِ جشنِ ولادت میں ساتھ لے جایئے ❀ کسی جامعِ شرائط پیر صاحب مثلاً امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کروایئے۔

مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

*شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ، سردارآباد (فیصل آباد)

# انوکھا بدلہ

محمد امجد عطاری مدنی*

جب سورۂ "نَصر" نازل ہوئی تو مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! میرے وصال کا اعلان ہوچکا۔ جبریلِ امین نے عرض کی: آنے والا پل آپ کے لئے گزرے ہوئے سے بہتر ہے اور عنقریب آپ کو آپ کا ربّ اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ محبوبِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ بلال حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اَذان دینے کا حکم دیا، چنانچہ انصار و مہاجرین مسجدِ نَبوِی میں جَمْع ہو گئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اللہ کریم کی حمد و ثنا کے بعد ایک ایسا خُطبہ دیا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے، ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے لئے کیسا نبی ہوں؟ عرض کی گئی: اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ اچھے نبی ہیں، باپ کی طرح مہربان، ناصح بھائی کی طرح شفیق، آپ نے پیغاماتِ خداوندی کا حق ادا کیا اور اس کی وحی ہم تک پہنچادی، آپ نے ہمیں حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دی، اللہ آپ کو اس سے بھی افضل جزا عطا فرمائے جو کسی اُمّت کی طرف سے اللہ نے اس اُمّت کے نبی کو دی ہو۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ مسلمین! میں تمہیں اللہ کی قسم اور تم پر اپنے حق کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں: میری طرف سے کسی پر کوئی ظلم ہوگیا ہو تو کھڑا ہو جائے اور قیامت میں بدلہ لینے کے بجائے مجھ سے یہیں بدلہ لے لے۔ ایک بھی کھڑا نہ ہوا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوبارہ یہی قسم دی پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا تو تیسری بار قسم دیتے ہوئے اس بات کو دہرایا کہ میری طرف سے کسی پر کوئی ظلم ہوگیا ہو تو کھڑا ہوجائے اور قیامت میں بدلہ لینے کے بجائے مجھ سے یہیں بدلہ لے لے۔ چنانچہ عُکّاشہ نامی ایک ضعیفُ العُمر صحابی کھڑے ہوئے اور لوگوں کو ہٹاتے ہوئے آقا کریم علیہ السَّلام کے سامنے جاپہنچے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ نے بار بار قسم نہ دی ہوتی تو میری مجال ہی نہیں تھی کہ میں کسی چیز کے بدلے کے لئے آپ کے سامنے آتا۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا اس میں اللہ کریم نے اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد کی اور ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے برابر آگئی، میں اپنی اونٹنی سے اُتر کر آپ کے قریب ہوا تاکہ آپ کے قدم مُبارَک پر بوسہ دوں، مگر آپ نے چھڑی بُلند کی اور میرے پہلو پر ماری، میں نہیں جانتا کہ آپ نے ایسا جان بوجھ کر کیا یا آپ کا ارادہ اونٹنی کو مارنے کا تھا؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ پاک کے جلال سے پناہ میں لیتا ہوں کہ اللہ کا رسول تمہیں جان بوجھ کر مارے، پھر فرمایا: اے بلال! فاطمہ کے گھر جاؤ اور وہی پتلی چھڑی لے آؤ۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے ہاتھ سَر پر رکھے مسجد سے نکلے اور یہ کہتے جاتے: یہ اللہ کے رسول ہیں جو خود اپنا قصاص دے رہے ہیں۔ حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے رسولُ اللہ کی صاحبزادی! مجھے وہ پتلی چھڑی دے دیجئے۔ شہزادیِ کونین رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: بلال! نہ ہی آج یومِ عرفہ ہے اور نہ ہی کوئی غزوہ! پھر میرے باباجان چھڑی کا کیا کریں گے؟ عرض کی:

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

کیا آپ کو معلوم نہیں آج آپ کے باباجان کیا کر رہے رہیں! بے شک حُضور نبیِّ رَحْمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دین پہنچا دیا ہے، دنیا کو چھوڑ رہے ہیں اور آج اپنی طرف سے بدلہ دے رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بے قرار ہو کر فرمایا: اے بلال! آخر ایسا کون ہے جس نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بدلہ لینا گوارا کرلیا؟ اے بلال! اگر یہ بات ہے تو حسن اور حسین کو کہو اس شخص کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور وہ ان سے بدلہ لے لے۔ حضرتِ بلال مسجد پہنچے اور وہ چھڑی حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیش کر دی، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بلال سے لے کر عُکاشہ کے حوالے کر دی، یہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آگے بڑھے اور کہا: اے عُکاشہ! لو ہم تمہارے سامنے ہیں جو بدلہ لینا ہے ہم سے لے لو مگر پیارے آقا سے بدلہ نہ لو۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ہٹ جاؤ، اے عُمر! تم بھی ہٹ جاؤ یقیناً اللہ پاک تم دونوں کے مقام و مرتبے کو خوب جانتا ہے۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! میرے سامنے میری زندگی میں تم کریم آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ چھڑی مارو مجھے یہ ہرگز برداشت نہیں، یہ رہی میری پیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ اپنے ہاتھ سے مجھے سو کوڑے مار لو اور مجھ سے انتقام لے لو لیکن پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بدلہ نہ لینا، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اپنی جگہ بیٹھ جاؤ بے شک اللہ کریم تمہارے مرتبے اور نیّت کو خوب جانتا ہے۔ اتنے میں نوجوانانِ جنّت کے سردار، فاطمہ زہرا کے گلشن کے پھول حضرتِ سیِّدُنا امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہوئے اور کہا: عکاشہ! کیا آپ نہیں جانتے ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے ہیں اور ہم سے بدلہ لینا گویا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بدلہ لینا ہے لہٰذا آپ ہم سے بدلہ لے لیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! بیٹھ جاؤ بے شک اللہ پاک تمہارے مقام کو خوب جانتا ہے۔ پھر فرمایا: اے عکاشہ! اگر تم چھڑی مارنا چاہتے ہو تو مارو۔ حضرتِ عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: جس وقت آپ نے مجھے مارا تھا اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مُبارک پیٹ سے کپڑا ہٹا دیا، یہ دیکھ کر مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں اور کہنے لگے: عکاشہ کو دیکھتے ہو یہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک پیٹ پر چھڑی مارے گا؟ جب حضرتِ عکاشہ نے مبارک پیٹ کی سفیدی کو دیکھا تو فوراً حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے چمٹ گئے اور پیٹ مبارک کا بوسہ لیتے ہوئے عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! بھلا کون ہے جو آپ سے بدلہ لینے کا سوچ سکے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چاہو تو بدلہ لے لو، چاہو تو معاف کر دو۔ حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے آپ کو معاف کیا یہ اُمّید کرتے ہوئے کہ اللہ کریم بروزِ قیامت مجھے معاف فرمائے گا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے جنّت کے رفیق کو دیکھنا چاہے وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے۔ لوگ کھڑے ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی چوم کر یہ کہتے جاتے: تمہیں مبارک ہو! تمہیں مبارک ہو! تم تو بُلند دَرَجات اور حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہم نشینی کے شرف کو پہنچ گئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/67)

اللہ کریم ہمیں اپنے اور اپنے بندوں کے حقوق بھی پورے کرنے اور جن کی حق تلفیاں کی ہیں ان سے مُعافی مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی مَحبت اور آخرت میں ان کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# شانِ رحمت

ابو معاویہ محمد منعم عطاری مدنی*

سَیِّدُ الْمُرْسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحمت کا دائرہ انتہائی وسیع ہے جس کا احاطہ کرنے کی انسانی عَقْل طاقت نہیں رکھتی۔ آپ کی رحمت صِرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام عالمین کو شامل ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رَحمت سارے جہان کے لئے (پ17، الانبیاء:107) اس آیتِ مبارکہ میں ”اَلْعٰلَمِیْنَ“ عُموم پر ہے جو ساری کائنات کی نمائندگی کرتا ہے جس میں ہر شَے شامل ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عالَم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیا و ملائکہ سب داخل ہیں۔ اسی لئے اولیائے کاملین فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک، ارض و سماء میں، اُولیٰ و آخرت میں، دین ودنیا میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/ 141 ملخصاً)

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نبیوں، رسولوں اور فرشتوں کیلئے رَحمت ہیں، دین و دنیا میں رَحمت ہیں، جن واِنس، مومن وکافر، حیوانات، نباتات اور جمادات سب کیلئے رحمت ہیں الغرض عالَم میں جتنی چیزیں داخل ہیں سب آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمتِ کاملہ ہی سے فیض پا رہی ہیں۔ **انبیائے کرام کے لئے رحمت** انبیائے کرام کو آپ کی ذاتِ پاک سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کی اُمّت ان کی تصدیق کرتے ہیں اور بروزِ قیامت ان کی گواہی اور ان کی تصدیق کے ساتھ ساتھ ان کے دشمنوں کی تکذیب کریں گے۔ (سرورالقلوب، ص90 ملخصاً)

**فرشتوں کے لئے رحمت** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحمت سے فرشتوں کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ آپ پر درود بھیجتے ہیں اوراس کی وجہ سے رَحمتِ الٰہی کے حقدار ہوتے ہیں (سرور القلوب، ص90 ملخصاً) اور بِالخصوص حضرت جبریل امین علیہ السَّلام کو آپ کی رحمت سے خاص حصّہ ملا کہ جب آپ نے حضرت جبریل امین علیہ السَّلام سے پوچھا کہ اللہ کریم نے مجھے رحمۃٌ لّلْعٰلَمِیْن کیا، تمہیں میری رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ عرض کی: یَارسولَ اللہ! میں اپنے انجام سے ڈرتا تھا، جب آپ پر قرآن اُترا اور اللہ نے اس میں میری تعریف کی تو میرا خوف بھی ختم ہوا اور حسنِ عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا۔ (الشفاء، 1/ 17 ملخصاً) **مسلمانوں کے لئے رحمت** تفسیرِ خازن میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مومن کیلئے دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں۔ (خازن، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:107، 3/ 297 ملخصاً) معلوم ہوا جو شخص دنیا میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لائے گا اسے دونوں جہاں میں آپ کی رَحمت سے حصّہ ملے گا اور وہ دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرے گا۔ **کافروں کے لئے رحمت** کافروں کے لئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیامیں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت

* شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

ان کے دُنیوی عذاب کو مُؤخّر کر دیا گیا اور ان سے زمین میں دھنسانے کا عذاب، شکلیں بگاڑ دینے کا عذاب اُٹھا دیا گیا۔ (خازن، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:107، 3/297 ملتقطاً) **منافقوں کے لئے رحمت** منافقوں کے حق میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت یہ ہے کہ وہ آپ کا کلمہ پڑھ کر اپنی جان و مال بچالیتے ہیں اور قتل و غارت سے محفوظ رہتے ہیں۔ (الشفاء، 1/17 ملتقطاً) **حشر میں رحمت** کل بروزِ محشر جب نفسا نفسی کا عالَم ہو گا اس وقت بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحْمت اپنے عُروج پر ہو گی کہ جب لوگ تکلیف سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جا بجا پھریں گے، اورانبیائے کرام علیہمُ السّلام سے صاف انکار سنیں گے، انبیا فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہم سے یہ کام نہیں ہو گا تم کسی اور کے پاس جاؤ، یہاں تک کہ سب کے بعد آقا علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ علیہ السّلام "اَنَا لَہَا اَنَا لَہَا" فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 29/574 ملتقطاً)

سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحْمت کا ذکر اس قدر وسیع ہے کہ دفتروں کے دفتر کم پڑیں، یہاں بہت مختصر سا ذکر ہوا، اللہ کریم ہمیں اس رحیم و کریم آقا کی رَحْمت سے خوب خوب حصّہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# مدنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گزشتہ ماہ درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ السّادات! جو کوئی رسالہ "ساداتِ کرام کی عظمت" کے 28 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو سیّدوں کے نانا جانِ رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 44 ہزار 649 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 1 لاکھ 68 ہزار 622 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یاربَّ المصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! جو کوئی رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" کے 95 صفحات پڑھ یا سن لے اسے صَحابہ واہلِ بیت سے سچّی مَحبت نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 1 لاکھ 82 ہزار 516 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 69 ہزار 85 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یاربَّ المصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی رسالہ "نور والا چہرہ" کے 31 صفحات پڑھ یا سن لے اُس کی قبر نور والے چہرے والے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے روشن فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 26 ہزار 216 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 98 ہزار 745 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یاربَّ المصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی رسالہ "وُضو اور سائنس" کے 23 صفحات پڑھ یا سن لے اس کی خطرناک بیماریوں سے حفاظت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 2 لاکھ 85 ہزار 331 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 91 ہزار 732 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔

# سوشل میڈیا کی دوستیاں

کہتے ہیں کہ دوست دوست کے لئے آئینہ ہوتا ہے، لہٰذا دوست میں پائی جانے والی بُرائیاں اور خامیاں سدھارنے کی نیّت سے مناسب انداز میں اسے بتانی چاہئیں نہ یہ کہ اسے طعنے دیئے جائیں اور یہ بھی ہرگز مناسب نہیں کہ دوست بُرائیوں اور گُناہوں کی دلدل میں پھنسا رہے اور اسے سمجھایا ہی نہ جائے نیز دوستی کا دم بھرتے ہوئے خود بھی گناہوں کے مُعاملے میں اس کا ساتھ دینا تو نِری تباہی و بربادی ہے۔

**سانپ سے بھی زیادہ خطرناک** بُری دوستی اور صُحبت نہ صِرف دنیا کا نقصان کرتی ہے بلکہ ایمان کے لئے بھی بہت خطرناک ہے، اہلِ عَقْل و حِکْمت نے بُرے دوست کو سانپ سے بھی بدتر قرار دیا ہے جیسا کہ مثنوی شریف میں ہے

تاتُوانی دُور شَو اَز یارِ بد    مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زَنَد

یارِ بد بدتر بُوَد اَز مارِ بد    یارِ بد بَر دین و بَر ایماں زَنَد

یعنی جہاں تک ہوسکے بُرے دوست سے دُور رہو کہ بُرا دوست سانپ سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ سانپ تو صرف جان لیتا ہے جبکہ بُرا یار ایمان لیتا ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص82)

**تیری پہچان تیرا دوست ہے** یہ حقیقت ہے کہ تمام عزّتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، لیکن اللہ کریم نے ہمیں بھی ایمان و اسلام دے کر معزّز فرمایا ہے، ہمیں اپنی اس عزّت کا خیال کرنا ضَروری ہے، معاشرے میں انسان کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بُرے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نِشَست و بَرخاست ہوتی ہے، لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں۔

(کنزالعمال، 9/19، حدیث:24839)

**سوشل میڈیا اور نامحرموں کی دوستیوں کا انجام** آج کل سب سے زیادہ سوشل میڈیا کی دوستیاں عام ہیں، ایک تعداد ہے جو سوشل میڈیا پر دوست بنتے، پھر بغیر تصدیق و تحقیق کے گہری دوستی کا دم بھرتے اور ایک دوسرے سے ملنے چل نکلتے ہیں۔ ایسی کئی خبریں مَنْظَرِ عام پر آئی ہیں جن میں سوشل میڈیا کی دوستی کے دھوکے سامنے آئے ہیں جیسا کہ ماضی قریب ہی کی خبر ہے کہ سوشل میڈیا پر دوستی کی اور ملنے کے بہانے بلا کر 65 ہزار روپے اور موبائل فون چھین لیا۔

(ڈیلی پاکستان، 5 اپریل 2018 آن لائن)

سوشل میڈیا پر دوستیاں کرنے والوں میں ایک تعداد صنفِ نازک کی بھی ہے جو سوشل میڈیا پر نامحرموں سے دوستی کرتی ہیں۔ یاد رکھئے! جس طرح دوستی کے بارے میں اچھّے بُرے کی تمیز لازمی ہے، اسی طرح مَحْرم و نامَحْرم کا فرق بھی ضَروری ہے۔ نامحرم سے دوستی ناجائز و حرام ہے۔ دنیا میں ایسے حقیقی حادثات کی کمی نہیں ہے کہ سوشل میڈیا پر نامحرم سے دوستی کی اور ملنے چل پڑے، بعد میں نقصان ہوا،

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

گوہرِ عصمت بھی لُٹے اور سوائے پچھتاوے کے کچھ نہ ملا جیسا کہ ❀ سوشل میڈیا پر دوستی کے بعد 15 سالہ لڑکی دوست سے ملنے ملتان پہنچ گئی، جہاں وہ لڑکا دھوکا دے کر فرار ہوگیا۔ (دنیا نیوز 6 اگست 2018 آن لائن) ❀ حافظ آباد کی لڑکی سوشل میڈیا پر دوستی کے بعد لڑکے سے ملنے کے لئے شجاع آباد پہنچ گئی، لڑکا اسے دوست کے گھر قید کرکے فرار ہوگیا، لڑکی نے شور مچایا تو اہلِ محلّہ نے دروازہ توڑ کر نکالا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔ (نوائے وقت، 19 فروری 2016 آن لائن) ❀ کراچی کے 18 سالہ نوجوان کی منڈی بہاءُ الدّین کی لڑکی سے سوشل میڈیا پر دوستی ہوگئی اور ملنے کے لئے منڈی بہاءُ الدّین پہنچ گیا، وہاں لڑکی کے بھائی نے دوستوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کر دیا اور لاش نہر میں پھینک دی۔ (نوائے وقت، 19 فروری 2016 آن لائن) ❀ گوجرانوالہ کی ایک لڑکی نے سیالکوٹ کے 22 سالہ نوجوان سے سوشل میڈیا پر دوستی کی، شادی کرکے بیرونِ ملک لے جانے کا وعدہ کیا، گھر بلایا، رقم لوٹی اور قتل کرکے لاش کھیتوں میں پھینک دی۔ (نیوز ون، 19 مارچ 2017 آن لائن)

**خبردار! خبردار! خبردار!** سوشل میڈیا کا اَنْجان دوست کیسا ہی دیندار اور خُدا تَرس بندہ بنا ہوا ہو اور دین کی کتنی ہی اچھی اچھی باتیں پوسٹ کرتا ہو، آپ چاہے مرد ہوں یا عورت کبھی بھی کسی بھی حالت میں اپنی نجی معلومات اس سے شیئر کرنے کی غَلَطی نہ کریں اور نہ ہی کسی پارک، ہوٹل یا ریسٹورنٹ وغیرہ میں اس سے ملنے کی غَلَطی کریں کیونکہ اس میں آپ کی عزّت، آبرو، مال اور جان جانے کا خطرہ ہے اور سوشل میڈیا پر بھیڑ کی کھال میں بھیڑیوں کی کمی نہیں۔

**سوشل میڈیا کو ذریعۂ علم بنایئے** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوشل میڈیا استعمال کرنا ہی ہے تو صحیحُ الْعقیدہ معتبر و مُسْتَنَد عُلَمائے کرام ہی کو فالو (Follow) کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جذبۂ اصلاحِ اُمّت کے تحت دعوتِ اسلامی کی مجلس سوشل میڈیا نے بھی اپنے پیجز بنائے ہیں انہیں لائیک کیجئے اور علمِ دین میں اضافہ کیجئے۔ (ان پیجز کے نام نیچے موجود ہیں)

**اللہ کریم سے نیک دوست مانگو** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہہ دینے یا کسی سے ہاتھ ملانے سے کبھی کوئی دوست نہیں بن جاتا۔ جب بھی کسی سے دوستی کریں تو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں اور اُسے نبھانے کی کوشش کریں ایسے دوستوں کی دوستی ہی آخری سانس تک چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے دوسروں کو دوست بنانے والا کبھی بھی دھوکے باز نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنے مومن مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہوگا۔ نیک اور صالح دوست بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی (قیامت کے دن) بندہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہوگا۔ (بخاری، 4/147، حدیث: 6468) لہٰذا ہمیشہ نیک لوگوں کو ہی دوست اور محبوب بنانا چاہئے اور اللہ کریم سے اس کا سوال بھی کرنا چاہئے جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا کرتے تھے: اے میرے رب میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہو۔ (مستدرک، 3/217، حدیث: 3683)

دوستی و بھائی چارے کے حُقوق کے بارے میں تفصیلاً جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اِحْیاءُ الْعُلُوْم (مترجم) جلد 2 صفحہ 582 تا 693 پڑھئے۔

دوست وہ ہے تجھ پہ جو ظاہر کرے تیرے عیوب
اس کو دشمن جان جو عیبوں کو بھی خوبی بتائے

IlyasQadriZiaee
dawateislami.net
iMadaniChannel
MadaniChannelOfficial
t.me/officialdawateislami
t.me/ilyasqadiri
t.me/ImranattariOfficial

انقلابی کارنامے

# محسنِ انسانیت

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

انسانی زندگی کا نظام جتنا مضبوط اور پائیدار ہو گا، اتنی ہی آسانیاں، کامیابیاں اور راحتیں انسان کا مقدر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے اسلام کی صورت میں مکمل ضابطۂ حیات (Complete Code of Life) عطا فرمایا۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اقوال و افعال کی صورت میں بہترین نظامِ حیات دیا، معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹنے والے جرائم کے سدِّ باب کے لئے مستحکم قوانین عطا فرمائے، عدل و انصاف، مساوات اور اخلاقیات کا اعلیٰ نظام قائم فرما کر معاشرے کے بگڑتے ہوئے توازن کو دُرست کیا، یہی وجہ ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کو خوشگوار اور پُرسکون بنانے کے سلسلے میں کی جانے والی رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بے مثال کرم نوازیاں اور لازوال احسانات زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں آج بھی ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ آیئے! اس کے چند پہلو ملاحظہ کرتے ہیں:

## قیامِ عدل و انصاف کے سلسلے میں احسان

عَدل و انصاف انسان کا بنیادی حق ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عطا کردہ نظامِ عدل میں امیر و غریب اور اپنے پرائے کی تفریق نہیں بلکہ یہ ہر ایک کو یکساں انصاف فراہم کرکے عزّت اور جان و مال کی حفاظت کی ذمّہ داری لیتا ہے۔ ایک موقع پر آپ نے یہ خُطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں صاحبِ منصب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی، خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (مسلم، ص716، حدیث:4410) دنیا میں جب کبھی، جہاں کہیں عَدل و انصاف کے سلسلے میں نبوی تعلیمات کا نَفاذ ہوا وہاں چَین و سکون اور ترقی و خوش حالی کی مشکبار ہوائیں چلنے لگیں۔

## حفاظتِ حقوق کے سلسلے میں احسانات

بَرتَر اور بدتَر کی تقسیم سے معاشرے کا توازن خراب ہوتا ہے جس کا نتیجہ حقوق کی پامالی، قتل و غارت گری اور دیگر سنگین نتائج کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح کی طبقاتی تقسیم کا خاتمہ فرمانے کے لئے نظامِ مساوات عطا کیا، جس کی بدولت مرد و عورت ہی نہیں بلکہ معاشرے کے ہر طبقے کے جانی اور مالی حقوق محفوظ ہوئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عطا کردہ "نظامِ مساوات" کو عالمگیر رول ماڈل کے طور پر جانا جاتا ہے۔

## مالیاتی نظام پر احسان

زمانۂ قدیم سے ہی سود کو دولت میں اضافے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (ابن ماجہ، 3/73، حدیث:2277) ایک موقع پر ارشاد فرمایا: جس قوم میں سود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔ (الکبائر للذھبی، ص70) بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کو

ہلاکت کا سبب قرار دیا۔ (الکبائر للذھبی، ص69)

دنیا کے جس تاجر نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے سود سے پرہیز کیا اُسے نفع ہوا اور تجارتی میدان میں ترقّی و کامیابی نے اُس کے قدم چُومے۔
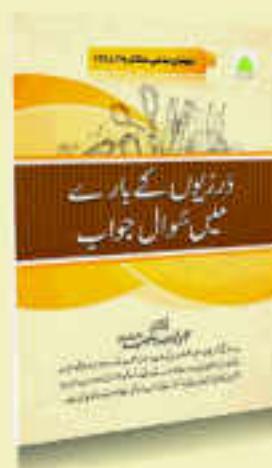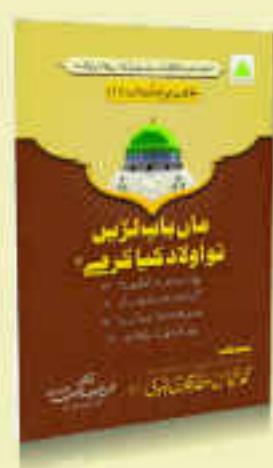
اسی طرح تجارت کے میدان کو فروغ دینے اور معاشرتی سطح پر معاشی ترقّی بڑھانے کیلئے مُضارَبت، مشارکت کے اُصول ارشاد فرمائے۔ ملازِم و مالِک کی ذمّہ داریوں اور حُقوق پر مبنی فرامین سے نوازا، تجارت میں دھوکے، جھوٹ اور ملاوٹ وغیرہ سے روکا۔ معاشی میدان میں یہ کریم آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایسا احسانِ عظیم ہے کہ ان اُصولوں کی پاسداری کرنے سے ہر معاشرے کی بے روزگاری اور غربت ختم ہو جائے۔

## غلاموں پر احسان

فاتح قوم کا شکست خوردہ قوم کو غلام بنالینا پھر اس غلامی کا سلسلہ نسل در نسل چلتے رہنا بھی دنیا کا ایک عالمگیر مسئلہ (Global Issue) تھا، نبیِّ رَحْمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے ختم کرنے کے لئے مختلف اقدامات فرمائے اور غلام آزاد کرنے پر یہ بشارت عطا فرمائی: جس نے ایک غلام آزاد کیا اللہ پاک اس غلام کے ہر عُضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (مسند احمد، 7/149، حدیث:19642) نیز غلاموں کی تعلیم و تربیّت کا اِہتمام فرما کر انہیں عزّت و شَرف کی بُلندیوں پر پہنچا دیا۔ عالَمی طور پر اس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ "غلامی" کی رَوِش آہستہ آہستہ دم توڑتی گئی۔

## قیامِ امن کے سلسلے میں احسان

"اَمْن" انسان کی بقا اور اس کے دنیا میں پھلنے پھُولنے کے لئے نہایت ضَروری ہے اسی لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسے اُصول بیان فرمائے جو انسان کے جان و مال کے حقوق کا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ (بخاری، 1/15، حدیث10)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ (ابوداؤد، 4/391، حدیث:5004)

جہاں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امنِ عامہ کو خراب کرنے والے عناصر کا قلع قمع کرنے کے لئے سزائیں مقرّر فرمائیں وہیں سَزا دینے میں افراط و تفریط سے بچانے کے لئے آخرت کی جوابدہی سے بھی ڈرایا۔ قیامِ اَمْن کے سلسلے میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عملی دعوت کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ دنیا کو اپنی بقا کے تحفظ کے لئے لازوال قوانین میسّر آئے۔

احسانات مصطفےٰ کے لاتعداد پہلو ہیں اور ہر پہلو میں رحمتِ مصطفےٰ کے بے حد حَسین نظارے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کرم نوازیوں اور احسانات کو یاد رکھیں اور ہر حال میں اطاعتِ مصطفےٰ کو اپنا شعار بنائیں۔

گزشتہ ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر اپلوڈ (Upload) ہونے والے بعض رسائل

**حُسن و جمالِ مصطفےٰ** حُضُور سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات حُسن و کمال کا سَرچشمہ ہے۔ کائنات کے حُسن کا ہر ہر ذرّہ دہلیزِ مصطفےٰ کا ادنیٰ سا بھکاری ہے۔ زمانے کی تمام چمک دمک آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے دم قدم سے ہے۔ رَبِّ کریم نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وہ جمالِ بے مثال عطا فرمایا کہ اگر اُس کا ظہورِ کامل ہو جاتا تو اِنسانی آنکھ اُس کے جلووں کی تاب نہ لاسکتی۔(1)

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص204)

**قراٰنِ کریم میں ذِکرِ حُسنِ مصطفےٰ** ربّ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے حسن و جمال کو نہایت ہی خوبصورت اَنداز میں کبھی سِرَاجًا مُّنِیْرًا (چمکتا چراغ) سے تعبیر فرمایا کیونکہ جس طرح چراغ سے مکان کی تاریکی دور ہوتی ہے اسی طرح آپ کے وجودِ مسعود سے کُفْر و شِرْک کی تاریکی دور ہوئی اور تمام عالَم نورِ ایمان سے منوّر ہو گیا، جس طرح جس گھر میں چراغ ہو اس میں چور نہیں آتا اسی طرح جس دل میں ان کی مَحبّت کا چراغ روشن ہو شیطان اس کے ایمان کو چُرانے کے لئے نہیں آتا اور جس طرح چراغ گھر کے اندھیرے کو دور کرتا ہے اسی طرح یہ چراغ دل کے اندھیرے کو دور کرتا ہے۔ جی ہاں! جس گھر میں چراغ ہو وہاں بیٹھنے والے کا دل نہیں گھبراتا اور جس دل میں اس چراغ کی یاد ہو رَنْج واَلَم اس کے پاس بھی نہیں پھٹکتا۔ اور اگر سِرَاجًا مُّنِیْرًا سے مراد چمکا دینے والا آفتاب ہو تو معنیٰ یہ ہوگا کہ جس طرح سورج کا نور سارے عالَم میں پھیلا ہوا ہے اسی طرح سارا جہان آپ کے نور سے منوّر ہے اور جس طرح سورج چمک دمک میں بقیہ ستاروں سے ممتاز ہے اسی طرح آپ بھی فضائل و کمالات میں بقیّہ انبیا سے ممتاز ہیں۔(2) اور کبھی رب تعالیٰ نے ”طٰہٰ“ کا لقب دے کر آپ کو چودھویں کا چاند فرمایا، جی ہاں ”ط“ کے عدد نو ہیں اور ”ہ“ کے عدد پانچ ہیں یعنی رب فرماتا ہے: اے چودھویں کے چاند!(3) اور ربِّ کریم و عظیم نے ”وَالنَّجْمِ“ سے جہاں آپ کو ”چمکتے تارے“ کے لقب سے نوازا(4) تو وہیں ”وَالضُّحٰی“ فرما کر آپ کے رخِ انور کے حُسن کا چرچا فرمایا۔(5) جہاں تک بات رہی ان پاک ہستیوں کی جو صبح و شام اس ”سراجِ مُنیر“ اور ”طٰہٰ“ کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے، انہوں نے اپنے جذبات و احساسات واِدراکات کے مُطابِق ان کے حُسن کو بیان کیا، اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے حُسن کو کوئی بیان کر ہی نہیں سکتا۔

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پر
لقب ہے سراجا منیرا تمہارا

(قبالۂ بخشش، ص18)

**چاند سے بڑھ کر حسین** اگر حضرتِ اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے یہ کہہ کر حُسنِ مصطفےٰ کو بیان کیا کہ "آپ کا رنگ کمال روشن تھا، گویا آپ کا پسینہ موتی ہے۔"[6] تو حضرتِ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی بار بار آسمان کے چاند اور مدینے کے چاند کو دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوتے تھے۔[7]

**حُسن تجھ سا کہیں دیکھا نہ سنا** حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مدحتِ مصطفےٰ میں کچھ یوں بولے: میں نے کوئی شے نبیِّ مکرّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھی، گویا آفتاب آپ کے چہرے میں رواں ہے[8] اور فرمایا: جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکراتے دیواریں روشن ہو جاتیں اور دانتوں کا نور دھوپ کی کرنوں کی طرح ان پر پڑتا۔[9]

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے یہاں تک فرمایا: خوشی کے وَقت چہرۂ مُبارَک اس قدر چمکتا کہ دیواروں کا عکس اس میں نظر آتا۔[10] حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رُخِ مصطفےٰ کا نقشہ یوں کھینچا کہ جب آپ خوش ہوتے تو ایسے معلوم ہوتا گویا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُخِ انور چاند کا ٹکڑا ہے۔[11]

کسی نے جب حضرت سیّدنا بَراء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: کیا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ مبارک تلوار کی مانند چمکتا تھا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔[12]

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاتھ سے جب سوئی گر جاتی ہے اور ہر چند تلاش کے باوجود نہیں مل سکتی تو حضور ماہِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لاتے ہی رُخِ انور کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو جاتا ہے اور سُوئی چمکنے لگ جاتی ہے۔[13]

سُوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسّم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص25)

**آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکے** آیئے حضرتِ سیِّدَتُنا حلیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پہلی زیارت کے تأثرات بھی ملاحظہ کیجئے، فرماتی ہیں: حضور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ کے حُسن و جمال کی وجہ سے میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، میں آہستہ سے ان کے قریب ہو گئی اور اپنا ہاتھ ان کے سینہ مُبارَک پر رکھا تو آپ مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھنے لگے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان کی بلندیوں میں پھیل گیا۔[14]

حقیقت تو حضرتِ عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں، چنانچہ فرمایا: میرے نزدیک رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑھ کر کوئی حسین تر نہیں تھا، میں حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقدّس چہرہ کو اُس کے جلال و جمال کی وجہ سے جی بھر کر دیکھنے کی تاب نہ رکھتا تھا، اگر کوئی مجھے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے محامد و محاسن بیان کرنے کے لئے کہتا تو میں کیونکر ایسا کر سکتا تھا کیونکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آنکھ بھر کر دیکھنا میرے لئے ممکن نہ تھا۔[15]

کسے ہے دیدِ جمالِ خدا پسند کی تاب
وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں

(ذوقِ نعت، ص197)

**نُبُوّت پر دلیل** حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن رَوَاحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ میں روشن نشانیاں (دیگر معجزات) نہ بھی ہوتیں تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور ہی آپ کے نبی ہونے کی خبر دے دیتا۔[16]

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حُسن عالَم سے نرالا اور رنگِ بدن نہایت روشن تھا، جو آپ کا وصف بیان کرتا وہ چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتا اور آپ کا پسینہ مبارک چمک اور

صفائی میں موتی کے مانند تھا۔[17]

آیئے حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشاد پڑھیئے اور حُبِّ مصطفٰے سے اپنے دل کو منوّر کیجئے، چنانچہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہ تھا آپ سورج کی روشنی میں کھڑے ہوتے تو آپ کے جسمِ انور کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آجاتی اور اگر آپ چراغ کے پاس کھڑے ہوتے تو آپ کے جسمِ انور کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آجاتی تھی۔[18]

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک و بے مثال حسن و جمال کے بارے میں کہاں تک لکھا جائے! اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں:

لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خَلْق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص175)

---

(1) سبل الہدیٰ والرشاد، 2/8 ماخوذاً (2) الکلام الاوضح، ص125 ماخوذاً (3) ایضاً، ص126 (4) نورالعرفان، ص839 (5) الکلام الاوضح، ص126 ماخوذاً (6) مسلم، ص978، حدیث:6054 ماخوذاً (7) ترمذی، 4/370، حدیث:2820 (8) ترمذی، 5/369، حدیث:3668 (9) جامع معمر بن راشد ملحق بمصنف عبدالرزاق، 11/259، رقم:20490 (10) الکلام الاوضح، ص123 (11) بخاری، 2/488، حدیث:3556 ماخوذاً (12) ایضاً، حدیث:3552 (13) القول البدیع، ص302 (14) سیرت حلبیہ، 1/132 (15) مسلم، ص71، حدیث:321 ملتقطاً (16) سبل الہدیٰ والرشاد، 1/531 ماخوذاً (17) دلائل النبوۃ، ص360، رقم:554 (18) سبل الہدیٰ والرشاد، 2/40۔

# سب سے پہلے

محمد رفیق عطاری مدنی*

## (1) نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پہلا غزوہ

حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْوَاء

یعنی حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے سب سے پہلا غزوہ مقامِ اَبْوا میں فرمایا۔

(بخاری، 3/3۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/463)

## (2) راہِ خدا میں سب سے پہلے تیر کس نے چلایا؟

حضرتِ سیّدُنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ

یعنی اللہ کریم کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرتِ سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔

(الاوائل للطبرانی، ص53، رقم:25، بخاری، 3/115، حدیث:4326)

## (3) راہِ خدا میں سب سے پہلے تلوار کس نے نکالی؟

حضرتِ سیّدُنا ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ الزُّبَيْرُ اَوَّلَ مَنْ سَلَّ سَيْفًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

یعنی اللہ تعالٰی کی راہ میں سب سے پہلے تلوار نکالنے والے حضرتِ سیّدُنا زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق، 5/196، حدیث:9709)

## (4) راہِ خدا میں سب سے پہلے گھوڑا دوڑانے والے

حضرتِ سیّدُنا قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهٖ فَرَسُهٗ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمِقْدَادُ

یعنی راہِ خدا میں سب سے پہلے گھوڑا دوڑانے والے حضرتِ سیّدُنا مقداد (بن اسود) رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 19/526، رقم:36933)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

# جان ہے عشقِ مصطفےٰ

**آصف اقبال عطاری مدنی***

**محبت و عشق** دل اگر کسی کی جانب مائل ہو جائے تو اسے "مَحبّت" کہا جاتا ہے اور یہی محبت اگر شدّت اختیار کرلے تو "عشق" کہلاتی ہے۔ عشق دو طرح کا ہوتا ہے، مجازی (یعنی انسانوں کا انسانوں سے عشق) اور حقیقی (یعنی محبتِ خدا و مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)۔ عشقِ مجازی اکثر راہِ دوزخ پر لے جاتا جبکہ عشقِ حقیقی شاہراہِ جنّت پر گامزن کرتا ہے، عشقِ مجازی تباہ و برباد کرتا ہے اور عشقِ حقیقی شاد و آباد کرتا ہے۔ عشقِ حقیقی میں بڑی قوت ہوتی ہے، یہ کبھی سخت طوفان کا سامنا کرتا، کبھی فرعون کا مقابلہ کرتا، کبھی حکمِ الٰہی پر قربانی کے لئے سَر رکھ دیتا اور کبھی بے خطر آگ میں کود پڑتا ہے جبکہ عقل تکتی رہ جاتی ہے۔

بے خطر کُود پڑا آتشِ نَمرود میں عشق      عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

**عشقِ حقیقی کے ثمرات** عشقِ حقیقی سے مراد اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبتِ کامل ہے، یہ دولت بے بہا جس کے خزانۂ دل میں جمع ہو جاتی ہے اُسے فانی کائنات سے بیگانہ کر دیتی ہے، وہ ہمہ وقت محبوب کے تصور و جلووں میں گم رہتا ہے اور محبت و معرفت کی لذّت میں کھو کر دنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے، پھر وہ محبوب کی سنتا، محبوب کی مانتا اور اُسی کی چاہت پر چلتا ہے حتّٰی کہ محبوب کے نام پر جان تک قربان کر دیتا ہے۔

**ایمانِ کامل کی بنیاد** عشقِ الٰہی کے بعد سب سے بڑی نعمت **عشقِ رسول** ہے اور حقیقت یہ ہے کہ **عشقِ رسول** کے بغیر بندۂ مؤمن کا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ مؤمن تبھی کامل مؤمن ہوتا ہے جب وہ ساری کائنات سے بڑھ کر سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرے، خود اپنی زَبانِ حق ترجمان سے ارشاد فرمادیا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے والدین، اولاد، گھر والوں، تمام لوگوں، اپنی جان اور مال سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (مسلم، ص47، حدیث:168، 169۔ سنن الکبری للنسائی، 6/534، حدیث:11744)

**عشقِ رسول کے فوائد** یہ محبت شدّت اختیار کرنے پر **عشقِ رسول** کا روپ دھار لیتی ہے اور کامل ہونے پر عشقِ رسول کیا کرتا ہے؟ حضرت مولانا صوفی محمد اکرم رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی زبانی سنیئے: عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگر پورے طور پر دل میں جاگزیں ہو تو اتباعِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ظہور ناگزیر بن جاتا ہے، احکامِ الٰہی کی تعمیل اور سیرتِ نبوی کی پیروی عاشق کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے، دل و دماغ اور جسم و روح پر کتاب و سنّت کی حکومت قائم ہو جاتی ہے، مسلمان کی مُعاشرت سنور جاتی ہے، آخرت نکھرتی ہے، تہذیب و ثقافت کے جلوے بکھرتے ہیں اور بے مایہ انسان میں وہ قوت رونما ہوتی ہے جس سے جہاں بینی و جہاں بانی کے جوہر کُھلتے ہیں۔

کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں      یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(صحابۂ کرام کا عشقِ رسول، ص17)

**سچے عاشقانِ رسول** سچّی بات ہے کہ عشقِ رسول کی تاثیر بڑی حیرت انگیز ہے، یہ مشکلات میں بندۂ مؤمن کی بھرپور راہنمائی کرتا، روحانی بیماریوں کا شافی علاج کرتا، اندھیروں میں روشنی بکھیرتا، بھٹکے ہوئے آہوؤں کو سوئے حرم لے جاتا اور مخلوق کو خالق سے ملاتا ہے۔ یہ **عشقِ رسول** ہی تو ہے جس نے حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو غلامیِ محبوب میں ایسا مُستَغرق و مُنْہَمِک کر دیا کہ انہیں دنیا کی کسی شے اور نسبت سے کوئی غرض نہ رہی، وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے مگر انہیں اپنے جانِ جاناں اور دلوں کے چین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

وسلّم کی شانِ اقدس میں ذرّہ بھر بے اَدَبی گوارہ نہیں تھی، وہ اپنے آقا و مولا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے بے پناہ محبت کرتے تھے، بات اگر شریعتِ مصطفٰے کی بالادستی اور نفاذ کی ہوتی تو وہ نفوسِ قدسیہ اپنی ذوات تک کو بھی مستثنیٰ نہیں سمجھتے تھے، ہر حکمِ نبوی کے سامنے سرِ تسلیم خم تھا۔ **صحابہ کا اندازِ عشق** یہ **عشقِ رسول** ہی تھا کہ رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وضو کا پانی یا جسمِ اَطْہر سے جُدا ہونے والے بال حاصل کرنے میں بے حد کوشش کرتے، آپ کا لُعابِ دَہن ہاتھوں میں لے کر چہروں اور جسم پر ملتے تھے۔ مصطفٰے جانِ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پوچھتے: مَا یَحۡمِلُکُمۡ عَلٰی ھٰذَا یعنی کیا چیز تمہیں ایسا کرنے پر اُبھارتی ہے؟ تو ”جان ہے عشقِ مصطفٰے“ کے سچّے مصداق عرض کرتے: حُبُّ اللہِ وَرَسُوۡلِہٖ یعنی اللہ و رسول کی محبت ہم سے ایسا کرواتی ہے۔(مشکوٰۃ،2/216،حدیث:4990) اسی لئے تو کوئی صدیقِ اکبر، کوئی فاروقِ اعظم، کوئی غنی و باحیا اور کوئی شیرِ خدا و مشکل کشا بن گئے، الغرض اس نعمتِ عظمٰی کی بدولت ہر صَحابی آسمانِ ہدایت کا دَرَخْشَنْدہ ستارہ بن گیا رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ **عشقِ رسول انسانوں تک محدود نہیں** **عشقِ رسول** سے نہ صِرْف انسان مزیّن و آراستہ ہوئے بلکہ دیگر مخلوقات بھی روشن و منور ہوئیں، کتبِ احادیث و سیرت کے مُطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ جن و اِنس ہوں یا حور و مَلَک، شجر و حجر ہوں یا چرند و پرند، چوپائے ہوں یا حشرات الارض الغرض مخلوق میں **عاشقانِ رسول** کی طویل فہرستیں ہیں، محبتِ رسول کے ایمان افروز واقعات ہیں، اُلفتِ رسول کی لازوال داستانیں ہیں اور چاہتِ رسول کی خوبصورت یادیں ہیں۔

**حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیوں محبت کی جائے؟** آخر کیا وجہ ہے کہ چہار دانگ عالَم میں حضور جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت و عشق کا شہرہ ہے؟ بات دراصل یہ ہے کہ کسی سے محبت و عشق کی جتنی بھی وجوہات ہو سکتی ہیں اور جتنے بھی اسباب ممکن ہیں وہ تمام بدرجۂ اتم حضور نبیِّ آخرُ الزّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس میں موجود ہیں، حسن و جمال ہو یا زہد و تقویٰ، علم و حکمت ہو یا جود و سخا، شفقت و رحمت ہو یا حسنِ اخلاق، قوت و طاقت ہو یا داد و دہش، عِلم و اَدَب کی تعلیم ہو یا تربیّت و تنظیم کی راہنمائی، دنیا و آخرت کے مصائب کو دور کرنا ہو یا پھر عنایات و احسانات ہوں، یہ سب خوبیاں و کمالات ذاتِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اپنی انتہا پر ہیں تو پھر کیوں نہ ہر مخلوق آپ سے محبت کرے اور خود کو **عاشقانِ رسول** میں شامل کرے۔ **عشقِ رسول کی نشانیاں** **پیارے اسلامی بھائیو!** ”عاشقِ رسول“ کی کچھ علامات و نشانیاں ہوتی ہیں، ہمیں اپنے اندر ان نشانیوں کو تلاش کرنا چاہئے، وہ یہ ہیں: 1 عاشقِ رسول اپنے محبوبِ اعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے 2 وہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کثرت سے کرتا ہے 3 وہ اُن پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھتا ہے 4 وہ اپنے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت سن کر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ مزید شان سامنے آجائے 5 وہ اپنے مُقدّس و مُطہّر نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عیب سننا ہرگز گوارا نہیں کرتا ہے کیونکہ جب عیب زدہ محبوب کا عیب لوگ نہیں سنتے تو پھر جو ہستی ہر طرح کے ظاہری و باطنی عیب سے مُنزّہ و پاک ہو تو اُس کا عیب کیسے سنا جاسکتا ہے 6 وہ اپنے محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے 7 اپنے محبوبِ اعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیاروں یعنی صحابہ و اہلِ بیت سے محبت کرتا ہے 8 محبوبِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نسبتوں سے پیار کرتا ہے 9 پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں سے نفرت و عداوت رکھتا ہے اور 10 **عاشقِ رسول** اپنے محبوب رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و اتباع کرتا ہے۔ **جان ہے عشقِ مصطفٰے** حرفِ آخر یہ ہے کہ جس مسلمان کے دل میں **عشقِ رسول** کی شمع روشن ہو جاتی ہے، وہ محبتِ رسول کے جام پی لیتا ہے، شب و روز اسی محبت میں گزارتا ہے اور **عشقِ رسول** کی لازوال لذّت سے آشنا ہو جاتا ہے تو پھر بقولِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وہ اپنی زَبانِ حال و قال سے یہی کہتا نظر آئے گا:

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فَزوں کرے خدا — جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش، ص94)

# شجاعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو محمد عطّاری مدنی*

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی مبارکہ کا ہر گوشہ ہر طرح سے کامل و اکمل ہے جس طرح علم و حلم، عفْو و دَرگزر، زہد و تقویٰ، عدل و انصاف وغیرہ میں آپ کا کوئی ثانی نہیں اسی طرح شجاعت و بہادری میں بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی مثال نہیں رکھتے ۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شجاعت کا باب بھی ایک بحرِ زخّار (نہایت وسیع و عریض سمندر) ہے جس کے بیان کے لئے دفتر درکار ہے۔ یہاں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شجاعت کے چند گوشوں کا ذکر ملاحظہ ہو: **غزوات میں آپ کی شجاعت** **غزوۂ احد:** حضرت سیّدنا مِقداد بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنھما غزوۂ احد کی داستان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مشرکین نے قتل و غارت کرکے ہمیں نقصان پہنچایا مگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے آپ ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے بلکہ دشمن کے سامنے کھڑے اپنی کمان سے تیر برساتے رہے۔ ایک بار آپ کے صحابہ کا ایک گروہ آپ کی طرف آتا، دوسری بار (دشمن کے شدید حملہ کی وجہ سے) آپ سے دور رہ جاتا۔ میں نے جب بھی آپ کو دیکھا آپ اپنی جگہ پر شجاعت کے ساتھ اپنی کمان سے کفّار پر تیر برسا رہے تھے۔ حتّٰی کہ مشرکین پیچھے ہٹ گئے۔(سبل الہدیٰ والرشاد،4/197) منقول ہے کہ جنگِ اُحد میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک تلوار تھی جس پر یہ شعر لکھا تھا:

فی الجبن عار وفی الاقبال مکرمۃ ۔۔۔ والمرء بالجبن لاینجو من القدر

یعنی بزدلی میں عار (عیب) ہے اور بڑھنے میں بزرگی ، آدمی بُزدلی سے قضاوقدر(تقدیر) سے نہیں بچ سکتا۔(سیرت حلبیہ،2/303)

**غزوۂ حنین:** صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا بیان ہے کہ جنگِ حنین میں بارہ ہزار مسلمانوں کا لشکر کفّار کے حملوں کی تاب نہ لاکر پسپا ہوگیا تھا اور کفّار کی طرف سے لگاتار تیروں کی بارش ہورہی تھی۔ اس وقت رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے اور حضرتِ سیّدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکیلے ہی لشکروں کے ہجوم کی طرف بڑھتے چلے جارہے تھے اور یہ کلمات زبانِ اقدس پر جاری تھے:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔۔۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطّلب کا بیٹا ہوں۔ (بخاری،3/111، حدیث:4317، سیرتِ مصطفٰی،ص620،زرقانی،3/517) جب کافر بہت نزدیک آگئے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سواری سے اتر کر مٹھی بھر خاک ان پر پھینک کر فرمایا: ”شَاھَتِ الْوُجُوْہُ“ (یعنی کفّار کے چہرے بگڑیں) سب کی آنکھوں میں مٹّی پہنچی اور کفّار پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ (مسلم،ص758،حدیث:4619) **غزوۂ بدر:** حضرتِ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے دن ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پناہ میں اپنا بچاؤ کرتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم سب سے زیادہ دشمن کے قریب ہوتے تھے۔ اس دن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لڑائی میں سب سے زیادہ مضبوط اور طاقتور تھے۔ (شرح السنۃ،7/47،حدیث:3592) **پہلوانوں کو پچھاڑنے کے واقعات** **رُکانہ کو پچھاڑنے کا واقعہ:** عَرَب کا مشہور پہلوان رُکانہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو اسلام کی دعوت دی وہ کہنے لگا کہ اے محمد! اگر آپ مجھ سے کشتی لڑ کر مجھے پچھاڑ دیں تو میں آپ کی دعوتِ اسلام کو قبول کر لوں گا۔ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیار ہوگئے اور اس سے کشتی لڑ کر اس کو پچھاڑ دیا، پھر اس نے دوبارہ کشتی لڑنے کی دعوت دی آپ صلَّی

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوسری مرتبہ بھی اپنی پیغمبرانہ طاقت سے اس کو اس زور کے ساتھ زمین پر پٹک دیا کہ وہ دیر تک اٹھ نہ سکا اور حیران ہو کر کہنے لگا کہ اے محمد! خُدا کی قسم! آپ کی عجیب شان ہے کہ آج تک عرب کا کوئی پہلوان میری پیٹھ زمین پر نہیں لگا سکا مگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دم زدن (یعنی فوراً) میں مجھے دو مرتبہ زمین پر پچھاڑ دیا۔ (زرقانی،6/101) **ابو الاسود پہلوان کو پچھاڑنے کا واقعہ:** ابو الاسود جُمَحی اتنا بڑا طاقتور پہلوان تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تاکہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نکل نہیں پاتا تھا۔ اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آکر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سے کشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس طاقتِ نبوّت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔ (زرقانی،6/103)

**یزید بن رُکانہ کو پچھاڑنے کا واقعہ:** رکانہ کا بیٹا یزید بن رُکانہ بھی مانا ہوا پہلوان تھا یہ تین سو بکریاں لے کر بارگاہِ نُبُوّت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! آپ مجھ سے کشتی لڑیئے۔ آپ تیار ہو گئے اور اس سے ہاتھ ملاتے ہی اس کو زمین پر پٹک دیا۔ پھر دوبارہ اس نے کشتی لڑنے کے لئے چیلنج دیا آپ نے دوسری مرتبہ بھی اس کی پیٹھ زمین پر لگا دی۔ پھر تیسری بار اس نے کشتی کے لئے للکارا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا چیلنج قبول فرما لیا اور کشتی لڑ کر اِس زور کے ساتھ اس کو زمین پر دے مارا کہ وہ چت ہو گیا۔ کہنے لگا کہ اے محمد! سارا عرب گواہ ہے کہ آج تک کوئی پہلوان مجھ پر غالب نہیں آسکا، مگر آپ نے تین بار جس طرح مجھے کشتی میں پچھاڑا ہے اس سے میرا دل مان گیا کہ یقیناً آپ اللہ کے نبی ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گیا۔ (زرقانی،6/103)

جس کو بارِ دو عالَم کی پروا نہیں　　ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش،ص303)

**شجاعتِ مصطفٰے بزبانِ صحابہ**

**فرمانِ شیرِ خُدا:** رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بے مثال شجاعت کے بارے میں حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسے بہادر صحابی کا یہ قول ہے کہ جب لڑائی خوب گرم ہو جاتی تھی اور جنگ کی شدت دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کی آنکھیں پتھرا کر سرخ پڑ جایا کرتی تھیں اس وقت میں ہم لوگ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پہلو میں کھڑے ہو کر اپنا بچاؤ کرتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم سب لوگوں سے زیادہ آگے بڑھ کر اور دشمنوں کے بالکل قریب پہنچ کر جنگ فرماتے تھے۔ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو جنگ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے قریب رہ کر دشمنوں سے لڑتا تھا۔ (الشفاء،1/116) **فرمانِ حضرت انس بن مالک:** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ حَسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات اہلِ مدینہ نے کوئی خوفناک آواز سنی لوگ اس آواز کی طرف دوڑے تو انہوں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آواز والی جگہ کی طرف سے واپس آتے ہوئے پایا کیونکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے پہلے اس آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھوڑے کی ننگی پُشت پر سوار تھے، گلے میں تلوار لٹک رہی تھی اور فرما رہے تھے: ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ (الشفاء،1/116) **فرمانِ حضرت براء:** اللہ پاک کی قسم جب لڑائی سخت زوروں پر ہوتی تھی تو ہم آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے اپنا بچاؤ کرتے تھے۔ ہم میں وہ سب سے زیادہ بہادر تھے ہم ان کے سہارے دشمن سے مقابلہ کرتے تھے۔ (شرح السنۃ،7/46،حدیث:3591) **فرمانِ حضرت عبداللہ بن عُمَر:** حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ بہادر اور طاقتور میری آنکھوں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔ (سنن دارمی،1/44،رقم:59) **فرمانِ حضرت عمران بن حُصَین:** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی لشکر کے مقابل ہوتے تو مسلمانوں میں سب سے پہلے حملہ کرتے۔ (مدارج النبوۃ مترجم،1/142) **طاقتِ نبوّت:** غزوۂ احزاب کے موقع پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جب خندق کھود رہے تھے ایک ایسی چٹان ظاہر ہو گئی جو کسی طرح کسی شخص سے بھی نہیں ٹوٹ سکی مگر جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس پر پھاوڑا مارا تو وہ ریت کے بھر بھرے ٹیلے کی طرح بکھر کر پاش پاش ہو گئی۔ (بخاری،3/51،حدیث:4101ملتقطاً)

اسلامی بہنوں کے لئے

# سرورِ کائنات کے تبرکات اور صحابیات

عدنان احمد عطاری مدنی*

حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ادب و احترام کو جس طرح صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اپنے ایمان کی جان سمجھتے تھے ویسے ہی خواتین صحابیات بھی اسے نہ صرف اپنے ایمان کا حصّہ جانتی تھیں بلکہ جس چیز کو رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ والا سے کچھ تعلّق و نسبت ہو جاتی اس کی تعظیم و توقیر کو اپنے لئے لازم کر لیتی تھیں۔ **چادر و تہبند** حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس ایک موٹا تہبند اور ایک موٹی چادر بطورِ تبرُّک رکھی ہوئی تھی جس کی لوگوں کو زیارت کرواتی تھیں چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بُردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس گیا انہوں نے یمن کا بنا ہوا ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور ایک چادر نکالی جس کو مُلَبَّدَہ کہا جاتا ہے پھر انہوں نے اللہ تعالٰی کی قسم کھا کر فرمایا کہ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہی دو کپڑوں میں وصال فرمایا۔ (مسلم، ص 888، حدیث:5442) **مُوئے مبارک** اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چند مُوئے مبارک تھے جنہیں آپ نے چاندی کی ایک ڈبیہ میں رکھا ہوا تھا۔ لوگ جب بیمار ہوتے تو وہ ان گیسوؤں سے بَرَکت حاصل کرتے اور ان کی بَرَکت سے شِفا طلب کرتے، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گیسوؤں کو پانی کے پیالے میں رکھ کر وہ پانی پی جاتے تو انہیں شِفا مل جایا کرتی۔ (عمدۃ القاری، 15/94، تحت الحدیث: 5896) **خوشبو دار پسینہ** حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے قیلولہ فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک بوتل لے آئیں اور اس میں پسینہ بھرنے لگیں اسی دوران مصطفٰے جانِ رَحْمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہو گئے اور ارشاد فرمایا: ”اے اُمِّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟“ عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے کیونکہ یہ خوشبو سے بھی زیادہ مُشکبار ہے۔ (مسلم، ص978، حدیث:6055) **جُبّہ مبارکہ** ایک مرتبہ سیِّدہ اسماء بنتِ ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایک طَیَالِسی جُبّہ نکالا اور فرمایا کہ اس جُبہ شریف کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زیبِ تَن فرمایا ہے اور ہم بیماروں کے لئے اس کا دامن مبارک دھو کر پلاتے ہیں تو انہیں فی الفور شِفا حاصل ہوتی ہے۔ (مسلم، ص883، حدیث: 5409) **مشکیزہ کا ٹکڑا** ایک مرتبہ حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک صَحابیہ حضرتِ کبشہ انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان کی مَشک کے منہ سے آپ نے اپنا منہ لگا کر پانی نوش فرمالیا تو حضرتِ کبشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اس مشک کا منہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔ (ابن ماجہ، 4/80، حدیث:3423) اسی طرح ایک دن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لائے گھر میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا دَہانہ اپنے مُنہ سے لگایا اور پانی پیا، حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالٰی عنہا نے مشکیزے کے دَہانے کو کاٹ کر اپنے پاس بطورِ یادگار رکھ لیا۔ (طبقاتِ ابن سعد، 8/315) ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ حضراتِ صَحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنہم کو حضور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کتنی والہانہ محبت تھی کہ جس چیز کو بھی حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تعلّق ہو جاتا تھا وہ چیز ان کی نظروں میں باعثِ تعظیم اور لائقِ احترام ہو جاتی تھی کیوں نہ ہو کہ یہی ایمان کی نشانی ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نہ صِرْف حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات سے مَحبت کریں بلکہ حُضُور تاجدارِ حرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بھی مَحبت کریں اور حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر چیز کو اپنے لئے قابلِ تعظیم جانیں اور اس کا ایمانی مَحبت کے ساتھ اِعْزاز و اِکْرام کریں۔

* مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

# حضرتِ اُمِّ معبد رضی اللہ تعالٰی عنہا اور حلیۂ مصطفےٰ

اویس یامین عطاری مدنی*

کتبِ احادیث وسِیَر میں جن صحابہ وصحابیات علیہمُ الرِّضوان نے نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حسن و جمال اور حلیۂ مبارک کو بیان فرمایا ہے، ان میں ایک نام حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ مَعْبَد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بھی ہے۔ اُمِّ معبد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام عاتِکہ بنتِ خالد خُزاعِیہ ہے مگر اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ آپ ایک مہمان نواز خاتون تھیں جو قُدید کے مقام پر ایک خیمے میں اپنی زندگی گزر بسر کرنے کے ساتھ ساتھ قُدید سے گزرنے والے مسافروں کی میزبانی نہایت خوشدلی کے ساتھ کیا کرتی تھیں۔ **آقا کی آمد مرحبا!** ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک کے حکم سے جب مکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی تو راستے میں ان کے خیمے کے پاس سے گزرے، ان کے شوہر ابو مَعبد اَکْثَم بن الجَون بکریاں چَرانے گئے ہوئے تھے، گھر میں صرف ایک نہایت کمزور بکری تھی جو کمزوری کے باعث ریوڑ کے ساتھ نہ جاسکی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمِّ معبد سے اس بکری کا دُودھ دوہنے کی اجازت لی، پھر بکری کے تھن پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا، دُعا کی: الٰہی ان کی بکری میں برکت عطا فرما اور اللہ کا نام لے کر دودھ دوہنا شُروع کیا۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھوں کی برکت سے اُس بکری کے خشک تھنوں میں اِتنا دودھ اُتر آیا کہ وہاں موجود تمام لوگ سیر ہوگئے۔ رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوبارہ دودھ دوہا اور دودھ سے بھرا برتن ان کے پاس چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔ **حُلیۂ مصطفےٰ مرحبا مرحبا!** اُمِّ مَعْبد کے شوہر بکریاں چرانے کے بعد گھر واپس آئے تو گھر میں دودھ سے لبالب برتن دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے اور پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اُمِّ معبد نے سارا واقعہ سُنا دیا۔ ابو معبد نے کہا: یہ تو وہی قریشی شخص معلوم ہوتے ہیں جنہیں قریش تلاش کر رہے ہیں۔ ذرا ان کا حلیہ تو بتاؤ؟ اُمِّ مَعبد نے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حلیۂ مبارکہ یوں بیان کیا: ان کا حُسن نمایاں، چہرہ حسین، قد و قامت خوبصورت، نہ بڑے پیٹ کا عیب، نہ چھوٹے سَر کا نقص، اِنتہائی خوبصورت، خوبرو آنکھیں، سیاہ اور بڑی پلکیں، گونج دار آواز، گردن بلند، داڑھی مبارک گھنی، باریک اور باہم ملی ہوئی ابرو، خاموش رہیں تو باوقار، لب کشا ہوں تو چہرہ پُر بہار و وقار، سب سے بڑھ کر باجمال، دور و نزدیک سے حسین و جمیل، شیریں زَباں، گفتگو صاف اور واضح، نہ بے فائدہ اور نہ بے ہودہ، مبارک مُنہ سے الفاظ ادا ہوں تو گویا موتی جھڑیں، درمیانہ قد، نہ لمبا کہ دراز قامتی بُری لگے، نہ پست کہ آنکھوں میں حقارت پیدا ہو، دو سَر سبز و شاداب شاخوں کے درمیان لچکتی ہوئی شاخ جو حسین منظر اور عالی قدر ہو، اس کے خُدّام ورُفقا حلقہ بستہ، اگر لب کُشا ہو تو وہ غور سے سُنیں اور اگر حکم دے تو تعمیل کے لئے دوڑیں، قابلِ رشک، قابلِ احترام، نہ تلخ رُو، نہ زیادتی کرنے والا۔ **میاں بیوی مسلمان ہوگئے** حلیۂ مبارکہ سُن کر ابو معبد بے ساختہ بول اُٹھے: خدا کی

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

قسم! تم نے جن کا حلیہ بیان کیا یہ تو وہی شخصیت ہے جن کا ذکر میں نے مکّہ میں سُنا ہے۔ میں نے اُن کی صُحبت اختیار کرنے کا ارادہ کرلیا ہے اور اگر میں نے اُن تک پہنچنے کی راہ پائی تو میں ضرور ایسا کروں گا۔ پھر دونوں میاں بیوی نے مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت کی اور مسلمان ہوگئے۔

(معجم کبیر، 4/48 تا 49، حدیث: 3605 ماخوذاً، مستدرک للحاکم، 3/552، 554، حدیث: 4333 ماخوذاً، زرقانی علی المواہب، 2/130 تا 134 ماخوذاً، طبقات ابن سعد، 1/178 ماخوذاً، دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/278 تا 280 ماخوذاً)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

(حدائقِ بخشش، ص 161)

**پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت** رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت سے حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ مَعْبد رضی اللہ تعالٰی عنہا کے نصیب جاگ اٹھے، خود فرماتی ہیں: جس بکری کے تھنوں کو نبیوں کے سَردار، دو جہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَس (Touch) کیا تھا، وہ عرصۂ دراز تک ہمارے پاس رہی حتّٰی کہ 18 ہجری میں حضرتِ سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں جب قحط پڑ گیا اور خُشک سالی کی کوئی حد نہ رہی (جسے عَامُ الرّمادہ کہتے ہیں) تو (ان حالات میں بھی) ہم صُبح و شام اس بکری کا دودھ دوہتے رہے۔ (طبقات ابن سعد، 8/225 ماخوذاً)

**ازواجِ مطہرات کا اُمِّ معبد کے ساتھ حسنِ سلوک** ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنھن اُمِّ معبد رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ساتھ حُسنِ سلوک فرماتیں اور ان کی عزت کیا کرتی تھیں، چنانچہ اُمِّ معبد رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنھنّ حج کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے مقامِ قُدید پہنچیں تو انہیں دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، میں نے ان سے عرض کی: مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یاد آگئے کہ وہ اس جگہ قِیام فرما ہوئے تھے، یہ سُن کر سب رونے لگیں، انہوں نے مجھے بہت عزّت دی، میری قدر کی، میرے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں اور مجھ سے کہا کہ جب امیر المؤمنین ہمیں ضَروری اخراجات دیں گے تو ہمارے پاس ضَرور آنا، میں اس موقع پر گئی تو ہر ایک نے مجھے پچاس دینار دیئے، اس وقت ازواجِ مطہرات کی تعداد سات تھی۔

(طبقات ابن سعد، 8/169 ماخوذاً، انساب الاشراف، 2/104 ماخوذاً)

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدتُنا بی بی آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے اَشعار

حضرتِ سیّدتنا آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بوقتِ وصال اپنے پیارے بیٹے محمد مُصْطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جن کی عُمْر اس وقت کم و بیش 5 سال کی تھی، اُن کی طرف نگاہِ محبت سے دیکھا پھر ارشاد فرمایا:

بَارَكَ اللهُ فِيْكَ مِنْ غُلَامِ ... يَا ابْنَ الَّذِيْ مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامِ
نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْمُنْعَامِ ... فُوْدِيَ غَدَاةَ الضَّرْبِ بِالسِّهَامِ
بِمِائَةٍ مِّنْ اِبِلٍ سَوَامِ ... اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِي الْمَنَامِ
فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْاَنَامِ ... مِنْ عِنْدِ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
تُبْعَثُ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ ... تُبْعَثُ فِي التَّحْقِيْقِ وَالْاِسْلَامِ
دِيْنِ اَبِيْكَ الْبَرِّ اِبْرَاهَامِ ... فَاللهُ اَنْهَاكَ عَنِ الْاَصْنَامِ
اَنْ لَا تُوَالِيَهَا مَعَ الْاَقْوَامِ

اے ستھرے لڑکے! **اللہ** تجھ میں بَرَکت رکھے۔ اے ان کے بیٹے! جنھوں نے مَرگ (موت) کے گھیرے سے نَجات پائی بڑے انعام والے بادشاہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے، جس صُبح کو قُرعہ ڈالا گیا 100 بُلند اُونٹ ان کے فِدْیہ میں قُربان کئے گئے، (اے میرے لختِ جگر) جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو تُو عزّت و جلال والے رب کی طرف سے مخلوق کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ تو حرم و غیرِ حرم ہر علاقے کی طرف اسلام کے لئے بھیجا جائے گا جو تیرے نکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے، تو میں **اللہ** کی قسم دے کر تجھے بتوں سے مَنْع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ (المواہب اللدنیۃ، 1/88، فتاویٰ رضویہ، 30/301 ملخصاً)

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سیرت پر مکمل مضمون "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیع الاوّل 1439ھ کے صفحہ 45 پر پڑھئے۔

# کیاعورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

## مخصوص ایام میں عورت کاناخن کاٹنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت حیض و نفاس کی حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوگئی اور ابھی تک غسل نہیں کیا تو اس حالت میں اس کے لئے ناخن کاٹنا مکروہ ہے کہ یہ حیض و نفاس سے پاک ہونے کے وقت حدث والی ہوئی ہے اور اس پر اس وقت غسل فرض ہوا ہے، اب اس حالت میں وہ جُنبی کی طرح ہے، جیسے جنبی کے لئے حالتِ جنابت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے اس کے لئے بھی مکروہ ہے اور اگر وہ حیض و نفاس سے پاک نہیں ہوئی تو اس حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے کیونکہ ابھی تک یہ حدث والی نہیں ہے اور اس پر غسل فرض نہیں ہے، اس حالت میں وہ اس معاملے میں پاک آدمی کی طرح ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

| مُصَدِّق | مُجِیْب |
| --- | --- |
| ابوالصالح محمد قاسم القادری | محمد نوید چشتی |

## کیاعورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے اور اس سے عورتیں بیعت ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پیر کا مرد ہونا ضرور ہے لہٰذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت پیر نہیں بنی، اس لئے عورت کو پیری، مریدی کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ کسی خاتون کی مریدنی بنے، لہٰذا خواتین کو بھی چاہیے کسی جامع شرائط پیرِ کامل مرد سے بیعت ہوں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

| مُصَدِّق | مُجِیْب |
| --- | --- |
| ابوالصالح محمد قاسم القادری | ابوحذیفہ شفیق رضاعطاری مدنی |

## وقتِ نماز شروع ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو اور عورت کو حیض آجائے تو کیا عورت پر پاک ہونے کے بعد اس وقت کی نماز قضا کرنا لازم ہے؟ سائلہ: بنت جنید عطاری (راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کا وقت داخل ہو چکا اور عورت نے ابھی تک نماز ادا نہ کی کہ اسے حیض یا نفاس آگیا تو پاک ہونے کے بعد عورت پر اس نماز کی قضا لازم نہیں، کیونکہ فرضیتِ نماز کا سببِ حقیقی حکمِ الٰہی اور سببِ ظاہری وقت ہے، اس کے کسی بھی جُز میں نماز ادا کی جائے تو فرض ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے، ابتدائی وقت میں ہی نماز ادا کرنا لازمی نہیں، اس اختیار کے سبب اگر کسی نے اول وقت میں نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ اسے ایسا عذر لاحق ہو گیا جس کی وجہ سے نماز ساقط ہو جائے تو اس وقت کی نماز مُعاف اور اس کی قضا بھی لازم نہیں ہوتی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

# رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تجارتی سفر

عبدالرحمٰن عطاری مدنی*

کسبِ حلال کے لئے جدّوجہد کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ رہا ہے، ان پاکیزہ ہستیوں میں سے کوئی کپڑے سینے کا کام کرتے تھے تو کوئی کھیتی باڑی کرکے تو کوئی لکڑی کا کام کرکے رزقِ حلال طلب کیا کرتے۔ ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی کسبِ حلال کے لئے کوشش فرمائی، آپ نے اُجرت پر گلّہ بانی کی، تجارت بھی فرمائی اور اس کیلئے ملکِ شام اور یمن وغیرہ کا سفر اختیار فرمایا۔ آپ نے دورانِ تجارت لڑائی جھگڑے سے پرہیز کیا، وعدے پاسداری کی اور صَبْر، حِلْم، عَفْو و دَرگُزر اور دیانتداری کا مُظاہرہ کیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تجارتی اَسفار میں اپنے اَخلاقِ کریمانہ، حُسْنِ مُعاملہ اور صِدْق و دِیانت کی وجہ سے "صادِق و اَمین" کے لقب سے مشہور ہو چکے تھے۔ کفّارِ مکّہ اگرچہ آپ کے بدترین دشمن تھے مگر اس کے باوجود آپ کی اَمانت ودِیانت ہونے پر ان کو اس قدر اِعتماد تھا کہ وہ اپنے قیمتی مال و سامان کو آپ کے پاس بطور امانت رکھواتے تھے۔ اَلْغَرَض ایک تاجر کے اندر جو خُوبیاں ہونی چاہئیں وہ سب ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ بابرکات میں کامل طور پر موجود تھیں۔

**تجارت کیلئے یمن کی طرف سفر** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاندانی پیشہ تجارت تھا اور چونکہ آپ بچپن میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ کئی بار تجارتی سفر فرما چکے تھے جس سے آپ کو تجارتی لین دین کا کافی تجربہ حاصل ہو چکا تھا۔ اس لئے ذریعۂ معاش کے لئے آپ نے تجارت کا پیشہ اختیار فرمایا اور تجارت کی غرض سے مختلف مقامات پر سفر کئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو تجارتی سفر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے کئے، ان میں سے دو سفر یمن کی جانب بھی تھے، چنانچہ روایت میں ہے: حضرتِ سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جُرَش (یمن میں ایک مقام) کی طرف دو بار تجارت کیلئے بھیجا اور ان میں سے ہر سفر ایک اونٹنی کے عوض تھا۔ (مستدرک، 4/178، حدیث:4887)

**تجارت کیلئے بحرین کی طرف سفر** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اعلانِ نبوت سے پہلے تجارت کیلئے بحرین کی طرف سفر کرنے کا بھی ذکر ملتا ہے، چنانچہ آپ کی خدمت میں عرب کے دور دراز مقامات سے وفود (Delegations) حاضر ہوتے تھے، ان ہی وفود میں بحرین سے وفدِ عبدُالقَیس بھی آیا، آپ نے اہلِ وفد سے بحرین کے شہروں کے نام لے کر وہاں کے احوال دریافت فرمائے تو انہوں نے تعجب سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! آپ تو ہم سے بھی زیادہ ہمارے شہروں کے نام جانتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے شہروں میں ٹھہرا ہوں اور میرے لئے ان شہروں میں کشادگی کر دی گئی تھی۔ (مسند احمد، 5/296، حدیث:15559 ملتقطاً)

**تجارت کی غلطیوں کی اصلاح میں رسولُ اللہ کا کردار** جیسے ہمارے زمانے میں تجارت کے شعبے میں مختلف بُرائیاں مثلاً دھوکا دہی، عیب والی چیز بیچنا، ملاوٹ کرنا، غلے کی ذخیرہ اندوزی وغیرہ پائی جاتی ہیں، زمانۂ جاہلیت میں بھی یہ خرابیاں عام تھیں، ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہاں زندگی کے دیگر شعبوں کی خامیوں کو درست کیا وہیں اس شعبے میں پائی جانے والی غلطیوں کی بھی اصلاح فرمائی، چنانچہ اس کی 3 مثالیں ملاحظہ کیجئے:

(1) دھوکا دہی کی مذمت میں ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم سے نہیں۔ (مسلم، ص64، حدیث:283) (2) عیب والی چیز

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

بیچنے کے متعلّق ارشاد فرمایا: جس نے عیب والی چیز بیچی اور اس کا عیب ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہے اور ہمیشہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ،3/59، حدیث2247) 3 غلّے کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان پر غلّہ روک دیا، اللہ پاک اُسے جذام (کوڑھ) اور افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔(شعب الایمان،7/526، حدیث 11218)

**خرید و فروخت میں نرمی کا مُظاہرہ** ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت ہی بُلند اخلاق، نرم خُو اور رحیم و کریم تھے ، زید بن سَعْنَہ ایک یہودی عالم تھے، انہوں نے جب آپ کے ساتھ خرید و فروخت میں سختی کا معاملہ کیا تو آپ نے حلم سے کام لیتے ہوئے ان کے ساتھ نرمی کا مظاہرہ فرمایا، واقعہ کچھ یوں ہے کہ زید بن سَعْنَہ نے قبولِ اسلام سے پہلے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مدت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ انہوں نے بھرے مجمع میں آپ سے انتہائی سختی کے ساتھ کھجوروں کا تقاضا کیا جس کے باعث حضرتِ عُمَر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ان پر غضبناک ہوئے، اس پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے عُمَر! تمہیں تو یہ چاہئے تھا کہ مجھ کو ادائے حق کی ترغیب دے کر اور اس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اے عُمَر! اس کو اس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔ کھجوریں لینے کے بعد زید بن سَعْنَہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سختی کے ساتھ تقاضا کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے توریت میں نبیِّ آخرُ الزّمان کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں ان سب کو محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات میں دیکھ لیا مگر دو نشانیوں کے بارے میں امتحان باقی رہ گیا تھا۔ ایک یہ کہ ان کا حِلْم جَہْل پر غالب رہے گا اور جس قدر زیادہ ان کے ساتھ جَہْل کا برتاؤ کیا جائے گا اسی قدر ان کا حِلْم بڑھتا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ نبیِّ برحق ہیں اور اے عُمَر! میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت پر صَدَقہ کر دیا۔ اس کے بعد آپ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آگئے۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص601، ملخصاً)

**طے شدہ مقدار سے زیادہ کھجوریں دیں** حضرت سیدنا طارِق بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ہم مدینۂ منوّرہ آئے تو اس کی چار دیواری (Boundary) کے قریب ایک شخص کو دیکھا جس نے دو چادریں پہنی ہوئیں تھیں، اس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا: کہاں کا اِرادہ ہے؟ ہم نے کہا: مدینہ کا، اس نے پوچھا: اس شہر میں کس کام سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: یہاں کی کھجوریں لینے کے لئے، ہمارے ساتھ سُواری کا اُونٹ ہے اور نکیل ڈلا ہوا ایک سُرخ اُونٹ بھی ہے، اس نے کہا: یہ (سُرخ) اُونٹ فروخت کرنا ہے؟ ہم نے کہا: اتنی اتنی صاع کھجور کے بدلے میں بیچیں گے۔ اس شخص نے قیمت میں کوئی کمی نہیں کروائی اور اُونٹ کی لگام پکڑ کر روانہ ہوگیا، جب وہ نگاہوں سے اَوجھل ہوا تو ہم کہنے لگے: یہ ہم نے کیا کیا؟ ہم نے ایک ناواقف شخص کو اُونٹ دے دیا اور اس سے قیمت بھی وُصول نہیں کی۔ ہمارے ساتھ موجود ایک خاتون نے کہا: ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو، خدا کی قسم! ایسے چہرے والا شخص کبھی تمہیں دھوکا نہیں دے گا، میں نے اس کا چہرہ دیکھا تھا جو چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن تھا، تمہارے اس اُونٹ کی قیمت کی ضمانت میں دیتی ہوں، ابھی ہماری یہ گفتگو چل رہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا: مجھے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھیجا ہے اور یہ تمہارے لئے کھجوریں ہیں، اس میں سے پیٹ بھر کے کھالو اور تول کر پوری مِقدار میں لے بھی لو۔(یعنی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے طے شدہ مِقدار سے زیادہ کھجوریں عطا فرمائیں)۔

(الخصائص الکبریٰ،2/35)

اللہ پاک ہمیں سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے راہنمائی لے کر سچّائی، دیانت داری اور ایفائے عہد جیسے سنہری اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اور لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے تجارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# حضرتِ سیّدُنا حسّان بن ابو سِنان کا تعارُف اور ان کا پیشہ

ابو صفوان عطّاری مدنی*

حضرتِ سیّدُنا ابوعبداللہ حسّان بن ابو سِنان علیہ رحمۃ الحنّان عبادت گزار، متقی و پرہیز گار، دنیا سے بے رغبت اور حضرتِ سیّدُنا حَسَن بَصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے صُحبت یافتہ، تابِعی بُزُرگ تھے۔ آپ 60 ہجری میں پیدا ہوئے اور صَحابیِ رسول حضرتِ اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف پایا۔ (تاریخ الاسلام للذہبی،3/395،البدایہ والنھایہ،7/166) تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنا آپ کے لئے آسان کر دیا گیا تھا، چنانچہ خود ارشاد فرماتے ہیں: مجھ پر پرہیز گاری سے زیادہ کوئی چیز آسان نہیں، مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہوتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء،3/26، رقم3022)

**عراق کے اَبدال** جعفر بن سُلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایک ہم نشین کو یہ کہتے سنا کہ مجھے خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اُمّت کے اَبدال کہاں ہیں؟ آپ نے دستِ انور سے شام کی جانب اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کی: ان میں سے کوئی عراق میں بھی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! محمد بن واسع، حسّان بن ابوسنان اور مالک بن دینار (رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین)۔

(تہذیب الکمال فی اسماء الرجال،2/501)

**ذریعۂ آمدن** آپ تاجر تھے اور اپنے تجارت کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے: لَوْلَا الْمَسَاكِيْنُ مَا اتَّجَرْتُ یعنی اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت ہی نہ کرتا۔

(تہذیب الکمال فی اسماء الرجال،2/501)

**دکان میں پردہ لٹکا کر نماز** آپ اپنی دکان کھول کر دوات رکھتے، حساب کتاب کے کاغذ پھیلاتے اور پردہ لٹکا کر نماز شُروع کر دیتے، جب کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کرتے تو حساب کتاب میں مشغول ہو جاتے، آنے والے کو ایسا لگتا کہ آپ حساب کتاب میں مصروف تھے۔

(حلیۃ الاولیاء،3/137، رقم:3458)

**تنگ دست کے ساتھ مالی تعاون** ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ کے پاس ایک شخص کو لے کر اس کی مالی مدد کروانے کے ارادے سے حاضِر ہوئے، وہ شخص پہلے مالی لحاظ سے خوشحال تھا پھر تنگ دست ہو گیا تھا تاہم لوگوں نے جب آپ کو پریشان دیکھا تو آپس کے مشورے سے واپس جانے لگے۔ آپ نے انہیں جاتے دیکھ کر پوچھا: آپ لوگوں کو کوئی حاجت ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! ہم پھر حاضِر ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! اپنے آنے کا مقصد بیان کرو۔ چنانچہ لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں شخص ہے، آپ اسے جانتے ہیں، یہ پہلے مال دار تھا لیکن اب تنگ دست

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ہوگیا ہے، ہم نے سوچا کہ اس کو کچھ رقم جمع کرکے دے دیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھہرو! چنانچہ آپ گھر گئے اور 400 درہم سے بھری تھیلی لے کر آئے اور فرمایا: ابھی میرے پاس یہی ہے۔ پھر اپنے غمگین ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے گھر والوں کے لئے ایک کمرہ بنوایا ہے جس پر تقریباً 27 درہم خرچ ہوئے ہیں، اگرچہ وہ ہمارے لئے فائدہ مند ہے لیکن اگر ہم اسے نہ بناتے تب بھی گزارا ہو جاتا، میری پریشانی کی یہی وجہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/ 139، رقم:3468)

**کہیں گناہ نہ کر بیٹھے** ایک مرتبہ ایک عورت نے آکر آپ سے سوال کیا، آپ نے اپنے شراکت دار (Partner) کو شہادت اور درمیان کی انگلی سے دو کا اشارہ کیا تو وہ دو درہم لے آیا، آپ نے فرمایا: اسے 200 درہم دے دو۔ (اس کے جانے کے بعد) لوگوں نے عرض کی: اے ابو عبداللہ! وہ تو کم پر بھی راضی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں نے ایسی بات کا مشاہدہ کیا جس تک تمہارا خیال نہیں گیا، وہ یہ کہ ابھی یہ جوان ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کی حاجت اسے کسی ناپسندیدہ کام (یعنی گناہ) پر مجبور نہ کر دے۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/ 138، رقم:3463)

**ادھار لے کر صدقہ کیا** حضرتِ سیّدُنا ابنِ شَوْذَب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا حسّان بن ابوسِنان علیہ رحمۃ الحنّان بصرہ کے تاجروں میں سے تھے لیکن اَہْوَاز (ایران کے شہر) میں رہائش پذیر تھے۔ بصرہ میں ایک شخص آپ کا شراکت دار (Partner) تھا، آپ بصرہ میں اسے سامانِ تجارت مہیا کرتے اور سال کے اختتام پر دونوں جمع ہو کر منافع تقسیم کر لیتے پھر اپنے حصّے کی رقم سے گزر بسر کے لئے نکال کر بقیہ رقم صدقہ کر دیتے۔ ایک مرتبہ آپ بصرہ تشریف لے گئے، جتنی رقم صدقہ کرنے کا ارادہ تھا آپ نے اتنی رقم صدقہ کر دی، بعد میں کسی نے بتایا کہ فلاں گھرانے کے لوگ ضَرورت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ چنانچہ آپ نے 300 درہم اُدھار لئے اور انہیں بھجوا دیئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/ 138، رقم:3462)

**مجھے ان دراہم کی کوئی حاجت نہیں** ایک مرتبہ آپ کے مُصاحبوں میں سے کچھ لوگ تجارت کی غرض سے کشتی میں سوار کہیں جارہے تھے کہ انہوں نے چاولوں سے بھری ایک کشتی دیکھی، انہوں نے سارے چاول خرید لئے۔ بعض نے کہا: جتنا حصّہ ہم میں سے ایک کو ملے اتنا ہی حضرتِ سیّدُنا حسّان بن ابوسِنان علیہ رحمۃ الحنّان کے لئے بھی رکھ لو چنانچہ ایک حصّہ آپ کے لئے بھی رکھ لیا گیا۔ ان چاولوں پر انہیں اتنا نفع حاصل ہوا کہ ہر شخص کے حصے میں دو ہزار درہم آئے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا حصّہ ایک تھیلی میں رکھ دیا گیا، جب یہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو درہم پیش کرتے ہوئے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرتِ سیّدُنا حسّان بن ابوسِنان علیہ رحمۃ الحنّان نے فرمایا: اگر یہ چاول تم نقصان میں بیچتے تو کیا نقصان میں بھی مجھے برابر کا شریک کرتے؟ عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر مجھے ان دراہم کی کوئی حاجت نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/ 140، رقم:3470)

اللہ ربّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**اغوا سے حفاظت کا نسخہ**

”یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ“ 11 بار روزانہ پڑھ کر بچوں کو دم کر دیا کریں، بڑے جب وضو کریں تو ہر عضو دھوتے ہوئے ”یَاقَادِرُ“ کم از کم ایک بار پڑھیں (درودِ پاک بھی پڑھیں مستحب ہے)

(از: امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ 29 ستمبر 2018ء)

# سیرتِ مصطفےٰ

## (وِلادت تا وِصال مختصر)

اعجاز نواز عطاری مدنی*

**نام و نسب** حُضور نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی ”محمد“ ہے۔ دیگر آسمانی کتابوں میں آپ کا نام ”احمد“ مذکور ہے جبکہ قراٰن واَحادیث وسیرت کی کتب میں آپ کے سینکڑوں صفاتی نام ذِکْر کئے گئے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: ”مُزَّمِّل، مُدَّثِّر، رَءُوف، رَحیم، مُصطفٰے، مُجتبٰی، مُرتضٰی“ وغیرہ جبکہ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبیلۂ قُریش کے ایک اعلٰی خاندان بنو ہاشم سے تعلّق رکھتے تھے، والد ماجد کا نام عبدُ اللہ اور والدہ کا نام آمِنہ ہے، والد کی طرف سے نسب یوں ہے: محمد بن عبدُ اللہ بن عبد المطلب بن ہاشِم بن عبدِ مَناف بن قُصَی بن کِلاب بن مُرّہ۔ والدہ کی طرف سے نسب یوں ہے: محمد بن آمِنہ بنتِ وَہب بن عبدِ مَناف بن زُہرہ بن کِلاب بن مُرّہ۔ کِلاب بن مُرّہ پر جاکر آپ کے والدین کا نسب مل جاتا ہے۔ **ولادت باسعادت** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول بروز پیر مطابق 20 اپریل 571ء کو ہوئی۔ اس تاریخ کو دنیا بھر میں مسلمان میلاد شریف مناتے ہیں۔ **پرورش** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت سے پہلے ہی والدِ ماجد کا انتقال ہوگیا۔ عمر مُبارک تقریباً 5 سال کی ہوئی تو والدہ ماجدہ بھی وصال فرماگئیں اور آپ کی پرورش داداجان حضرت عبدُ المُطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کی۔ دو سال کے بعد داداجان بھی پردہ فرماگئے اور پرورش کی ذمّہ داری آپ کے چچا ابوطالِب نے سنبھالی۔ **حلیمہ سعدیہ کی قسمت چمک اٹھی** شُرفائے عرب کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچّوں کو دودھ پلانے کے لئے گردو نواح کے دیہاتوں میں بھیجتے تھے تاکہ دیہات کی صاف ستھری آب و ہوا میں ان کی جسمانی صحت اچّھی ہو جائے اور وہ فصیح عَرَبی زبان بھی سیکھ جائیں۔ اسی دستور کے موافق والدہ ماجدہ نے بچپن میں آپ کو حضرتِ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ساتھ ان کے قبیلے بھیج دیا جہاں وہ آپ کو دودھ پلاتی رہیں۔ اس عرصے میں آپ سے کثیر برکات کا ظہور ہوا۔ **مبارک بچپن** بچپن میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جُھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا، چاند آپ کی انگلی کے اشاروں پر حرکت کرتا تھا۔ بچّوں کی عادت کے مُطابق کبھی بھی کپڑوں میں بول و براز نہ فرمایا بلکہ ہمیشہ ایک معیّن وَقْت پر رفعِ حاجَت فرماتے۔ عُمرِ مُبارک چند سال ہوئی تو باہر نکل کر بچّوں کو کھیلتا دیکھتے مگر خود کھیل کود میں شریک نہ ہوتے، لڑکے کھیلنے کے لئے بلاتے تو فرماتے کہ میں کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ **جوانی و کاروبار** آپ کی جوانی سچائی، دیانتداری، وفاداری، عہد کی پابندی، رحم و سخاوت، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غمخواری، غریبوں اور مفلسوں کی خبر گیری، اَلْغَرَض تمام نیک خصلتوں کا مجموعہ تھی۔ حِرْص، طَمع، دَغا، فریب، جُھوٹ، شراب نوشی، ناچ گانا، لوٹ مار، چوری اور فحش گوئی وغیرہ تمام بُری عادتوں، مذموم خصلتوں اور عُیُوب و نَقائِص سے آپ کی ذاتِ گرامی پاک وصاف رہی۔ آپ کی راست بازی اور امانت و دیانت کا چرچا دُور دُور تک پہنچ چکا تھا۔ تجارت آپ کا خاندانی پیشہ

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

تھا، 13 سال کی عمر میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلی بار اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملکِ شام کا تجارتی سفر فرمایا جبکہ 23 سال کی عمر میں بغرضِ تجارت حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مال لے کر اُن کے غلام مَیْسَرہ کے ساتھ ملکِ شام کا دوسرا سفر اختیار کیا۔ **نکاح واَزواجِ مُطَہَّرات** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چار سے زائد نکاح فرمائے جو آپ کی خصوصیت ہے۔ پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا اور جب تک وہ حیات رہیں دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ آپ کی گیارہ اَزواجِ مُطَہَّرات کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: (1) حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ (2) حضرتِ سَودَہ (3) حضرتِ عائشہ (4) حضرتِ حَفصہ (5) حضرتِ اُمِّ سَلَمہ (6) حضرتِ اُمِّ حبیبہ (7) حضرتِ زینب بنتِ جَحْش (8) حضرتِ زینب بنتِ خُزیمہ (9) حضرتِ میمونہ (10) حضرتِ جُویریہ (11) حضرتِ صَفِیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہنَّ۔ آپ کی تین باندیوں کے نام یہ ہیں: (1) حضرتِ ماریہ قِبْطِیّہ (2) حضرتِ رَیحانہ (3) حضرتِ نفیسہ رضی اللہ تعالٰی عنہنَّ۔ **اولاد** آپ کے تین شہزادے: (1) حضرت قاسم (2) حضرت عبدُاللہ (طیب وطاہر) اور (3) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہم اور چار شہزادیاں ہیں: (1) حضرتِ زینب (2) حضرتِ رُقَیّہ (3) حضرتِ اُمِّ کُلثوم (4) حضرتِ فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالٰی عنہنَّ۔ آپ کی تمام اولاد مبارک حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہوئی، البتہ حضرتِ ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرتِ ماریہ قِبْطِیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے شکم سے پیدا ہوئے۔ **رشتہ دار** چار مشہور چچا: (1) حضرتِ حمزہ (2) حضرتِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما (3) ابو طالب (4) ابولہب۔ چار پھوپھیاں: (1) حضرتِ صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا (2) عاتِکہ (3) اُمیمہ (4) اُمِّ حکیم۔

**عبادت و ریاضت و پہلی وحی** 40 سال کی عمر میں آپ مکۂ مکرمہ سے تقریباً تین میل دور غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور ربِّ تعالٰی کی عبادت میں مشغول رہتے۔ یہیں آپ پر پہلی وحی کا نزول ہوا۔ **اِعلانِ نبوت و دعوتِ اِسلام** چالیس سال کی عمر میں ہی آپ نے اعلانِ نُبوّت فرمایا، پھر تین سال تک پوشیدہ طور پر تبلیغِ اسلام کا فریضہ سَرانجام دیتے رہے، خواتین میں سب سے پہلے آپ کی زوجہ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا، مَردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ اِسلام لائے، پھر حضرتِ عثمانِ غنی، حضرتِ زُبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عَوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طَلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی دامَنِ اِسلام میں آگئے۔ **قریش کو دعوتِ اِسلام** تین سال کے بعد آپ نے ربِّ تعالٰی کے حکم سے اپنے قبیلے والوں کو دعوتِ اِسلام دی، عذابِ الٰہی سے ڈرایا، لیکن انہوں نے دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ناراض ہوکر نہ صرف چلے گئے بلکہ آپ کے خلاف اَول فَول بکنے لگے۔ **اِعلانیہ دعوتِ اِسلام اور کفار کا ظلم وستم** اِعلانِ نبوت کے چوتھے سال آپ اعلانیہ طور پر دِینِ اِسلام کی تبلیغ فرمانے لگے، شرک وبُت پرستی کی کھلم کھلا بُرائی بیان فرمانے لگے جس پر کفار آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے نیز آپ کو اور دیگر مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ **شِعبِ ابی طالب میں محصوری** آپ کے چچا حضرت حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے قبولِ اسلام سے دِینِ اسلام کو بہت تقویت ملی لیکن پھر بھی کفّار کی مخالفت ختم نہ ہوئی بلکہ دِن بدِن بڑھتی ہی گئی۔ کفار نے آپ کے خاندان والوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے ایک پہاڑ کی گھاٹی تک محصور کر دیا جسے "شعبِ ابی طالب" کہا جاتا ہے۔ یہاں آپ تین سال رہے اور آپ کو بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ **اہلِ مدینہ کا قبولِ اسلام** حج کے موقع پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مختلف علاقوں سے آئے ہوئے قبائل کو دعوتِ اِسلام دیتے اور ہر سال کچھ لوگ اِسلام قبول کرلیتے۔ اِعلانِ نبوت کے تیرہویں سال مدینے سے آئے ہوئے

72افراد نے اِسلام قبول کیا اور واپس جاکر اپنے یہاں دعوتِ اِسلام دینا شُروع کردی اور رفتہ رفتہ شمعِ اسلام کی روشنی مدینہ سے قُبا تک گھر گھر پھیل گئی۔ **ہجرتِ مدینہ** اعلانِ نبوت کے تیرہویں سال سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کو ہجرت کرکے مدینۂ منورہ جانے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ خود بھی ہجرت کرکے وہاں تشریف لے گئے۔ **مدنی حیاتِ طیبہ** ہجرت کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منورہ کو گیارہ سال شرفِ قیام بخشا، اِن سالوں میں پیش آنے والے مختلف اہم واقعات کا مختصر تذکرہ ملاحظہ فرمایئے۔ **پہلا سال** مسجدِ قُبا و مسجدِ نبوی کی تعمیر کی گئی، پہلا جمعہ ادا فرمایا، اَذان واِقامت کی ابتدا ہوئی۔ **دوسرا سال** قبلہ تبدیل ہوا یعنی بیتُ المقدّس کے بجائے خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے نَماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے، نمازِ عیدین و قربانی کا حکم دیا گیا۔ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ نکاح ہوا۔ مسلمانوں کو غزوۂ بدر میں فتحِ مبین حاصل ہوئی۔ **تیسرا سال** کفّار کے ساتھ غزوۂ اُحُد کا معرکہ پیش آیا۔ ایک قول کے مطابق اسی سال شراب کو حرام قرار دیا گیا۔ **چوتھا سال** صلوٰۃُ الخوف کا حکم نازل ہوا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ اُمِّ سَلَمہ اور حضرتِ زینب بنتِ جَحش رضی اللہ تعالٰی عنہما سے نکاح فرمایا۔ نمازِ قصر اور پردے کا حکم نازل ہوا۔ **پانچواں سال** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ جُویریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے نکاح فرمایا۔ غزوۂ اَحزاب یعنی غزوۂ خندق اور غزوۂ بنی مُصطلق واقع ہوئے۔ تیمُّم کا حکم بھی اِسی سال نازل ہوا۔ **چھٹا سال** صلحِ حُدیبیہ اور بیعتِ رِضوان واقع ہوئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف بادشاہوں کے نام اسلام کی دعوت پر مشتمل خُطوط روانہ فرمائے۔ حبشہ کے بادشاہ حضرت نَجاشی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِسلام قبول کیا۔ اسی سال آپ پر جادو کیا گیا اور اس کے توڑ کیلئے سورۂ فَلَق و سورۂ نَاس نازل ہوئیں۔ **ساتواں سال** غزوۂ خیبر اور غزوۂ ذاتُ الرِّقاع واقع ہوئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ اُمِّ حبیبہ، حضرتِ صَفیہ اور حضرتِ میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے نکاح فرمایا۔ حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نمازِ عصر کیلئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا سے سورج واپس پلٹا۔ **آٹھواں سال** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لختِ جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت ہوئی، غزوۂ حُنین واقع ہوا۔ مکّۂ مکرّمہ فتح ہوا۔ **نواں سال** شاہِ حبشہ حضرت نَجاشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال ہوگیا۔ مختلف وُفود کی بارگاہِ رِسالت میں حاضری ہوئی۔ حج کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ غزوۂ تبوک واقع ہوا جس کیلئے صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان نے دِل کھول کر مالی معاونت کی۔ **دسواں سال** اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لختِ جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال ہوگیا اور اسی سال آپ نے حج ادا فرمایا جسے حُجۃُ الوداع کہا جاتا ہے۔ **گیارہواں سال** ہجرت کے گیارہویں سال 12 ربیع الاول بروز پیر بمطابق 12 جون 632 عیسوی کو 63 سال کی عمر میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِصالِ ظاہری ہوگیا اور حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حجرے (یعنی گھر) میں تدفین ہوئی۔ (ماخوذ از سیرت سید الانبیاء، سیرت مصطفیٰ)

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قُبّہ میں — پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عُمَر کی ہے
سَعدَین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں — جُھرمَٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص219، 220)

# حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عبد المطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہما

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

**تعارف** حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عبد المطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہما حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ محترم ہیں۔ آپ کا اسمِ گرامی عبداللہ، کنیت ابوقُثَم (خیر وبرکت سمیٹنے والے)، ابو محمد، ابو احمد اور لقب ذبیح ہے۔[1] آپ کے والدِ گرامی عبد المطلب قریشِ مکّہ کے راہنما اور بنوہاشم کے سردار تھے ان کا اصل نام شَیبہ ہے اور لوگ اچھے کاموں کی وجہ سے انہیں شَیْبَۃُ الْحَمْد کہتے تھے۔[2] والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی فاطمہ بنتِ عمرو ہے۔[3] **بہن بھائی** حضرت سیّدنا عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مختلف اوقات میں 6 شادیاں کی تھیں اس لئے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بہن بھائیوں کی تعداد 20 ہے، حقیقی بھائیوں کی تعداد 3 اور حقیقی بہنوں کی تعداد 5 ہے، جبکہ علاتی (یعنی باپ شریک) بھائی 11 اور علاتی بہن ایک ہے۔[4] **منّت مانی** حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر ان کے دس بیٹے ہوں اور وہ بڑے ہو کر قریش کی حفاظت کریں تو ان میں سے ایک کو رضائے الٰہی کے لئے بیتُ اللہ کے پاس ذَبح کریں گے۔ جب ان کی منت پوری ہوگئی تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی منّت کی خبر دے کر یہ منت پوری کرنے کو کہا، سب نے والد کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا۔ **قرعہ اندازی** ان دس بیٹوں کے نام کا قرعہ ڈالا گیا تو حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قرعہ میں نکلا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ انہیں ذَبح کرنے کیلئے حرمِ محترم لے آئے اس موقع پر قریش نے ان سے درخواست کی کہ ان کو ذَبح نہ کیجئے جب تک آپ مجبور نہ ہو جائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہر شخص اپنے بچّے کو لایا کرے گا کہ اس کو ذبح کرے۔ **100 اونٹ ذبح کئے** پھر قریش نے ایک تجویز پیش کی کہ ان کو ذبح نہ کیجئے بلکہ انہیں حجاز لے چلئے وہاں ایک کاہنہ عورت ہے آپ اس سے مسئلہ بیان کریں، اگر اس نے بھی ان کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو پھر آپ کو اپنے صاحبزادے کے ذبح کرنے کا مکمل اختیار ہو گا اور اگر اس نے کوئی ایسا حل پیش کیا جس سے آپ کی منت بھی پوری ہو جائے اور عبداللہ ذَبح ہونے سے بھی بچ جائیں تو آپ اس تجویز کو قبول فرمالیجئے۔ پھر سب اس عورت کے پاس پہنچ گئے اور سارا ماجرا سنایا۔ اس عورت نے کہا کہ تمہارے ہاں جو دِیت کی مقدار مقرر ہے یعنی دس اونٹ، تم اونٹوں اور ان کے درمیان قُرعہ اندازی کرو اور اگر لڑکے کے نام کا قرعہ نکلے تو اونٹوں کی مقدار بڑھا دو اور اس طرح کرتے رہو یہاں تک کہ تمہارا پَرْوَرْدَگار راضی ہو جائے اور اونٹوں پر قُرعہ نکل آئے۔ پھر اس لڑکے کی بجائے وہ اونٹ ذبح کر دینا اس طرح تمہارا رب بھی تم سے راضی ہو جائے گا اور تمہارا لڑکا بھی بچ جائے گا۔ یہ سُن کر سب مکّۂ مکرّمہ پہنچے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی ہوئی تو حضرت عبداللہ کا نام آیا۔ دس اونٹ زیادہ کئے اور جب بڑھاتے بڑھاتے اونٹوں کی تعداد سو ہوگئی تو تب اونٹوں کے نام قُرعہ نکلا۔ وہاں موجود قریش اور دوسرے لوگوں نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مبارک دی۔ حضرت عبد المطّلب

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! جب تک تین بار اونٹوں کا نام نہیں نکلے گا تب تک میں اس قرعہ کو تسلیم نہیں کروں گا، چنانچہ یہ عمل تین بار دہرایا گیا اور ہر بار اونٹوں پر ہی قرعہ نکلا۔[5] تب حضرت عبدالمطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تکبیر کہی اور صفا و مروہ کے درمیان اونٹوں کو لے جا کر قربان کر دیا۔ حضرت سیّدُنا عِکْرِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان دنوں یہ اصول تھا کہ ایک جان کے بدلے دس اونٹ دیئے جائیں۔ حضرت عبدالمطلب پہلے شخص ہیں جنھوں نے ایک جان کا بدلہ 100 اونٹ دیا۔ جس کے بعد قریش اور عرب میں بھی یہی دستور ہو گیا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اس کو برقرار رکھا۔[6] **شادی کی خواہش مند خواتین** ذبح کے واقعہ کے بعد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہرت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ مکّۂ مکرّمہ کی بہت سی حسین و جمیل لڑکیوں اور عورتوں نے آپ کے حسن و جمال سے متأثر ہو کر آپ سے نکاح کی بھرپور کوشش کی حتّٰی کہ بعض نے بڑی دولت کی بھی پیشکش کی۔ ان میں سے چند بہت مشہور ہیں۔ فاطمہ بنت مُرّ خَثْعَمِیّہ نامی ایک یہودیہ عورت نے آپ کی پیشانی میں چمکنے والے نورِ محمدی کو حاصل کرنے کے لئے مال کی پیش کش کی۔[7] فاطمہ شامیہ یہ شاہِ شام کی بیٹی اور حسن و جمال میں یکتا تھی یہ بھی نورِ محمدی کو حاصل کرنے کے لئے مکّہ آئی مگر اسے بھی ناکام لوٹنا پڑا۔[8] **حضرت عبداللہ کے قتل کی سازش** اہلِ کتاب بعض نشانیوں سے پہچان گئے تھے کہ نبیِّ آخرُالزّماں سرورِ کون و مکاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وجودِ گرامی حضرتِ سیّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صُلْب (پیٹھ) میں ودیعت (امانت) ہے،[9] اس لئے یہود کی ایک جماعت نے یہ عہد کیا کہ جب تک حضرت عبداللہ کو قتل نہ کر دیں واپس نہیں لوٹیں گے۔ ایک دن آپ شکار کے لئے تنہا مکّہ سے باہر تشریف لائے، ان بدبختوں نے موقع غنیمت جان کر حملہ کے لئے تلواریں نیاموں سے کھینچ لیں۔ لیکن حضرتِ سیّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حفاظت کے لئے آسمان سے کچھ سوار نمودار ہوئے اور ان بدکردار یہودیوں کو قتل کر دیا۔ اتفاق سے حضرتِ سیّدَتُنا آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے والدِ ماجد حضرتِ وہب بن عبد مناف نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔[10] ان کے دل میں حضرت عبداللہ کی عظمت بیٹھ گئی اور آپ نے حضرت عبدالمطلب سے اپنی نورِ نظر حضرت آمنہ کے نکاح کی خواہش ظاہر کی جو قبول کر لی گئی یوں حضرت عبداللہ کا حضرت آمنہ سے نکاح ہو گیا۔[11] **وفات** حضرتِ سیّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قریش کے ایک قافِلے کے ساتھ بغرضِ تجارت ملک شام گئے۔ دورانِ سفر بیمار ہو گئے۔ واپسی پر یہ قافلہ مدینۂ منوّرہ کے پاس سے گزرا تو حضرتِ سیّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیمار ہونے کی وجہ سے مدینہ ہی میں اپنے والد عبدالمطلب کے ننھیال بنوعدی بن نجار کے ہاں ٹھہر گئے اور وہیں 25 سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔[12] **14 سو سال بعد بھی جسم سلامت** نوائے وقت اخبار مورّخہ 21 جنوری 1978ء کے مطابق مدینۂ منوّرہ میں مسجدِ نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ گرامی حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما کا جسدِ مبارک جس کو دفن ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا، بالکل صحیح و سالم حالت میں برآمد ہوا۔

(1) سیرتِ والدینِ مصطفٰی، ص42،49 ملخصا (2) مدارج النبوۃ، 2/12 ملخصا، سیرتِ والدینِ مصطفٰی، ص42 ملخصا (3) تاریخ طبری، 2/239 (4) سیرتِ والدینِ مصطفٰی، ص40، 41 ملخصا (5) السیرۃ النبویہ لابن ہشام، ص64 ملخصا (6) طبقات ابن سعد، 1/72 (7) تاریخ طبری، 2/244 ماخوذا (8) سیرتِ والدینِ مصطفٰی، ص57، 58 ملخصا، شواہد النبوۃ، ص28 ملخصا (9) سیرتِ والدینِ مصطفٰی، ص60 ملخصا، مدارج النبوۃ، 2/12 ملخصا (10) معارج النبوۃ، 1/181 ملخصا (11) معارج النبوۃ، 1/182 ملخصا (12) المنتظم، 2/244 ماخوذا۔

# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا یوم وصال / عرس ربیعُ الاوّل میں ہے۔

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظام اور عُلَمائے اسلام کا وصال یا عُرس ہے، ان میں سے 17 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الاوّل 1439ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا۔ مزید کا تعارف ملاحظہ فرمایئے:

**صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان**

(1) نورِ چشمِ رسول **حضرتِ سیّدنا ابراہیم** رضی اللہ عنہما تعالٰی عنہ ذوالحجہ 8ھ کو مدینۂ مُنوّرہ میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا ماریہ قِبطِیَّہ رضی اللہ تعالٰی کے بطن سے پیدا ہوئے اور 10 ربیعُ الاول 10ھ کو وصال فرمایا۔ جنّتُ البقیع میں دَفن کئے گئے۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم،4/10،البدایہ والنہایہ،4/301) (2) حضرتِ سیّدُنا **اُنَیس بن مَرثَد غَنَوِی** رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابیِ رسول ہیں۔ انھوں نے فتحِ مکّہ اور غزوۂ حُنَین میں حصّہ لیا۔ ان کا وصال ربیعُ الاوّل 20ھ میں ہوا۔ ان کے دادا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حلیف تھے، ان کے دادا، والد اور بھائی نے بھی اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ، 1/203، 204، الاستیعاب، 1/202)

**اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام**

(3) شاگردِ امامِ اعظم حضرتِ سیّدُنا **ابوسلیمان داوٗد طائی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت کوفہ میں ہوئی اور 8 ربیعُ الاوّل 165ھ کو بغداد شریف میں وصال فرمایا۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، قُرّاء کے سرتاج، مُحدِّثین کے رہبر، فقیہُ الفقہاء اور امامُ الاولیاء تھے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 4/357، 362، مرآۃ الاسرار، ص276، 278) (4) ولیِ شہیر **حضرتِ سیّدُنا بِشر حافی** علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 150ھ میں "مرو" خُراسان (ایران) میں ہوئی۔ 13 ربیعُ الاوّل 227ھ کو بغداد میں وِصال فرمایا، مزار شریف مَقْبَرۂ قُریش (کاظمیہ شمالی بغداد) عِراق میں ہے۔ آپ عابد و زاہد، مُحِبِّ عُلما و اولیا، بُلند دَرَجات کے مالک اور اکابِر اولیا سے ہیں۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 5/540، 544، الوافی بالوفیات، 10/91، 92، المعارف، ص228) (5) بانیِ سِلسلۂ صابریہ حضرت شیخ **علاءُ الدِّین علی احمد صابر کلیری** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ہرات (افغانستان) میں 592ھ کو ہوئی اور 13 ربیعُ الاوّل 690ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مُبارک کلیر شریف (ضلع سہارن پور، یوپی) ہند میں ہے۔ آپ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بھانجے، مرید، خلیفہ اور اکابِر اولیائے ہند سے ہیں۔ (فیضانِ صابر پاک، ص1، 3، 41) (6) محبوبُ العُلَماء، اَسدِ مِلّت و دین حضرت شاہ **ابوالمعالی سیّد خیرُ الدِّین** قادری کِرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 960ھ کو قصبہ شیر گڑھ (تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ) پاکستان میں ہوئی اور 16 ربیعُ الاوّل 1024ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مَزارِ مُبارَک مَین بازار گوالمنڈی (نزد سٹی ریلوے اسٹیشن) مرکزُ الاولیاء لاہور میں مَرجعِ خَلائق ہے۔ آپ سِلسلۂ عالیہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، عالمِ باعمل، مُصَنِّفِ کُتب، نعت گوشاعر

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اورامامُ المحدثین شیخ عبدُالحق مُحدّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دوست تھے۔ مُستند کتاب **"تحفۂ قادریہ"** آپ کی تحریر کردہ ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/24،31، فتاویٰ رضویہ،28/429) **(7)** غوثِ زماں حضرت پیر **غلام محی الدّین صدّیقی** غزنوی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1320ھ غزنی افغانستان میں ہوئی اور 12 ربیعُ الاوّل 1395ھ کو وصال فرمایا، مزار نیریاں شریف (ضلع پلندری) کشمیر میں ہے۔ آپ مشہور اولیائے کرام سے ہیں۔(تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص352،354، تذکرہ حضرت محدث دکن، ص457،460) **علمائے اسلام** رحمہم اللہ السلام **(8)** حافظُ الحدیث، تقیُّ الدّین حضرت **سیّد عبدُ الغنی مقدّسی حنبلی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 541ھ جمّاعیل (نزد نابُلُس، بیتُ المقدس) فلسطین میں ہوئی۔ ربیعُ الاوّل 600ھ کو قاہرہ مصر میں وِصال فرمایا، تدفین قرافہ (جبلِ مقطم جنوبی قاہرہ) میں ہوئی۔ آپ تلمیذِ غوثِ اعظم، عالمِ باعمل، استاذُ العلماء، مُصنّفِ کُتبِ کثیرہ، بارُعب اور پُروقار شخصیت تھے۔ عُمْدَۃُ الْاَحْکَامِ مِنْ کَلَامِ خَیْرِ الْاَنَام آپ کی مشہور کتاب ہے۔(رسائل رمضان در فضائل رمضان، ص100،104) **(9)** امامُ القُرّاء والمُحدّثین حضرتِ سیّدُنا امام شمسُ الدّین **ابوالخیر محمد جزری** شافعی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 751ھ کو محلہ قصاعین دِمشق شام میں ہوئی اور 5 ربیعُ الاوّل 833ھ کو شیراز (محلہ اسکافین، صوبہ فارس) ایران میں وصال فرمایا۔ آپ مُحقّقِ اسلام، سلطانُ العلماء، قاضیُ القُضاۃ، اَلْحِصْنُ الْحَصِیْن مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ور مُقَدّمہ جَزَرِیّہ سمیت کئی کُتب کے مُصنّف ہیں۔(بستان المحدثین، ص207، الحصن الحصین، ص8، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1/462،464) **(10)** ابوحنیفہ ثانی حضرت امام سراجُ الدّین **عُمر بن ابراہیم بن نُجیم** مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 926ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 6 ربیعُ الاوّل 1005ھ کو وصال فرمایا۔ آپ مفتیِ اسلام، بہترین فقیہ، اعلیٰ اوصاف و کمالات کے حامل اور عِنْدَ الْحُکّام مُعزّز و مُکرّم تھے۔ اَلنَّهْرُ الْفَائِقُ شَرْحُ کَنْزِ الدَّقَائِق آپ کی مشہور تصنیف ہے۔(ہدیۃ العارفین، 5/796، خلاصۃ الاثر، 3/206، الاعلام للزرکلی، 5/39) **(11)** آفتابِ پنجاب حضرت علّامہ **عبدُ الحکیم صدّیقی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 989ھ کو ضِیاکوٹ (سیالکوٹ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور یہیں 16 ربیعُ الاوّل 1067ھ کو وِصال فرمایا۔ آپ استاذُ العلماء، عُلومِ عَقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مُصنّفِ کُتب، مجازِ طریقت، عرب و عجم میں شُہرت پانے والے، مَرجعِ عُلَما اور علّامۂ دَہر تھے۔ درسِ نظامی کی کئی کُتب پر آپ کے حواشی طَبع شُدہ ہیں۔(تذکرہ علمائے ہند، ص280، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 12/834،837) **(12)** شیخ مُحقّق حضرتِ علّامہ شیخ **عبدُ الحق مُحدّثِ دہلوی** قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی ولادت 958ھ کو دہلی (ہند) میں ہوئی اور یہیں 21 ربیعُ الاوّل 1052ھ کو وِصال فرمایا، مزارِ مُبارک خانقاہِ قادریہ (نزد باغ مہدیاں بالمقابل قلعہ کہنہ) دہلی ہند میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، امامُ المُحدّثین فِی الْہند، علامۂ دَہر، قطبِ زماں، کئی کُتب کے مُصنّف اور شارحِ اَحادیث ہیں۔ دَرجَن (12) سے زائد کُتب میں مِشکوٰۃ شریف کی دو شُروحات اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات (فارسی) اور لَمْعَاتُ التَّنْقِیْح (عربی) بھی شامل ہیں۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مترجم، ص67،93، اخبار الاخیار مترجم، ص13،18، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ص90) **(13)** مُحدّثِ حِجاز علامہ **محمد عابد سندھی مدنی** نقشبندی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1190ھ کو سیہون شریف ضلع دادو (بابُ الاسلام سندھ) پاکستان میں ہوئی۔ 18 ربیعُ الاوّل 1257ھ کو مدینۂ مُنوّرہ میں وِصال فرمایا، جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ، عظیم فقیہ و مُحدّث، رئیسُ العُلَماء مذاہبِ اَربَعہ (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) میں ماہر اور کئی کُتب کے مُصنّف تھے۔ تصانیف میں دُرِّمُختار کی شرح طَوَالِعُ الْاَنْوَار (آٹھ جلدیں) یادگار ہیں۔ (الرسائل الخمس، ص33،42، انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص767،772، حدائق الحنفیہ، ص490) **(14)** مُحدّثِ شام حضرتِ علّامہ **سیّد محمد بدرُ الدّین حسنی** مغربی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت 1267ھ نزد دارُ الحدیث اَشْرَفِیہ عصرونیہ مارکیٹ دِمشق شام میں ہوئی۔ یہیں 27 ربیعُ الاوّل 1354ھ کو وصال فرمایا، دِمشق کے مشہور قبرستان بابُ الصّغیر میں تدفین ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، علامۂ دَہر، مُجدّدِ زمانہ، شیخُ الشُّیوخ، مفتیِ دیارِ شام، 35 سے زیادہ کُتب کے مُصنّف، صوفیِ کامل اور شام کی مؤثّر شخصیت تھے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/651،654)

# رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواریاں

بلال حسین عطاری مدنی*

عاشقانِ رسول نے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز کے ذکر کو محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے، یہی وجہ ہے کہ کتبِ سیرت میں ہمیں جہاں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک سیرت کے انوار نظر آتے ہیں، وہیں آپ سے نسبت رکھنے والی اشیاء مثلاً برتن، نعلین (یعنی مبارک چپل)، استعمال کی دیگر اشیاء، خُدّام وغیرہ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی خوش بخت اشیاء میں سے آپ کی چند سواریوں کا مختصر تذکرہ ملاحظہ فرمایئے:

**بُراق** یہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری کے ساتھ ساتھ آپ کا معجزہ بھی ہے۔ اِس انوکھی اور جنّتی سُواری پر حضورِ پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مشہور قول کے مُطابِق 27 رجب المرجب کو مکّہ سے بیتُ الْمُقدّس تک سفر فرمایا (سیرتِ مصطفےٰ، ص736) اس کا رنگ سفید، (مصنف ابن ابی شیبہ، 7/422، حدیث:60) سینہ مثلِ یاقوت سرخ اور پرندوں کی طرح دو بازو تھے۔ (سیرتِ حلبیہ، 1/521، اخبار مکۃ للازرقی، 1/54) برق کا مطلب ہے بجلی اِسے بجلی کی مانند تیز رفتار ہونے کی وجہ سے بُراق کہا جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ یہ جانور گدھے سے قدرے بُلند اور خچّر سے قدرے چھوٹا ہے (یعنی درمیانہ قد ہے) اور جہاں اس کی نظر کی انتہاء ہے وہاں اس کا قدم پڑتا ہے۔ (مسلم، ص87، حدیث:411)

**گھوڑے** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گھوڑے پسند تھے، (سبل الھدیٰ والرّشاد، 7/400) آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری بننے کا شرف حاصل کرنے والے گھوڑوں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے: 1 سَکْب: یہ پہلا گھوڑا تھا جو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ملکیت میں آیا۔ آپ نے اسے بنوفَزارہ کے ایک شخص سے دس اَوْقیہ میں خریدا تھا اور غزوۂ اُحد میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسی پر سوار ہو کر شرکت فرمائی تھی۔ 2 سَبْحَہ: امام ابنِ سیرین علیہ رحمۃ اللہ المُبِین فرماتے ہیں: یہ گھوڑی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک اَعْرابی سے خریدی تھی۔ اس گھوڑی پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوڑ میں مقابلہ کیا اور یہ دوڑ میں آگے نکل گئی جس پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت مَسْرور ہوئے۔ 3 لِزَاز: یہ گھوڑا آپ کو مُقَوْقِس (والیِ مصر) نے تحفہ میں دیا تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے اس کی سیاہ رنگت کی وجہ سے پسند فرماتے تھے۔ آپ اکثر اِسی پر سوار ہو کر غزوات میں تشریف لے جاتے۔ 4 بَحْر: یہ گھوڑا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن سے آئے ہوئے تاجروں سے خریدا تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس گھوڑے پر سوار ہو کر بارہا گُھڑ دوڑ میں سَبْقت کی۔ (یعنی سب سے آگے رہے) 5 اَلْمُرْتَجِز: یہ وہی گھوڑا ہے جس کے بارے میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ خُزیمہ کی شہادت (گواہی) کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا 6 ظَرِب: یہ گھوڑا حضرتِ سیّدُنا فروہ بن عمرو جذامی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو تحفہ دیا تھا 7 لُحَیْف: یہ آپ کو عامر بن مالک عامری نے تحفہ دیا تھا 8 وَرْد: یہ آپ کو تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تحفہ دیا تھا 9 مِرْوَاح: حضرت سیّدُنا مرداس بن مویلک بن واقد رضی اللہ تعالٰی عنہ وفد کی صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ گھوڑا تحفہ میں پیش کیا۔ کتبِ سیرت میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزید ان گھوڑوں کے نام بھی ذکر کئے گئے ہیں: 10 یَعْبُوب 11 ذوالِلّمہ 12 ذُوالْعُقّال 13 سِرحَان 14 طِرْف 15 مِرْتَجَل 16 سِجْل 17 مُلاوِح 18 مَنْدُوب 19 نَجِیْب 20 یَعْسُوب۔ (زرقانی علی المواہب، 5/97 تا 105، سبل الھدیٰ والرّشاد فی سیرت خیر العباد، 7/414تا419، مدارج النبوۃ، 3/624تا628، السیرۃ النبویہ لابن کثیر، 4/713)

**خچر** حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ



* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ملکیت میں درج ذیل 6 خچّر تھے: 1 دُلْدُلْ: یہ سیاہی مائل سفید رنگ کا خچّر مُقَوقِس (والیِ مصر) نے آپ کی بارگاہِ عالیہ میں تحفۃً پیش کیا تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفر میں اس پر سوار ہوئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد حضرتِ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ اس پر سواری کرتے رہے اس کے بعد حضرتِ سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ملا۔ 2 فِضّہ: یہ فروہ بن عمرو جذامی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو پیش کیا تھا۔ 3 وہ خچر جو ایلہ کے بادشاہ ابنُ العَلماء نے آپ کو تحفہ میں دیا، یہ سفید رنگ کا تھا، اسے بھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری بننے کا شرف حاصل ہوا۔ 4 وہ خچر جو شاہِ حَبَش نَجاشی نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تحفۃً پیش کیا۔ 5 وہ خچر جو دُومۃُ الجندل کے بادشاہ اُکَیدر بن عبد الملک نے آپ کو تحفہ میں بھیجا۔ 6 وہ خچر جو شاہِ کسریٰ نے آپ کی بارگاہ میں تحفۃً پیش کیا۔ (زرقانی علی المواہب، 5/106، مدارج النبوۃ، 3/630، سبل الھدیٰ والرشاد، 7/422) دراز گوش دراز گوش یعنی گدھا انبیا اور رسولوں کی سواری ہے اور سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ملکیت میں بھی دو دراز گوش تھے، 1 عُفَیْرْ جو کہ مُقَوْقِس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تحفہ میں بھیجا تھا اور دوسرے کا نام 2 یَعْفُوْر تھا۔ عاشقِ رسول دراز گوش یعفور نامی دراز گوش آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خیبر میں ملا تھا۔ اس نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَارسولَ اللہ! میرا نام یزید بن شِہاب ہے اور میرے باپ داداؤں میں ساٹھ ایسے گدھے گزرے ہیں جن پر نبیوں نے سواری فرمائی ہے۔ آپ بھی اللہ کے نبی ہیں لہٰذا میری تمنّا ہے کہ آپ کے بعد دوسرا کوئی میری پُشت پر نہ بیٹھے۔ یعفور کی یہ تمنا اس طرح پوری ہوئی کہ وفاتِ اقدس کے بعد یعفور شدّتِ غم سے نڈھال ہوکر ایک کنوئیں میں گر پڑا اور فوراً ہی موت سے ہمکنار ہوگیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعفور کو بھیجا کرتے تھے کہ فلاں صحابی کو بلا کر لاؤ تو یہ جاتا تھا اور صحابی کے دروازہ کو اپنے سَر سے کھٹکھٹاتا تھا تو وہ صحابی یعفور کو دیکھ کر سمجھ جاتے کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے بلایا ہے چنانچہ وہ فوراً ہی یعفور کے ساتھ دربارِ نبوی میں حاضر ہوجایا کرتے تھے۔ (الشفا، 1/314، تفسیر روح البیان، پ14، النحل، تحت الآیۃ:8، 5/11، زرقانی علی المواہب 5/108) اونٹ 1 مُکْتَسَبْ: یہ ابوجہل کا اونٹ تھا جو غزوۂ بدر میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بطورِ غنیمت ملا۔ آپ اس پر جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میدانِ عَرَفات میں سُرخ اونٹ پر جلوہ افروز ہوئے۔ (سیرتِ محمدیہ، /393، زرقانی علی المواہب، 5/111، سبل الھدیٰ والرشاد، 7/429)

اونٹنیاں 1 قَصْویٰ: جسے حضرتِ سیّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے چار سو درھم کے بدلے خریدا تھا۔ یہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ہی رہی۔ اسی پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکّۂ معظّمہ سے مدینۂ منورہ ہجرت فرمائی۔ 2 عَضْبَاء: جس کے بارے میں روایت ہے کہ یہ کبھی دوڑ میں کسی اونٹ سے پیچھے نہیں رہی تھی۔ ایک مرتبہ ایک اَعرابی کے اُونٹ سے دوڑ میں پیچھے رہ گئی، جس پر مسلمانوں کو بہت افسوس ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کا یہ حال جان لیا اور ارشاد فرمایا: اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بُلند ہو اسے پَست کردے۔ (بخاری، 2/274، حدیث:2872) عَضْباء نے آپ کی وفات کے بعد غم میں نہ کچھ کھایا، نہ پیا اور وفات پاگئی۔ بعض روایات کے مطابق قیامت کے دن اسی اونٹنی پر سوار ہو کر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میدانِ محشر میں تشریف لائیں گی 3 جَدْعَا: اس پر سوار ہو کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجۃُ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ 4 صَہْبَاء: حجۃُ الوداع کے دن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس اونٹنی پر سوار ہو کر رَمی فرمائی تھی یعنی مِنیٰ کے مقام پر شیطان کو کنکریاں ماری تھیں۔ (تفسیر روح البیان، پ14، النحل، تحت الآیۃ:7، 5/8، الانوار فی شمائل النبی المختار 1/604، سبل الھدیٰ والرشاد، 7/428، زرقانی علی المواہب، 5/110) اس کے علاوہ علمائے کرام نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مزید ان اونٹنیوں کے نام ذِکر فرمائے ہیں: 5 مہرا 6 اَطْلَال 7 اَطراف 8 بردہ 9 بُغُوم 10 برکہ 11 حَنّاء 12 زمزم 13 رَیَّا 14 سَعْدِیہ 15 سُقْیا 16 سَمرا 17 شَقرا 18 عَجْرہ 19 عُرَیْس 20 غَوثہ 21 قمریہ 22 مروہ 23 مُہرہ 24 وُرشہ 25 یَسِیرِیہ۔ (زرقانی علی المواہب، 5/111)

# 1000 سال پرانا خط

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

تقریباً 2500 سال پرانی بات ہے، مُلکِ یَمَن پر اَسْعَد تُبّان حِمْیَرِی نامی بادشاہ کی حکومت تھی، چونکہ یَمَن کی زَبان میں بادشاہ کو تُبَّع کہا جاتا تھا اِس لئے تاریخ میں یہ بادشاہ تُبَّعُ الْاَوَّل (یعنی پہلا بادشاہ) اور تُبَّع حِمْیَرِی کے نام سے مشہور ہوا۔

ایک مرتبہ تُبَّع اپنے وزیر کے ساتھ سیر پر نکلا، تقریباً ایک لاکھ 13 ہزار پیدل چلنے والے اور ایک لاکھ 30 ہزار گُھڑ سوار بھی اس کے ہمراہ تھے۔ جس جس شہر میں یہ قافِلہ پہنچتا لوگ ہیبت اور تعجّب کے مارے بہت عزّت و اِحترام سے پیش آتے تھے۔ اِس سفر کے دوران تُبَّع ہر شہر سے 10 عُلَما منتخب کرکے اپنے قافلے میں شامل کررہا تھا، یوں کئی شہروں کی سیر کے بعد تقریباً 4 ہزار عُلَما تُبَّع کے قافلے میں جمع ہوگئے۔

جب یہ قافلہ شہرِ مکّہ پہنچا تو وہاں کے لوگوں نے اِن کی ذرا بھی آؤ بھگت نہ کی، یہ دیکھ کر تُبَّع کو بہت غصّہ آیا، اُس نے وزیر کو بلا کر اِس کی وجہ پوچھی تو وہ بولا: بادشاہ سلامت! یہاں کے لوگ بہت عجیب و غریب ہیں، اِس شہر میں ایک عمارت ہے جس کا نام کعبہ ہے، یہ لوگ اس عمارت میں شیطان اور بتوں کو پوجتے ہیں۔ یہ سب سن کر تُبَّع نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ وہ مکّہ کے آدمیوں کو قتل کرکے عورتوں اور بچّوں کو قیدی بنالے گا اور ساتھ ہی کعبہ کو بھی گرادے گا اور پھر کعبہ کا نام خَرِبَہ (یعنی ویران جگہ) ہوجائے گا۔

خُدا کا کرنا یہ ہوا کہ یہ خیال آتے ہی تُبَّع کے سَر میں شدید درد شُروع ہوگیا جبکہ اُس کی آنکھ، کان، ناک اور منہ سے بدبودار پانی بہنے لگا، جس کی وجہ سے اِتنی سَڑاند پیدا ہوگئی کہ تُبَّع کے پاس ایک لمحہ ٹھہرنا کسی عذاب سے کم نہ تھا۔ وزیر نے طبیبوں (Doctors) سے مشورہ کیا مگر کوئی بھی تُبَّع کا عِلاج دریافت نہ کرسکا، طبیبوں کا کہنا تھا کہ یہ کوئی آسمانی معاملہ لگتا ہے جس کو ٹالنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

بیماری نے تُبَّع کی نیند اُڑا کر رکھ دی تھی کہ اچانک رات کے ایک پَہَر ایک عالِم صاحب وزیر کے پاس آئے اور رازداری سے فرمانے لگے: اگر بادشاہ میرے سوال کا سچ سچ جواب دینے کو تیار ہوجائے تو میں اُس کا عِلاج کرسکتا ہوں۔ وزیر نے یہ بات تُبَّع کو بتائی تو وہ فوراً راضی ہوگیا۔ چنانچہ جب عالِم صاحب تُبَّع کے پاس پہنچ گئے جہاں اُن دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا تو اُنہوں نے پوچھا: بادشاہ! سچ سچ بتاؤ! کعبہ کے متعلّق تمہارے دل میں کیا بات ہے؟ تُبَّع جو بیماری کی وجہ سے مکمّل نڈھال تھا فوراً اپنے بُرے ارادے عالِم صاحب کو بیان کرنے لگا جسے سن کر وہ بولے: تمہاری بیماری کی وجہ یہی بری نیّت ہے، یہ بات یاد رکھو کہ کعبہ کا مالک چُھپی باتوں کو بھی جان لیتا ہے، اِس لئے اپنے دل سے بُرے خیالات نکال دو، اِسی میں تمہارا بھلا ہے۔ تُبَّع مرتا کیا نہ کرتا، فوراً بُرے ارادوں سے تائب ہوگیا اور ابھی عالِم صاحب گئے بھی نہ تھے کہ وہ بالکل ٹھیک ہوگیا، عالِم صاحب کی بات اپنی آنکھوں سے دُرُست ہوتی دیکھ

کر تُبَّع ربِّ پاک پر ایمان لے آیا اور دینِ ابراہیمی پر قائم ہوگیا، پھر اُس نے کعبہ کی تعظیم کے لئے 7 غلاف بھی تیّار کروائے، اِس سے پہلے کبھی کسی نے کعبہ پر غلاف نہیں چڑھایا تھا۔ اِس کے بعد تُبَّع شہرِ مکّہ کے رہنے والوں کو کعبہ کی حفاظت کا حکم دے کر مدینے شریف کی طرف چل پڑا۔

مدینے شریف میں اُن دنوں آبادی نہ تھی، پانی کے ایک چشمے کے علاوہ یہاں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ تُبَّع کے قافِلے نے وہاں پہنچ کر اِسی چشمے کے پاس پڑاؤ ڈالا، یہاں قیام کے دوران تقریباً 4 ہزار عُلَما کا آپس میں ایک مشورہ ہوا جس کے بعد اُن میں سے 400 عُلَما نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ جب تک زندہ ہیں کسی قیمت پر اس جگہ (یعنی مدینہ طیبہ کی سرزمین کو) چھوڑ کر نہیں جائیں گے چاہے تُبَّع اُنہیں جلا ڈالے یا مار ڈالے۔ تُبَّع کو یہ بات پتا چلی تو وہ بہت حیران و پریشان ہوا، اُس نے وجہ معلوم کرنے کے لئے وزیر کو بھیجا تو عُلَما نے فرمایا:

"ایک نبی علیہ السّلام تشریف لائیں گے جن کا نام محمّد ہوگا، اُن کی وجہ سے کعبہ اور مدینۂ طیبہ کو عزّت نصیب ہوگی، وہ حق کے اِمام ہوں گے، ذُوالفِقار نامی اُن کی تلوار ہوگی، اُونٹنی پر سُواری فرمائیں گے، مِنْبر پر کھڑے ہو کر لاٹھی ہاتھ میں لئے خطبہ ارشاد فرمائیں گے، قراٰن عطا کرکے اُن کی شان کو اور بڑھایا جائے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اُن کے سَر پر حَمْد کا تاج اور ہاتھ میں حَمْد کا جھنڈا ہوگا۔ وہ لوگوں کو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ" کی دعوت دیں گے، وِلادت شریف شہرِ مکّہ میں ہوگی اور ہجرت سے مدینۂ منوّرہ کو نوازیں گے۔ وہ شخص یقیناً سعادت مند ہوگا جو اُن کے زمانے میں ہوگا اور اُن پر ایمان لائے گا۔ اِسی لئے ہم اِس اُمّید پر یہاں مرتے دم تک رہنا چاہتے ہیں کہ یا تو ہمیں محمّد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربار گوہر بار کی حاضری نصیب ہوجائے یا ہماری اولاد اِس سعادت سے بہرہ مند ہوجائے۔"

وزیر کی زَبانی ماجرا معلوم ہونے کے بعد تُبَّع نے سوچا: کیوں نہ میں بھی اِن 400 عُلَما کے ساتھ ایک سال تک یہیں ٹھہر جاؤں، ہوسکتا ہے اس عرصے میں محمّد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار نصیب ہوجائے۔ اِس خیال سے تُبَّع نے بھی وہیں قیام کرلیا اور 400 عُلَما کے رہنے کے لئے 400 گھر بنوائے، اُن کی شادیاں کروائیں اور خوب مال و دولت بھی دیا۔

**ایک** سال اِنتِظار کے بعد جب تُبَّع کا وہاں سے جانے کا اِرادہ ہوا تو اُس نے بارگاہِ رِسالت میں پیش کرنے کے لئے ایک خط لکھا جس کا عُنْوان اور مضمون کچھ یوں تھا:

تُبَّعُ الاوّل حِمْیَری بن وَرْدَع کی طرف سے دو جہاں کے رب کے رسول اور سب سے آخری نبی محمّد بن عبدُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی طرف۔ (یہ خط اللہ کی امانت ہے، جس کو ملے وہ اس کے مالک تک پہنچائے)۔

"یا محمّد! میں آپ پر اور قراٰنِ مجید پر ایمان لاتا ہوں، آپ کے دین اور سنّت کو اپناتا ہوں، آپ کے اور ہر چیز کے ربّ پر ایمان لاتا ہوں اور جو شریعت آپ لائیں گے اُسے بھی قبول کرتا ہوں۔ اگر میں آپ کی صحبت کا شَرَف پانے میں کامیاب ہوگیا تو یہ مجھ پر ربّ کا اِنعام ہوگا اور اگر یہ سعادت مجھے نہ مل سکی تو آپ قیامت کے دن مجھے بھولئے گا نہیں، ربّ کی بارگاہ میں میری شفاعت کیجئے گا، میں آپ کا فرمانبردار اُمّتی ہوں اور تشریف آوری سے قبل ہی آپ کی پیروی کرنے والا ہوں، میں آپ اور آپ کے والِد ابراہیم علیہ السّلام کے دین پر ہوں۔"

یہ خط لکھنے کے بعد تُبَّع نے اِس پر اپنی سنہری مُہر لگائی جس پر یہ عبارت نقش تھی: "لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُؕ وَ یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ" (یعنی پہلے اور بعد حکم اللہ ہی کا ہے اور اس دن ایمان والے اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے)۔

پھر جن عالِم صاحب نے تُبَّع کی اصلاح کی تھی تُبَّع نے یہ خط اُنہی کے سپرد کردیا اور وصیّت کی کہ اگر آپ کی محمّد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات ہو تو یہ خط ان تک پہنچائیں اور اگر ملاقات نہ ہو تو آپ کی اولاد یا اولاد کی اولاد اِس خط کو

بحفاظت بارگاہِ رسالت میں پہنچائیں۔ اس کے بعد تُبَّع مدینۂ منورہ سے ہِند کے شہر غَلْسان چلاگیا اور وہاں اُس کا انتقال ہوگیا۔

تُبَّع کے اِنتِقال سے تقریباً 1000 سال بعد مکی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی، 53 سال مکّۂ مکرّمہ کو نوازنے کے بعد پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کا اِرادہ فرمایا۔ اِس ہجرت میں مسلمانوں کی مدد کرنے والے مدینے شریف کے مسلمانوں کو "اَنْصار" کہا جاتا ہے، یہ اَنصار اُنہی 400 عُلَما کی اولاد سے تھے اور 1000 سال سے نَسل دَر نَسل خط کی حفاظت کرتے آرہے تھے۔ جب اَنصار کو حضورِ اَنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدینہ شریف تشریف آوری کا اِرادہ معلوم ہوا تو اُن میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں تُبَّع کا خط پہنچانے کے لئے آپس میں مُشاوَرت کی، اِس مجلسِ مشاورت میں صَحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا عبدُ الرَّحمٰن بن عَوْف رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تھے جو مکّہ سے ہجرت کر کے یہاں پہنچے تھے، اُنہوں نے مشورہ دیا کہ کسی بااِعتِماد آدمی کو یہ خط دیا جائے جو بحفاظت اِسے بارگاہِ رسالت میں پہنچا سکے، چنانچہ وہ خط ابو لیلیٰ انصاری کے سِپُرد کر دیا گیا جو بعد میں ایمان لے آئے تھے۔

اس کے بعد ابو لیلیٰ انصاری خط لے کر مکّہ جانے والے راستے پر نکل پڑے، سفر کے دوران جب قبیلۂ بنو سُلَیْم پہنچے تو وہاں پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلوہ گر تھے، ابو لیلیٰ اَنصاری آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہیں پہچانتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جیسے ہی ابو لیلیٰ انصاری کو دیکھا تو پکارا: اَنْتَ اَبُوْ لَیْلٰی؟ یعنی تم ابو لیلیٰ ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "وَمَعَكَ كِتَابُ تُبَّعِ الْاَوَّل" تمہارے پاس ہی تُبَّعُ الاوّل کا خط ہے۔ اِتنا سننا تھا کہ ابو لیلیٰ انصاری حیران رہ گئے اور انہیں تعجب ہوا کہ یہ کون شخصیت ہیں جو میرا نام بھی جانتے ہیں اور میرے یہاں آنے کے مقصد سے بھی واقف ہیں! اس لئے عرض کی: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں ہی محمّد ہوں، خط لاؤ! یہ سُن کر ابو لیلیٰ انصاری نے اپنا تھیلا کھولا اور تُبَّع بادشاہ کا تقریباً ایک ہزار سال پرانا مُہر لگا ہوا خط بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خط پڑھ کر سنانے کا حکم دیا، جب خط سنا دیا گیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 3 بار فرمایا: "مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِح" یعنی نیک بھائی کو خوش آمدید! نیک بھائی کو خوش آمدید! نیک بھائی کو خوش آمدید! اِس کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابو لیلیٰ اَنصاری کو مدینے شریف کی طرف لوٹ جانے کا حکم دے دیا۔

ابو لیلیٰ انصاری جب مدینۂ منوّرہ پہنچے تو اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت میں خط پہنچانے کی رُوداد سنائی جسے سُن کر لوگوں نے اپنی اِستِطاعت کے مطابق ابو لیلیٰ انصاری کو اِنعام و اِکرام سے نوازا۔ اِس کے بعد جب مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا" کی صداؤں میں مدینہ کی سرزمین پر قدم رکھ کر اُسے ہمیشہ کے لئے "مدینۂ طیّبہ" بنایا تو ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن کے ہاں قیام فرمائیں مگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری اُونٹنی کو چھوڑ دو! جہاں خدا کا حکم ہوگا یہ وہاں رُک جائے گی۔ چنانچہ اونٹنی چلتے چلتے صَحابیِ رسول حضرتِ سیّدُنا ابو ایّوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر کے آگے رُک گئی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُنہی عالِم صاحب کی اَولاد میں سے تھے جنہوں نے تُبَّع کی اِصلاح کی تھی اور آپ کا مکان وہی مکان تھا جو تُبَّع نے خاص پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بنوایا تھا۔

(ماخوذ از تاریخ دمشق، 11/3تا14)

کرکے ہجرت یہاں آگئے مصطفٰے
روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص489)

# اشعار کی تشریح

ابو الحسان عطاری مدنی*

ماہِ میلاد ربیعُ الاوّل شریف کی مناسبت سے خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدَّاحُ الْحبیب مولانا جمیل الرّحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے نعتیہ دیوان "قبالۂ بخشش" سے دو اشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں:

> قبائل کے حصے کیے جب خدا نے
> کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمہارا

**شرح** اللہ پاک نے انسانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی پہچان کے لئے جب مختلف قوموں، قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم فرمایا تو اپنے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے افضل واعلیٰ قبیلے اور خاندان میں پیدا فرمایا۔

## خاندان و قبیلۂ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل

مدینے کے تاجدار، سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مبارک قبیلے یعنی قریش اور مقدس خاندان یعنی بنوہاشم کے بارے میں ارشاد فرمایا: 1 سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں، سب عرب سے بہتر قریش اور سب قریش سے افضل بنوہاشم ہیں۔ (کنزالعمال،6/40،حدیث:34104،جز:12) 2 اللہ کریم نے قریش کو ایسی سات باتوں سے فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملیں، نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں: 1 ایک تو یہ کہ میں قریشی ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلیٰ ہے) 2 خلافت 3 کعبۂ معظمہ کی دربانی اور 4 حاجیوں کو پانی پلانے کی سعادت انہیں عطا فرمائی 5 ہاتھی والوں کے لشکر کے مقابلے میں ان کی مدد فرمائی 6 انہوں نے دس سال تک اللہ پاک کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر کسی اور قبیلے کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے 7 اللہ تعالٰی نے ان کے بارے میں قراٰنِ عظیم کی ایک سورۂ مبارکہ اتاری جس میں صرف ان کا ذکر فرمایا اور وہ سورت "لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ" ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 64/15، جمع الجوامع، 5/235، حدیث:14765، فتاویٰ رضویہ، 23/212 ملخصاً)
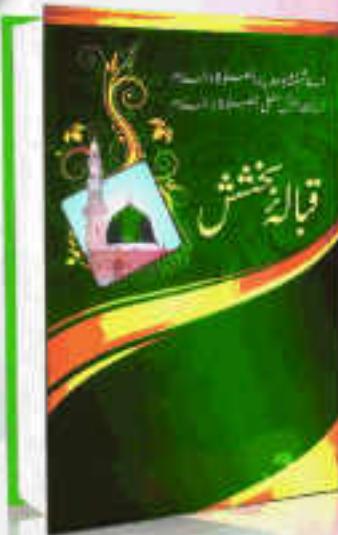
> رضاعت کے ایّام میں یہ حکومت
> کہ تھا قُرصِ مَہ اِک کھلونا تمہارا

**الفاظ و معانی** رضاعت کے ایّام: بچے کو دودھ پلانے کا عرصہ۔ قُرصِ مَہ: چاند کی ٹکیا یعنی گول چاند۔

**شرح** نبیوں کے امام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شیر خواری یعنی دودھ پینے کے دنوں میں جب چاند کی جانب اشارہ فرماتے تو وہ آپ کے اشارے پر چلتا تھا، گویا بچپن سے ہی زمین و آسمان پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حکومت جاری تھی۔

**نور کا کھلونا** حضرت سیّدُنا عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ! مجھے آپ کی نُبُوّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ (بچپن میں) آپ گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے تھے اور جب اپنی انگلی سے اس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف اِشارہ فرماتے چاند اس جانب جھک جاتا۔ حُضُور پُرنُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "میں چاند سے اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اُس کی تسبیح کی آواز سنا کرتا تھا۔" (خصائص کبریٰ،1/91)

> چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
> کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا


* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

# امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے بعض صوتی پیغامات

(ضرور تاً ترمیم کی گئی ہے)

## شادی مدنی کام میں رکاوٹ نہ بنے!

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلّغِ دعوتِ اسلامی عمران عطّاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

مَا شَآءَ الله! حاجی امین نے آپ کی شادی خانہ آبادی کی خوشخبری دی، مرحبا! اللہ پاک آپ کا گھر آباد کرے، نیک اولاد سے آپ کے گھر کو اللہ کریم باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنادے اور آپ کی آنکھیں نیک اولاد سے ٹھنڈی ہوں۔ میں آپ کو بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں اور حدیثِ پاک میں وارد دُعا سنّت کی نیّت سے سُناتا ہوں: بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ یعنی اللہ پاک تمہیں مبارک کرے، برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع رکھے۔(ابو داؤد،2/351، حدیث:2130ملتقطاً) KPK میں مدنی کاموں کی دھومیں مچاتے رہیے، یہ شادی آپ کے مدنی کام میں رکاوٹ نہ بنے، خیال رکھئے گا! مدنی کام بڑھنا چاہئے گھٹنا نہیں، اپنی ڈکشنری سے "پیچھے ہٹنا" نکال دیں، آگے بڑھے چلیں۔ "المدینہ چل مدینہ، کل نہیں بس آج مدینہ! اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ" بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔ میں شادی کا تحفہ آپ کو کیسے دوں؟ میری تو آپ تک ابھی رسائی بھی نہیں ہے۔ چلو! ایک بار دُرود شریف پڑھ کر آپ دونوں کو اس کا ثواب بطورِ تحفہ پیش کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

## جامعۃُ المدینہ ہند کے بیمار طلبۂ کرام کی دلجوئی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلّغِ دعوتِ اسلامی، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن الحاج اسد عطّاری مدنی! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

شوریٰ کے نگران حاجی عمران عطاری نے آپ کے حوالے سے ایک تحریری پیغام بھیجا جس میں جامعۃُ المدینہ فیضانِ نوری آکولہ ہند کے تقریباً سترہ(17) طلبۂ کرام کے شدید بُخار میں مبتلا ہونے اور بعض کے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ اے اللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میرے ان مدنی بیٹوں کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یا اللہ! ان کی بیماریاں دُور کرکے ان سب کو بیمارِ مدینہ بنا دے، ان سب کا بُخار دُور ہو، سب مدینے کے بیمار بنیں، دَرد دُور ہو، دَردِ مدینہ سے مُشَرَّف ہوں، سب عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام، دعوتِ اسلامی کے باعمل مبلّغ بنیں اور سب کو صبر و اجر عطا ہو۔ اٰمین

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے
اَصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص432)

میرے لئے سب بے حساب مغفرت کی دُعا فرمایئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

# تعزیت وعِیادت

## دوسروں کی موت ہمارے لئے سامانِ عبرت ہے

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حاجی وقار المدینہ عطاری (رُکنِ شوریٰ) کے نام تعزیتی پیغام میں ارشاد فرمایا: آپ کے بھانجے ذیشان عطاری کینسر کی تکالیف سہتے ہوئے 14 محرم الحرام 1440ھ کو انتقال کرگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے لئے دعا فرمائی اور ایصالِ ثواب بھی کیا اور فرمایا:) میں آپ کی دُکھیاری غم زدہ بہن، مرحوم کی بیوہ، مرحوم کے بھائی عدنان عطاری اور نعمان عطاری، آپ کی امی جان اور تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں، آپ سب پر جو غم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں اللہ کریم سب پر رحمت کی نظر فرمائے، بہرحال دنیا گزشتنی اور گزاشتنی (یعنی گزر جانے والی اور چھوڑ دینے کے لائق) ہے سب کو جانا ہے کوئی پہلے تو کوئی بعد میں جارہا ہے۔

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

دوسروں کی موت ہمارے لئے سامانِ عبرت رکھتی ہے کہ جس طرح آج اس کا سانس پورا ہوگیا، اسی طرح عنقریب ہماری سانسوں کی گنتی بھی پوری ہوجائے گی اور عنقریب ہمیں بھی اندھیری قبر میں اترنا ہوگا، اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہوگا، اللہ پاک سے اس کی رحمت کا سوال ہے۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

عدنان بھائی! نعمان بھائی! ہوسکے تو ذیشان بھائی کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلے میں سفر اور اپنی جانب سے 2500 روپے کے مدنی رسائل تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## زندگی میں موت کی تیاری کرلو

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

**سگِ مدینہ** محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے جناب شاہد اختر، جنید اختر، شہزاد اختر، شمشاد اختر، حسین اختر! (گھمکول شریف ضلع کوہاٹ، K.P.K)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری نے اطلاع دی کہ آپ صاحبان کے والدِ محترم صوفی جاوید اختر صاحب (صاحبزادہ حضرت صوفی عبداللہ خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ گھمکول شریف ضلع کوہاٹ K.P.K) کا انتقال ہوگیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے رمضان المبارک 1439ھ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صفحہ 21 سے یہ مدنی پھول پڑھ کر سنایا:) ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما: "جب تُو شام کرے تو آنے والی صبح کا انتظار مت کر اور جب صبح کرے تو شام کا منتظر نہ رہ، حالتِ صحت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلے۔" (بخاری،4/223، حدیث:6416)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## آنکھوں کی حفاظت کا وظیفہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

**سگِ مدینہ** محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے دُکھیارے مدنی بیٹے محمد امین عطاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

رکنِ شوریٰ حاجی امین عطاری نے آپ کا صُوری پیغام (Video Message) پہنچایا کہ شوگر اچانک بڑھ جانے کے سبب آپ کی آنکھوں کی روشنی ایک دم کمزور ہوگئی، بیٹا! ہمت و صبر سے کام لیجئے گا۔ لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے آپ کی آنکھوں کی روشنی بحال فرمائے، آپ کو نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صدقہ نصیب کرے، نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل آپ کی آنکھوں کا نور سلامت رہ جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

ہر نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ایک سانس میں گیارہ بار "یَانُوْرُ" پڑھ کر دسوں انگلیوں پر دم کرکے پانچ پانچ انگلیاں ایک ایک آنکھ پر پھیر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## افسوس ناک حادثہ

6 محرم الحرام 1440ھ کو راولپنڈی کے رہائشی محمد وسیم عطاری کے بچوں کی امّی اُمِّ حسنین عطاریہ اپنی دو بیٹیوں اور دو بیٹوں سمیت روڈ پار کرنے کے لئے کھڑی تھیں کہ اچانک ایک جیپ بے قابو ہوکر ان پانچوں ماں اور بچوں سے جا ٹکرائی جس کے سبب بچوں کا انتقال ہوگیا۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس افسوناک واقعے کی اطلاع ملنے پر محمد وسیم عطاری اور دیگر سوگواروں سے بذریعہ صُوری پیغام (Video Message) تعزیت فرمائی اور واقعۂ کربلا کی یاد دلاتے ہوئے انہیں صبر و ہمت سے کام لینے کی ترغیب دلائی۔

## تعزیت و عیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ❀ امجد عطاری و برادران سے ان کے والد غلام دستگیر (گجرات ہند) ❀ احمد عطاری سے ان کے صاحبزادے انتظار حسین (طالبِ علم درجہ خامسہ جامعۃ المدینہ میرپور خاص) ❀ محمد اکرم عطاری سے ان کی بیٹی آمنہ عطاریہ (بابُ المدینہ کراچی) ❀ اعجاز یونس عطاری سے ان کی صاحبزادی عائشہ کلثوم (یوکے) ❀ سفیر علی اور طیب سے ان کے والد ریاض علی (خوشاب) ❀ ثاقب اقبال سے ان کے والد اقبال ❀ شاد زمان و برادران سے ان کے والد محمد احمد شیخ ❀ زین العابدین و برادران سے ان کے والد راجا شیر افضل اویسی چشتی (باب المدینہ کراچی) کے انتقال کی خبر ملنے پر لواحقین سے تعزیت فرمائی اور ایصالِ ثواب کیلئے مسجد بنانے، تقسیمِ رسائل اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔

جبکہ ❀ اعجاز احمد مدنی (مدنی صحرا، مانسہرہ) ❀ اُمِّ اریب عطاریہ (باب المدینہ کراچی) اور ❀ بنتِ حاجی حنیف عطاری (باب المدینہ کراچی) وغیرہ سے ان کی علالت کی خبر ملنے پر بذریعہ صَوتی پیغام (Audio Message) عیادت فرمائی اور صبر و ہمت سے کام لینے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ "صفر المظفر 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "ساجد احمد بن رضا محمد (خیر پور میرس)، بنت محبوب عطاری (سردار آباد، فیصل آباد)، فیصل محمود (راولپنڈی) انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) حضرت سیّدنا محمد بن مَسلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (2) جنتُ المعلیٰ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) بنت محمد ہارون (ٹھٹھہ، باب الاسلام سندھ)، (2) حبیب اللہ (ضلع لاڑکانہ)، (3) بنت ارشاد عطاری (کراچی)، (4) محمد اقبال عطاری (ضلع ساہیوال)، (5) محمد رفاقت بن محمد صادق (واہ کینٹ)، (6) محمد ذوہیب حسن (ضلع گجرات)، (7) بنت منصور (ضلع نارووال)، (8) حافظ حیدر علی (رائیونڈ)، (9) محمد نیر اصغر عطاری (راولپنڈی)، (10) حماد بغدادی (جامشورو)، (11) بنت شبیر عطاریہ (سردار آباد، فیصل آباد)، (12) عبید رضا طیبی (پاکپتن)

پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

# پیارے آقا کی پیاری غذائیں

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

مصطفےٰ جانِ رَحمت، شمعِ بَزْمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت، تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں جن غذاؤں کو شرفِ طَعام بخشا، ان کی فضیلت اور افادیت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی استعمال کردہ غذائیں جہاں لذت سے بھرپور ہیں وہیں ان کے طبی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ غذائی ماہرین (Food Experts) ان غذاؤں کی جو خوبیاں اور فوائد آج بیان کر رہے ہیں، وہ رسولِ غیب داں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج سے چودہ سو سال پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس زندگی سادگی اور صَبْر و قناعت کا مکمل نمونہ تھی۔ حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: شَہَنْشاہِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کئی کئی راتیں مسلسل فاقہ فرماتے۔ (ترمذی، 4/160، حدیث: 2367) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: چالیس چالیس دن ایسے گزر جاتے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاشانۂ اقدس میں نہ چراغ جلتا اور نہ ہی چولہا جلتا تھا۔ پوچھا گیا: پھر آپ کس طرح گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا: دو کالی چیزوں یعنی پانی اور کھجور پر۔ (مسند طیالسی، 6/207، حدیث: 1472، بخاری 4/236، حدیث: 6458 مفہوماً)

| | |
|---|---|
| کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی | ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے |
| کھانا تو دیکھو جو کی روٹی، بے چھنا آٹا، روٹی بھی موٹی | وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صلَّی اللہ علیہ وسلَّم |

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہیں فرماتے تھے البتّہ بعض کھانے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھے جن کو بڑی رغبت کے ساتھ تناول فرماتے تھے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چند مرغوب و محبوب غذاؤں کا مختصر تذکرہ پڑھئے:

## سبزیاں

**کدّو شریف** آنحضرت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کدّو شریف پسند تھا اور سالن میں سے کدّو کے قتلے (Pieces) چُن چُن کر تناول فرماتے۔ **آقا کی پسند اپنی پسند:** حضرتِ سیّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک دعوت میں گیا تو صاحبِ خانہ نے جَو کی روٹی اور کدّو گوشت کا سالن پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چُن چُن کر کدّو تناول فرما رہے تھے لہٰذا اس دن سے میں بھی کدّو شوق سے کھانے لگا۔[1] (بخاری، 3/536، حدیث: 5433 مفہوماً)

**ککڑی** حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کھجور ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے دیکھا۔ (مسلم، ص870، حدیث: 30 5)

(1) کدّو شریف کے طبی فوائد (Medical Benefits) جاننے کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیع الآخر 1438ھ، جنوری 2017ء صفحہ 29 ملاحظہ فرمائیے۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

**کھجور** سردارِ عرب و عجم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھجور شوق سے تناول فرماتے تھے خاص طور پر عجوہ کھجور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھی۔[1]
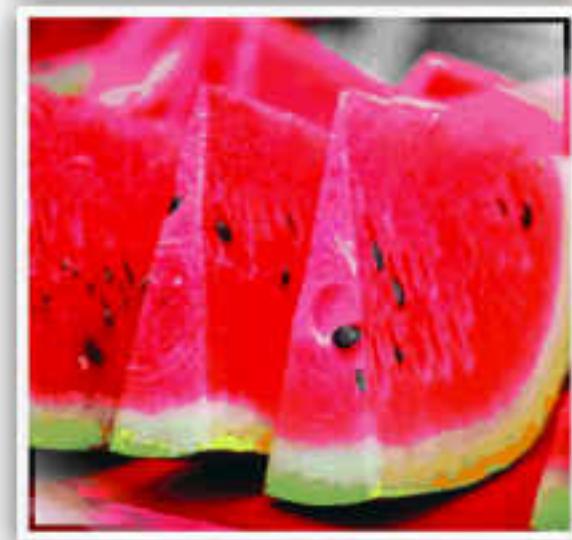
**انگور** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے انگور (Grapes) کھانا بھی ثابت ہے چنانچہ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کے لئے گیا تو دیکھا کہ آپ انگور تناول فرما رہے تھے۔

(معجم کبیر، 12/115، حدیث: 12727)

**خربوزہ** حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خربوزے کو تَر کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خربوزے کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی کو ختم کردے گی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 7/209)

**پیلو کا پھل** حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ چلتے ہوئے پیلو چُن رہے تھے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو پیلو کالے ہوچکے ہیں انہیں چُننا! کیونکہ یہ بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ جب میں بکریاں چَراتا تھا تو اسے کھایا کرتا تھا۔ (مسلم، ص873، حدیث: 5349)

**تربوز** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تربوز شوق سے کھاتے تھے نیز آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انار اور شہتوت (Mulberry) بھی تناول فرمائے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/79)

**ٹھنڈا پانی** عموماً ٹھنڈا میٹھا پانی پسند فرماتے تھے، دودھ کی لسی بھی پسند تھی مگر وہ کبھی کبھی نوش فرماتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/79) (لیکن یاد رہے! وہ ٹھنڈا پانی آج کل کے برف ملے یا فریج کے پانی کی طرح نہیں ہوتا تھا)۔

**دودھ** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی خالص دودھ اور کبھی دودھ میں پانی ملا کر نوش فرماتے اور کبھی کشمش اور کھجور پانی میں ملا کر اس کا رَس نوش فرماتے۔

(سیرتِ مصطفٰی، ص586)

**نَبِیذ** کھجور، کشمش، جَو، چھوہاروں، گیہوں یا چاول وغیرہ سے تیار کیا ہوا مشروب نَبیذ کہلاتا ہے۔ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھجور اور کشمش کی نبیذ شوق سے نوش فرماتے تھے۔ حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں ہم حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ایک مشکیزے میں مٹھی بھر کھجور اور کشمش ڈال کر نَبیذ تیار کرتے۔ اگر ہم رات میں نبیذ بناتے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دن میں اسے نوش فرماتے اور اگر دن میں بناتے تو رات میں نوش فرماتے۔ (مسند احمد، 9/301، حدیث: 24263)

---

(1) کھجور کے متعلّق معلومات اور طبّی فوائد جاننے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1439ھ صفحہ 57 کا مطالعہ فرمائیے۔

**میٹھا** حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ یعنی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میٹھا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (بخاری، 3/536، حدیث: 5431)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراٰۃُ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: ایک حدیث میں ہے مؤمن میٹھا ہوتا ہے اور مٹھائی پسند کرتا ہے۔ حلوے (الحلواء) میں ہر میٹھی چیز داخل ہے حتّٰی کہ شربت اور میٹھے پھل اور عام مٹھائیاں اور عرفی حلوہ۔ مروّجہ حلوہ سب سے پہلے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بنایا (اور) حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پیش کیا جس میں آٹا گھی اور شہد تھا حضورِ انور نے بہت پسند کیا۔ (مراٰۃ المناجیح 6/19، ملخصا)

**گوشت** آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اونٹ، بکری، دُنبہ، بھیڑ، مُرغ، خرگوش، بٹیر اور مچھلی کا گوشت تناول فرمانا ثابت ہے لیکن ان میں سب سے زیادہ بکری کی دَستی کا گوشت پسند تھا۔ (شمائلِ محمدیہ للترمذی، ص102 تا 112 ماخوذا)

**حَیْس** عرب میں ایک کھانا ہے جو گھی، پنیر اور کھجور ملا کر پکایا جاتا ہے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے بڑی رغبت کے ساتھ کھاتے تھے۔

(سنن کبریٰ للنسائی، 2/ 114، حدیث: 2631)

**سرکہ** حضور عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سرکہ نہ صرف تناول فرمایا بلکہ اسے بہترین سالن قرار دیتے ہوتے فرمایا: سرکہ کیا ہی بہترین سالن ہے۔

(کنز العمال، 15/ 124، حدیث: 41013)

**تَلْبِیْنَہ** جَو، دودھ اور کھجور سے تیار ہونے والی کھیر جیسی غذا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے بھی پسند فرماتے اور بالخصوص مریض کو بطورِ علاج کھانے کی ترغیب ارشاد فرماتے۔[1]

**مدنی پھول** مذکورہ بالا تمام اشیائے خورد و نوش ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استعمال فرمائی ہیں لہٰذا انہیں استعمال کرتے وقت محبوب کی ادا کو ادا کرنے کی نیت بھی کی جاسکتی ہے کہ جس چیز کو محبوب نے اپنالیا اس کو اپنالینا بھی محبت کی اِک علامت ہے۔

---

(1) تلبینہ بنانے اور اس کے طبی فوائد جاننے کے لئے ماہنامہ فیضان مدینہ شعبان المعظم 1439ھ صفحہ 17 کا مطالعہ فرمائیے۔

## علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مفتی محمد چمن زمان نجم القادری (رئیس جامعۃ العین سکھر، باب الاسلام سندھ) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے جو شمارے میری نظر سے گزرے انہیں عَقل و دانش کی عمر کو پہنچے ہوئے تقریباً ہر طبقے پر ضیاء پاشیوں کی صلاحیت سے لبریز پایا۔ درسِ قرآن، حدیث اور دیگر اَہَم مسائل کو دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا محور انسانی زندگی کا کوئی ایک شعبہ نہیں بلکہ انسانی طبقات کے تمام تَر شعبہ ہائے زندگی کی بابَت اِصلاح "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مقصد اوّلین ہے۔ 2 مولانا غلام سبحانی رضوی صاحب (امام رضا جامع مسجد، عظیم آباد، پٹنہ، ہند) امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے صَوتی پیغامات کو سپُردِ قرطاس کرکے عوامِ اہلِ سنّت کی خدمت میں پیش کیا جانا بہت بڑا عملی کام ہے۔ کیوں کہ بزرگوں سے عقیدت کا یہی تقاضا ہے اس سلسلے میں ملفوظاتِ صوفیہ ہماری راہنمائی کرتے ہیں، مختصر یہ کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عوامِ اہلِ سنّت کی اصلاح کا اہم ذریعہ ہے۔ اللہ پاک سے دُعا ہے کہ پَرْوَرْدَگارِ عالَم اس رسالے کو روز افزوں ترقّی عطا فرمائے اور اس کے عِلْمی فیضان کو عام کرے۔ اٰمین 3 مولانا عبد الغنی صاحب (مہتمم و مدرس جامعہ منور العلوم، خطیب محکمۂ اوقاف علامہ شاہ جمال مرکز الاولیاء لاہور) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہر ماہ جو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جاری ہوتا ہے اس میں اصلاحِ معاشرہ اور ہر آئے دن پیدا ہونے والے مسائل کا حل ہوتا ہے جس سے انسان کو زندگی کے ہر مقام پر سنّتِ رسول پر چلنے کا راستہ معلوم ہوتا ہے۔ میں دعوتِ اسلامی کی اس کاوش کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور مالکِ کریم کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں کہ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چگنی ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمین

## اسلامی بھائیوں کے تاثرات

4 مکتوباتِ امیرِ اہلِ سنّت پڑھ کر ذِہن بنا کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا ہے چاہے کاروبار ہو، گھر ہو یا تنظیمی ذمہ داری۔ (محمد وقاص، جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) 5 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہر بار "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دیکھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ پہلے سے بہتر ہوتا جارہا ہے موضوعات، ترتیب اور حسنِ تعبیر مدینہ مدینہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید برکت عطا فرمائے۔

(عبد الواجد، نواب شاہ، باب الاسلام سندھ)

## مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تاثرات

6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے پہلے کتاب پڑھنے کو دل نہیں چاہتا تھا، اب اس کی برکت سے کتابیں پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ (زوہیب علی، گلشن غازی، باب المدینہ کراچی)

## اسلامی بہنوں کے تاثرات

7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا بہت اچھا لگا۔ اس میں مختلف اور جدید مضامین آسان زَبان میں دین و دنیا کی ترقی میں بہت معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے خوب خوب برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (بنتِ انور رضا، گجرات)

8 اس مختصر مگر جامع "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کئی اُمور جدیدہ کی طرف توجّہ دلائی جاتی ہے جنہیں پڑھنے سے کثیر معلومات حاصل ہوتی ہے۔ (بنتِ افتخار، راولپنڈی)

# اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

**مساجد کا افتتاح وسنگِ بنیاد** مجلس خُدّام المساجد کے تحت ❁ جامع مسجد رفیقُ الحرمین (اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی) اور ❁ جامع مسجد فیضانِ داتا (سردارآباد فیصل آباد) کا افتتاح ہوا جبکہ ❁ نئی سوسائٹی اعوان ٹاؤن سلطانی کابینہ میں جامع مسجد فیضانِ غوثِ اعظم ❁ پاک نبھانی کابینہ کے ڈویژن ضیاء نگر میں جامع مسجد فیضانِ غوثِ اعظم ❁ نیو سٹی میرپور کشمیر میں جامع مسجد فیضانِ حسنین کریمین کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ **اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلس مزاراتِ اولیاء کے مدنی کام** مجلس مزاراتِ اولیاء کے تحت ❁ حضرتِ سیّدُنا بابا فریدُ الدّین گنج شکر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر (پاک پتن شریف) ❁ حضرت انور شاہ المعروف باواجی سرکار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار (ٹیکسلا) ❁ پیر سیّد عثمان شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (واہ کینٹ) ❁ حضرت خواجہ ابو داؤد محمد صادق رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی (گوجرانوالہ) ❁ حضرت محمد صدیق نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی ❁ پیر سید محسن باروی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی ❁ حضرت خواجہ صوفی کرامت حسین نقشبندی مجددی علیہ رحمۃ اللہ القوی (گوجرانوالہ) اور ❁ حضرت پیر سید شاہ سلیمان حسنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (بلوچستان) کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر قراٰن خوانی، اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی حلقوں اور مزار شریف پر مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ ہوا۔ **عاشقانِ رسول کا مدنی قافلوں میں سفر** حضرتِ سیّدُنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب اور امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصّہ پانے کے لئے 8،9،10 محرمُ الحرام 1440 ھ کو کثیر عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

مجلسِ مدنی قافلہ کی جانب سے ملنے والی کارکردگی کے مطابق مذکورہ ایام میں ملک بھر سے کم و بیش 13ہزار 635 مدنی قافلوں میں 97 ہزار 206 اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ **ایوانِ اقبال میں سنّتوں بھرا اجتماع** مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت 14 ستمبر 2018ء کو ایوانِ اقبال مرکز الاولیاء لاہور میں عظیمُ الشّان سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں علمائے کرام سمیت ڈاکٹرز، انجینئرز، تاجر حضرات، سیاسی شخصیات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلّق رکھنے والے کم و بیش 2500 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ دورانِ اجتماع مدرسۃُ المدینہ بالغان میں ناظرہ قراٰنِ پاک ختم کرنے والے عاشقانِ رسول کو رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے مدنی تحائف دیئے۔ **مجلس آئی ٹی کا سنّتوں بھرا اجتماع** مجلس آئی ٹی کے تحت 18 ستمبر 2018ء کو سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

## جوابدیجئے!

ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ

سوال 01: مسجد نبوی شریف ہجرت کے کون سے سال تعمیر ہوئی؟

سوال 02: نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ 2سبزیوں کے نام لکھیں۔

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734
جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

# شخصیات کی مدنی خبریں

**عُلَمائے کرام سے ملاقاتیں** ۞ مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمہ داران نے پچھلے دِنوں اہلِ سنّت کی دینی درس گاہ دارالعلوم جامعہ امینیہ رضویہ (محمد پورہ، سردار آباد فیصل آباد) میں مفتی محمد مسعود احمد حسان صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور ۞ جامعہ محمدیہ معینیہ میں شیخُ الحدیث مفتی محمد نذیر احمد سیالوی صاحب (سردار آباد فیصل آباد) سے ملاقات کی اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" تحفے میں پیش کیا۔ علاوہ ازیں مجلس کے ذمّہ داران اسلامی بھائیوں نے جگر گوشۂ غزالیِ زماں مولانا پروفیسر مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب (مدینۃ الاولیاء ملتان شریف) ۞ مولانا محمد سعید صاحب (خطیب و امام جامع مسجد دربار بابا فرید گنج شکر، پاکپتن) ۞ علامہ مولانا قاری عبدالعزیز سعیدی صاحب (ناظمِ تعلیمات جامعہ انوار العلوم ملتان شریف) ۞ شیخ الحدیث قاری محمد میاں نوازی صاحب (مہتمم دارالعلوم کاظمیہ ضیاء الاسلام مدینۃ الاولیاء ملتان شریف) ۞ مولانا محمد خالد رضوی برکاتی صاحب (گوجرہ) ۞ مولانا محمد یار شاہ صاحب (سابقہ خطیب دربار بابا فرید گنج شکر پاکپتن) ۞ مفتی محمد جاوید سعیدی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ سعیدیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاول پور) ۞ مفتی غلام رسول فیضی صاحب (مہتمم جامعہ مفتاح العلوم ڈیرہ غازی خان) ۞ مولانا سعید احمد سعیدی صاحب (مہتمم و صدر مدرس جامعہ گلزار مدینہ ڈیرہ غازی خان) ۞ مولانا سید محمد اعجاز حسین شاہ صاحب (امام و خطیب جامع مسجد بسم اللہ، ڈیرہ غازی خان) ۞ مولانا حافظ طالب حسین صاحب (امام و خطیب جامع مسجد اڈے والی سخی سرور لکھ داتا، ڈیرہ غازی خان) ۞ مفتی شاہد رضا مصباحی صاحب (امام و خطیب مرکزی حبیبیہ مسجد یوپی ہند) ۞ مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی مجددی صاحب (خطیب و امام شاہی فتح پوری مسجد دہلی) سے ملاقات کی اور مکتبۃُ المدینہ کے کتب و رسائل تحفے میں پیش کئے۔

**وفاقی وزیر مذہبی امور سے ملاقات** نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری، اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری، حاجی یعفور عطّاری، حاجی وقار المدینہ عطّاری اور دیگر ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے نو منتخب وفاقی وزیرِ مذہبی امور مولانا نورُ الحق قادری صاحب سے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں ملاقات کی اور انہیں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا صوتی پیغام سنایا جس میں آپ نے نورُ الحق صاحب کو وفاقی وزیرِ مذہبی امور بننے پر مبارکباد اور عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی آنے کی دعوت دی۔ وزیر موصوف نے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا اعتِراف کرتے ہوئے عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آنے کی نیّت کی۔

**علما و شخصیات کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آمد** بسطامی، امجدی، اور صدیقی زون کے مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمہ داران مختلف شہروں سے علمائے کرام کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی لے کر آئے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: ۞ مولانا رجب سکندری صاحب (مدرس جامعہ رکن الاسلام، زم زم نگر حیدر آباد) ۞ مولانا عبدالوہاب قادری صاحب (شیخ الحدیث جامعہ رکن الاسلام، زم زم نگر حیدر آباد) ۞ مولانا معین الدین شاہ صاحب (مہتمم جامعہ امام العلوم بخاری کہروڑ پکا، پنجاب) ۞ مفتی عبد الرحمٰن قادری صاحب (شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ کہروڑ پکا، پنجاب)

## جواب یہاں لکھئے

ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ

جواب(1):.................................................

جواب(2):.................................................

نام:..........................ولد:..........................

مکمل پتہ:.................................................

.................................................

فون نمبر:..........................

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہو گی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

مولانا صاحبزادہ محمد اسحاق قادری صاحب (امام و خطیب تاجدارِ مدینہ مسجد وہاڑی) ڈاکٹر محمد اکرم الازہری صاحب (پروفیسر شعبہ عربی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) مولانا علی عباس قادری رضوی صاحب (ناظمِ اعلیٰ جامعہ عربیہ غوثیہ کیرانوالہ سیداں گجرات) پیر سیّد کلمۃُ اللہ شاہ صاحب (مہتمم جامعہ عربیہ غوثیہ، کیرانوالہ سیداں گجرات) ان علمائے کرام نے عالمی مدنی مرکز میں ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کی، دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا دورہ (visit) کیا اور دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کو خوب سراہا۔ سابق وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی حنیف طیب (باب المدینہ کراچی) کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی آمد ہوئی جہاں انہوں نے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کی۔ **شخصیات سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے پچھلے دنوں جن شخصیات سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند کے نام ملاحظہ کیجئے: سید یوسف رضا گیلانی (سابق وزیر اعظم پاکستان) چوہدری شجاعت حسین (سابق وزیر اعظم پاکستان) چوہدری پرویز الٰہی (اسپیکر پنجاب اسمبلی) مخدوم جاوید ہاشمی (سابق وزیر) شہریار خان آفریدی (وزیرِ مملکت برائے داخلہ) سلطان تکہ خان (سابق وزیر مذہبی اُمور) محمد عون چوہدری (پولیٹیکل سیکرٹری برائے وزیرِ اعظم پاکستان پاکپتن شریف) شعیب صدیقی (سیکرٹری مواصلات Communication) تسنیم احمد قریشی (سابق وفاقی وزیر مملکت داخلہ سرگودھا) سلیم مانڈوی والا (ڈپٹی چیئرمین سینٹ، اسلام آباد) زوار حسین وڑائچ (وزیر جیل خانہ جات پنجاب مرکز الاولیاء لاہور) محمد نعمان یوسف (ڈپٹی کمشنر پاکپتن شریف) ندیم عباس بھنگو (ڈپٹی کمشنر خوشاب) عقیل کریم ڈھیڈی (معروف تاجر باب المدینہ کراچی) ملک محمد وارث (M.P.A، خوشاب) سعید احمد سعیدی (M.P.A، دارالسلام ٹوبہ) ملک عمر اسلم اعوان (M.N.A، خوشاب) پرویز احمد خان نیازی (M.N.A، خوشاب) مہر غلام محمد (M.N.A، چنیوٹ) سردار علی امین گنڈاپور (M.N.A، ڈیرہ اسماعیل خان)

# اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

## Madani News of Islamic Sisters

**مدنی کورسز** 16 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ سے باب المدینہ کراچی، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردارآباد فیصل آباد اور گجرات میں واقع اسلامی بہنوں کی مَدَنی تربیَت گاہوں میں 12 دن کا "مدنی کام کورس" ہوا۔ 30 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ سے زم زم نگر حیدرآباد، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردار آباد فیصل آباد اور گجرات میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیَت گاہوں میں 12 دن کا "فیضانِ نماز کورس" ہوا۔ 30 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ ہی سے باب المدینہ کراچی میں 12 دن کا "خصوصی اسلامی بہن کورس" ہوا جس میں بِالخصوص خصوصی (Special) اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کے طریقے سکھائے گئے۔ **مجلس تجہیز و تکفین** پچھلے دنوں خواتین کو غسلِ میت دینے کے حوالے سے اسلامی بہنوں کی تربیَت کے لئے ملک بھر میں تربیَتی اجتماعات منعقِد کئے گئے جن میں 6 ہزار 703 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ 359 مقامات پر اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب ہوئے جن میں 7394 کتب و رسائل تقسیم کئے گئے۔ **مجلسِ رابطہ و شعبہ تعلیم** مجلسِ رابطہ و شعبۂ تعلیم کے تحت اسلامی بہنوں کی تربیَت کے لئے 9 اگست 2018ء کو جلال پور بھٹیاں میں

مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں کئی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ان اسلامی بہنوں میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ بھی تقسیم کیا گیا۔ شعبۂ تعلیم کے تحت 8 ستمبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں خواتین ٹیچرز کے لئے تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کئی ٹیچرز نے شرکت کی۔ مجلسِ رابطہ کی ذمہ داران اسلامی بہنوں نے 8 ستمبر 2018ء کو عطّار آباد جیکب آباد میں خواتین ٹیچرز سے اسکول میں جاکر ملاقات کی۔ دورانِ ملاقات انہیں مَدَنی مذاکرہ دیکھنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی پیش کی۔ **شعبۂ تعلیم کے مدنی کاموں کی کارکردگی** اگست 2018ء میں 12 سو 24 خواتین شخصیات نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ 1315 شخصیات کو مدنی رسائل تحفے میں دیئے گئے۔ 967 درس اجتماعات ہوئے۔ 65 مدارس المدینہ برائے بالغات لگائے گئے۔

# Madani News of overseas Islamic Sisters

# اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

**قبولِ اسلام کی مدنی بہار** 16 ستمبر 2018ء کو یوکے کے شہر اولڈہیم (Oldham) میں مبلّغۂ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے ایک غیر مسلم خاتون نے اسلام قبول کیا۔

**مجلس مختصر کورسز کے مدنی کام** ستمبر 2018ء کو پاکستان سمیت عَرَب شریف، یوکے، ناروے، اٹلی، فرانس، بیلجیئم، جرمنی، اسپین، ایران، عمان، ہند، نیپال، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ساؤتھ افریقہ، یو ایس اے اور کینیڈا میں "ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع کورس" منعقد ہوئے۔ اگست اور ستمبر 2018ء میں ماریشس (Mauritius)، دمّام (Dammam) اور ہند کے مختلف شہروں گجرات (Gujarat)، احمد آباد (Ahmed abad)، غونجا (Ghunja)، ہمت نگر (Himatnagar)، مہسانہ (Mehsana)، کچ (Kutch)، سابر کانٹھا (Sabarkantha)، بھاراپر (Bharapar)، موڈاسا (Modasa)، ورمگام (Ver amgam)، کرناٹک (Karnataka)، سرسی (Sarsi)، کاروار (Karwar)، دھارواڑ (Dharward)، بیدر بلگام (Bedar balgam)، میسور (Mysore)، اڈپی (Udpi)، پریہ پٹنہ (Periyapatna)، پونچھ (Poonch)، سری نگر (Srinagar)، رامپور (Rampur)، راجوری (Rajori)، مہاراشٹرا (Maharashtra)، ممبئی (Mumbai)، ناگ پاڑہ (Nagpara)، آگرہ (Aagra)، کانپور (Kanpur)، راجستھان (Rajasthan)، اُدے پور (Udaipur)، کانکرولی (Kankroli) اور کوٹہ (Kota) میں 3 دن کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 990 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **تجہیز و تکفین اجتماعات** اسلامی بہنوں کو تجہیز و تکفین کا طریقہ سکھانے کے لئے اٹلی، ساؤتھ افریقہ، بنگلہ دیش اور ہند میں 72 مقامات پر اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں 1825 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ 23 مقامات پر ایصالِ ثواب اجتماعات منعقد ہوئے جن میں 9067 کتب و رسائل تقسیم کئے گئے۔ **تعویذاتِ عطاریہ** اگست 2018ء میں ملک و بیرونِ ملک تعویذاتِ عطّاریہ اور اوراد و وظائف کے ذریعے 32 ہزار 324 اسلامی بہنوں کو ان کے مسائل کا حل بیان کیا گیا اور تعویذاتِ عطّاریہ دیئے گئے۔

## پانی ضائع کرنے کے 10 مواقع کی نشاندہی

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پانی ایک بہت بڑی نعمت ہے، افسوس! آج کل اس نعمت کی سخت ناقدری کی جارہی ہے۔ ممکن ہے کہ اسی کی سزا ہو جو آج کل پانی کی تنگی کا سامنا ہے اور آگے چل کر یہ مسئلہ مزید سنگین ہونے کا خطرہ ہے۔ پانی ضائع کرنے کے بعض مَواقع: (1) برتن، کپڑے، گاڑیاں نیز گھر، دکان اور مَساجِد کے فرش وغیرہ دھوتے ہوئے عموماً ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کیا جاتا ہے (2) کارواش کرنے والے پائپ کے ذَرِیعے بے دردی کے ساتھ پانی بہارہے ہوتے ہیں (3) وضو کرتے ہوئے، خواہ مخواہ دھار تیز رکھی جاتی اور اس میں بھی بالخصوص سر کے مسح کے وقت نَل کُھلا رہتا ہے اور پانی بے تحاشا ضائع ہو رہا ہوتا ہے (4) پینے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی اکثر گرا کر ضائع کر دیا جاتا ہے (5) استنجا خانے میں جہاں صفائی کیلئے ایک یا دو لوٹوں سے کام چل سکتا تھا وہاں ضرورت سے بڑے فلش ٹینک کے ذریعے کئی لوٹوں جتنا پانی بہا دیا جاتا ہے (6) استنجا کرتے وقت، واش روم سے فارغ ہونے کے بعد نیز کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوتے ہوئے بھی بسا اوقات نل کے پانی کی دھار کا پریشر بہت زیادہ رکھا جاتا ہے (7) سردیوں میں گیزر کا گرم پانی حاصل کرنے کے لئے پائپ میں موجود ٹھنڈا پانی کسی مصرف میں استعمال کرنے کے بجائے بے دردی سے بہا دیا جاتا ہے (8) بنگلوں میں موجود گارڈن یعنی باغیچہ وغیرہ میں اس کے مالی اکثر حاجت سے بہت زیادہ پانی استعمال کر رہے ہوتے ہیں (9) گائے بھینسوں کے باڑے یا شوقیہ طور پر گھروں میں جانور پالنے والے بھی جانوروں کو نہلاتے ہوئے دل کھول کر حاجت سے زائد پانی کا استعمال کرتے ہیں (10) نہاتے ہوئے اکثر خوب پریشر کے ساتھ پانی بہایا جاتا اور صابن یا شیمپو استعمال کرتے وقت بھی بسا اوقات شاور یا نَل کھلا رہتا ہے اور پانی ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔

یاد رہے! بلا وجہ پانی کا حاجت سے زائد استعمال کئی صورتوں میں حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک ہمیں پانی بلکہ ہر ہر نعمت کی قدر نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0


0125764

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net